

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز چار شنبہ مورخہ 22 جون 2022ء بمطابق 22 ذیقعد 1443 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَالنَّجْمُ
وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ○ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ○ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ○ وَأَقِيمُوا
الْوِزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ○ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ○ فِيهَا فَكِهَةٌ وَالتَّخْلُ ذَاتِ
الْأَكْمَامِ ○ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ فَبِأَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْفُرُونَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ ○ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ ○ فَبِأَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْفُرُونَ -

(ترجمہ): رحمن ہی نے قرآن سکھایا اس نے انسان کو پیدا کیا سے بولنا سکھایا سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں اور سیلیں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور آسمان کو اسی نے بلند کر دیا اور ترازو قائم کی تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو اور انصاف سے تولو اور تول نہ گھٹاؤ اور اس نے خلقت کے لیے زمین کو بچھا دیا اس میں میوے اور غلافوں والی کھجوریں ہیں اور بھوسے دار اناج اور پھول خوشبودار ہیں پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اس نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا پھر تم (اے جن وانس) اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ وَأَخِزُوا الدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications: سردار محمد یوسف زمان صاحب، 22 جون، محترمہ زینت بی بی، 22 اور 23 جون، جناب امجد خان آفریدی صاحب، 22 تا 24 جون، جناب فہیم صاحب، 22 اور 23 جون، جناب شفیع اللہ خان صاحب، 22 جون؛ جناب کامران گلش صاحب، 22 جون۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Deputy Speaker: Item No. 4. Demands for Grant: Cut motions on Demand No. 1. The honorable Minister for Law, to please move his Demand No.1.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33 کروڑ ایک لاکھ پانچ ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2023ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا Figures لبر Repeat کریں جی، Figures کبھی تاسو غلطی اوکڑہ، Figures بیا دوبارہ Repeat کریں۔

وزیر قانون: جی!

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو Figures غلط اووئیل، دوبارہ Repeat کریں جی۔

وزیر قانون: بنہ جی، 33 کروڑ ایک لاکھ پانچ ہزار روپے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 33 کروڑ نہ، دا 43 کروڑ دے جی، لبر Repeat کریں، اوگوری جی۔

وزیر قانون: 43 کروڑ ایک لاکھ پانچ ہزار روپے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما درتہ اووئیل چی تھیک ئے کریں جی۔

The motion moved, the question is that a sum of rupees 43 crore, 01 lac, 05 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June, 2022, in respect of Provincial Assembly.

Cut Motions: Mr. Khushdil Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 1.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you. I submit that, it should be reduced to rupees ten only.

Mr. Deputy Speaker: Sorry.

Mr. Khushdil Khan Advocate: I propose to reduce up to ten rupees only.

Mr. Deputy Speaker: Okay.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Salah ud Din, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. I would like to propose that this may be reduced by rupees one million only.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees one million only. Mr. Nisar Ahmad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1. (not present) it lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Mr. Speaker. I would like to propose to reduce by rupees ten only.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees ten only.

جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ڊیره مننه۔ اسمبلی چي کوم دے هغه زمونږه یو Constitutional body ده او دا د ډي یو لوی اهمیت دے خوزه په دې باندي حیران یم چي اوس Recently تاسو یو ایډورٹائزمنٹ کره دے، هغه ایډورٹائزمنٹ کښي د BPS-18 دوه پوستونه دی، د BPS-17 نهه پوستونه دی، د BPS-16 نهه پوستونه دی، د BPS-14 درې پوستونه دی، د BPS-11 دوه پوستونه دی او د BPS-09 دوه پوستونه دی، دا ټوټل ستائیس پوستونه دی، په دې ستائیس پوستونو کښي دا یو پوست یا دوه پوستونه دا د BPS-18 دی، نو جناب سپیکر صاحب، اوس سوال دا پیدا کیږي۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، تاسو جی پخپله ڊپٽی سپیکر پاتی شوی یئی، Rules نه به هم خبر یئی جی، دا Charged expenditure دے، په دې باندې تاسو کت موشن نه شی پیش کولے، دا د سیلریز د پارہ دے حکم په دې باندې کت موشن تاسو نه شی کولے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: په دیکنہی کت موشن نه شی کیدے، تاسو چي کوم د اسمبلی Rules او وئیل، دا به زه هم اووایم، زه کت موشن راوړے شم، په دې وجه باندې تاسو هم Entertained کړے دے جی، کوم چي په هغې کنہی د طلب Condition دے، هغه زه Fulfill کولے شم، صرف د اسمبلی په ایڈمنسټریشن باندې خبره نه شی کیدے او په دې باندې کیری۔ آیا تا ولې دا پیسې او دا تهیک ده چي مونږه ووت نه شو اچولے خو چونکه دا Charged upon the consolidated fund باندې دے، په دې باندې د ووت ضرورت نشته دے خو زه پرې خبرې کولے شم او زه وئیلی شم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، Charged expenditure خو لا پیش شوے هم نه دے جی، په هغې باندې تاسو کولې شی، په Charged هغه تیر شو جی، Charged expenditure چي وو هغه تیر شو جی، تاسو په هغې باندې نه شی کولے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: د کوم Rule لاندې، تاسو ماته Rule quote کړی نو زه به ئے هم او گورم، تاسو ماته Rule quote کړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Rule 42 او گورئ جی۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Question relating to the Secretariat.
Mr. Speaker, this is not a question.

میں کو کسچن نہیں لاسکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، او بل؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جٹ ہے، This is not a Question.

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو (c) 144 هم او گورئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: It shall not relate to the expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund Charged

expenditure، یہ ہم مانتے ہیں کہ یہ Charged upon the Consolidated Fund ہے لیکن جب کٹ موشنز آتی ہیں تو ہم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اخراجات کم کریں، اب جب میں یہاں پر کٹ موشن لے آیا ہوں اور آپ نے اس کو Admit کر لیا ہے، ہاؤس کو، ٹیبل ہو گئی ہے، اب آپ مجھے بات بھی کرنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، Charged پر جنرل ڈسکشن ہو گئی ہے، اب یہ کٹ موشن صرف ووٹنگ پر ہے لیکن اس وقت اس پر ووٹنگ نہیں ہو سکتی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تو کیا اس پر ہم بات نہیں کر سکتے، کون کتا ہے کہ بات نہیں کر سکتے؟ دیکھیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ووٹنگ تو صرف ایم پی ایز کی سیلریز پر ہو سکتی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھو، قانونی بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ووٹنگ آپ ایم پی ایز کی۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لیکن آپ کا یہ سیکرٹری صاحب آپ کو Misguide کر رہا ہے، یہ ہے کہ سیکرٹریٹ کے بارے میں آسکتی ہے، اس میں صرف یہ بات ہے کہ جب Once this House has admitted my cut motion، جب میں نے کٹ موشن پیش کی اور آپ نے اس کو Authorize کر لیا، ٹیبل پر آگئی، میں نے آپ کے سامنے پیش کی، اب آپ دیکھیں، میں آپ کو ایک وجہ بتاؤں گا، ایک منٹ جی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورہ جی، کٹ موشن پہ ووٹنگ باندھی دے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں نے کیوں Propose کی؟

اب میں اس کی وجہ بتاؤں گا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کو Reduce کر لیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ایسی کوئی بات ہے تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آپ سپیکر صاحب کے ساتھ چیمبر میں بات کر لیں، Rule 42 میں ہے، اگر ایسی کوئی بات ہے تو آپ سپیکر صاحب کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر ڈسکس کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اب میں یہ وجوہات نہیں بتا سکتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر جنرل ڈسکشن میں بات ہو چکی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اگر ہم یہاں پر وہ Expenditure which has been charged upon the consolidated fund, we can discuss it, but we can't vote there on, ہم ووٹ نہیں کر سکتے ہیں لیکن ہم اس کو ڈسکس کر سکتے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈسکشن تو ہو گئی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں، جب میں یہاں لے آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنر جی، ہفہ خلور ور خچی جنرل ڈسکشن وو، ہفہ ہم د دے د پارہ وو چی پہ ہفہ باندھی ڈسکشن اوشی، پہ Charged expenditure باندھی بحث وو نو ہفہ Already تیر شوے دے جی، پہ ہفہ باندھی دوبارہ ڈسکشن خنگہ کیدے شی چی یوشے تیر شوے دے نو نن خو صرف د ووٹنگ د پارہ دے، دوبارہ خوبیا دا د ووٹ د پارہ نہ شی کیدے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اب اس میں ایسا ہے، یہ اس میں زیادہ تر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Charged ووٹ کے لئے Put بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ یہ جو Interpretation کر رہے ہیں، اس کے ساتھ میں Agree نہیں ہوں، میں اس پر ڈسکشن کر سکتا ہوں، It is not a Question، ہم کو لسنج نہیں لاسکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر، ان کی کٹ موٹن ایجنڈے پر آگئی ہے، ان کو بات کرنے دیں لیکن اس پر ووٹنگ نہیں ہوگی، اس پر کچھ نہیں ہوگا کیونکہ یہ Already اسمبلی کا ایشو ہے، اسمبلی کے ایشو پر ووٹنگ نہیں ہو سکتی لیکن بس بات کرنے دیں، اتنی دیر میں بات بھی ہو جائے گی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایک منٹ، شوکت یوسفزئی صاحب، جب چار دن سے جو جنرل ڈسکشن تھی۔۔۔۔۔

وزیر محنت و افرادی قوت: نہیں نہیں، جناب سپیکر صاحب، اب چونکہ آپ کے ایجنڈے پر آئی

ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ٹائم ان کا گزر گیا ہے۔

وزیر محنت و افرادی قوت: ایجنڈے پر آگئی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس ٹائم یہ بات کر سکتے تھے، وہ بات ہو سکتی تھی، ابھی تو آج ہماری ووٹنگ کا دن ہے۔
 وزیر محنت و افرادی قوت: میں یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: بات کٹ موشن پر ووٹنگ کی ہے، مطلب۔
 وزیر محنت و افرادی قوت: ابھی ایجنڈے پر آگئی ہے، اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کو اجازت دے دیں،
 کوئی ایشو نہیں لیکن اس پر ووٹنگ نہیں ہو سکتی۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، یہ Figures charged expenditure کے لئے ہیں، جب اس پر
 ووٹنگ نہیں ہو سکتی تو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: شاید ہے۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: بس ٹھیک ہے، اس طرح کر لیں کہ آپ اس پر دو ووٹنگ بات کر لیں۔
 جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Thank you very much. میرا یہ ہے کہ۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن Under the law نہیں ہے کہ میں آپ کو Allow کر دوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جو ایڈورٹائزمنٹ ہوا ہے، اس میں سٹائیس (27) پوسٹیں Advertise کی گئی ہیں، ان میں گریڈ اٹھارہ کی دو پوسٹیں ہیں اور گریڈ سترہ کی نو پوسٹیں ہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ اس وقت اخراجات کر سکتے ہیں، اس وقت آپ اپوائنٹمنٹ کر سکتے ہیں جب آپ کی کوئی Efficiency ہو، اب آپ دیکھیں، ہمارے چار سال ہو گئے ہیں، ہمارا ایک Private Members` Day نہیں ہوا ہے، ہمیں ایجنڈا ٹائم پر نہیں ملتا ہے، ہمیں ڈیپٹی کی رپورٹ نہیں مل رہی ہے، یہ کس طرح آپ لوگ کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، دوسرا یہ ہے کہ آپ نے اس میں انجینئرز بھی دیئے ہیں، سول انجینئر بھی دیا ہے، آپ نے الیکٹرک کے لئے بھی ایڈورٹائزمنٹ کیا ہے، اس کی ہاؤس کو کیا ضرورت ہے، ہاؤس کو کیا ضرورت ہے کہ آپ ڈائریکٹور کس بنا رہے ہیں، کیا ہمارے پاس یہاں سی اینڈ ڈبلیو نہیں ہے، ہمارے اور ڈیپارٹمنٹس کام نہیں کرتے؟ اب ان انجینئرز کی کیا ضرورت ہے، یہاں سول انجینئرز کی کیا ضرورت ہے؟ لہذا یہ جتنے بھی اخراجات ہیں، یہ فضول خرچی ہے، غیر ضروری اخراجات ہیں، ان کو کم کیا جائے۔ جناب سپیکر، دوسری بات یہ ہے کہ آپ ATS لیتے ہیں، Allied Testing Service، وہ اسلام آباد کا ہے، آپ کا جو ایگریمنٹ ہو چکا ہے، اس ایگریمنٹ کا ہمیں پتہ نہیں کہ ایگریمنٹ میں آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ ایک Candidate سے سات سو روپے لیتے ہیں، یہ کتنا بنتا ہے؟ اگرچہ ہمارے پاس ETEA ہے،

ہمارا جو ETEA ہے وہ یہاں پر ایک Statutory body ہے، آپ ATS اسلام آباد والوں کو ہمارے پیسے کیوں دیتے ہیں؟ ہمارا غریب صوبہ ہے، غریب لوگ ہیں، آپ وہاں پر ان سے ٹیسٹ کرواتے ہیں، وہ لاکھوں اربوں روپے کھاتے ہیں، کیا ہمارا اپنا ETEA نہیں ہے، آپ ETEA کو کیوں نہیں دیتے؟ لہذا میں کہتا ہوں کہ ان اخراجات کو کم کیا جائے، یہ ہماری اس قوم پر، ان غریبوں پر اور اس صوبے پر بوجھ ہے،
Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب صلاح الدین صاحب کا مائیک On کریں۔

Mr. Salah ud Din: Thank you, Mr. Speaker. For letting me speak on this issue. I had actually proposed this amendment, this cut motion, not to mean it, but to speak on this issue. Mr. Speaker, we have this whole Assembly, this whole House, this whole jirga, because we are the elected Members of this House and what facilities do we have for the elected Members of this House.

جناب سپیکر صاحب، نن نہ خو میاشتی وړاندي د لوکل باڈیز الیکشن شوے وو، د هغه الیکشن په حوالې سره په ویلیج کونسلز کبني چیئرمینان راغلی دی، هغوی په روډ ناست دی، هغوی ته مخکبني ملاؤ شوی هم دی، هغه ویلیج کونسل چیئرمین ته یو کلاس فور هم ملاؤ شوے دے، هغه کار کوی، هغه ته سپیکر تری هم ملاؤ دے، د دې هاؤس ممبرانو ته تاسو څه ورکړی دی؟ جناب سپیکر، زه مخکبني ځم، اوس دلته به مونږه گاډو ته راشو، دا ضروری ده، ولې چې ستا خلق Assume کوی چې ایم پی اے سره به ډرائیوری، زه چې کله پخپله Drive کوم، زه چې کله دلته راشم نو دا ځانې بالکل Full وی، دلته د پارکنگ ځانې نه وی، تاسو دلته لار شئ، د پولیس ډی ایس پی آفس ته، زه اوس تاسو نن چیلنج کوم چې تاسو ور شئ، د سی سی پی د آفس مخې ته تاسو څو گاډی نه کوز شئ، هغوی تا نه پرېږدی، پونکی شروع کړی او هلته ته تاسو نه شئ ورتللی، دا مونږ د پاره څه دی؟ زه چې راشم نو زه به د هائی کورټ مخې ته گاډے اودروم، ولې دلته کبني ماته Facilities نشته دے، تاسو مونږ له څومره علاقه راکړې ده او مالہ تاسو په دې اسمبلی کبني څومره Facilities راکړی دی؟ دا اسمبلی څو هله اسمبلی ده چې کله ایم پی ایز وی، دا اسمبلی ده، Over seven hundred ستیاف هم دے، دا هاؤس هم دے، دا جرگه هم ده، دا میڈیا والا هم دی، دا بیورو کریسی هم ده، ولې چې ایم پی ایز دی نو ته هغه ته څه عزت

ورکوي؟ جناب سپيڪر، زه به ڊايم پي ايز ڊ پاره ڊ ڪامن روم خبره اوڪرم چي ڊ هغوي ڊ پاره ڪوم ڄاڻي ڊي؟ زه به ڊ گورنمنٽ خبره اوڪرم، ڊ Lobbies نه علاوه هغوي ته ڊ ناستي ڄاڻي شته، دلته بهر په چمن ڪيني به ناست وي۔ بنه اوس به په صفائي باندي هم راشو، مونزه راشو، په ڊي گاڏو ڪيني تاسو به پخيله هم ڪتلي وي، يو واري تاسو به پخيله هم نوٽ ڪري وي، ڪه ڊ صفائي دغسي نظام وي، دغسي سسٽم وي نو ڊي نه خو بهر مونزه په ڊي دغه باندي را تيريرو، هغه ڄاڻي خو صفا ڊي، دلته ڪيني خو خلق هم شته ڊي خو هغوي ڪار نه ڪوي، ڪار تري نه اغستل غواري، لڙ په ڊي باندي توجه ورڪري۔ ڊا زمونڙ چي ڪوم ڊ ڪار پارڪ Genuine issues ڊي، زه به ڊ اسمبلي سيڪريٽري صاحب ياد ڪرم، هغوي چي راشي نو هغوي به گاڏي ڊ هائي ڪورٽ مخي ته اودروي، آيا دوي په ڪوم ڄاڻي ڪيني گاڏي اودروي؟ ڄاڻي خو ٽولو نيولے وي، هم هغه ڪسان چي ڪوم مونزه خيل آفس مخي ته نه پريڊي، هغوي بيا راشي، هغوي هلته گاڏي اودولي وي۔ جناب سپيڪر، زمونڙ ڊ پاره هيڃ هم نشته ڊي، دوي ڊ پاره ڊا Specify ڪري، ڊ ڊي په Improvement باندي لڙه توجه ورڪري، ڊيره مننه جي۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: مننه جي۔ جناب احمد ڪنڊي صاحب۔

جناب احمد ڪنڊي: جناب سپيڪر، ڊيره ڊ خوشحالي خبره ده، سي ايم صاحب راغلي ڊي او په ڊي هاؤس ڪيني په اولني گرانٽ باندي ڊسڪشن هم ڊي نو زما چي ڪوم ڪٽ موشن ڊي، زه ڊا ڊ سي ايم صاحب هاؤس ته ڊ راتلو په خوشحالي ڪيني Withdraw ڪوم۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Law Minister, respond. Mr. Shaukat Ali Yousafzai, to respond, please.

جناب شوڪت علي يوسفزئي (وزير محنت وافرادي قوت): جناب سپيڪر۔۔۔۔۔

جناب ٺاراجم: جناب سپيڪر۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: ته ڪينينه، ستاسو نوم Lapse شوے ڊي، ما Call ڪري و و خوته نه وي، ستا نوم Call شوے و و، هغه وخت ته نه وي، ما چي ڪوم وخت ستا نوم Call ڪرو نو ته هغه وخت نه وي۔

وزیر محنت و افرادی قوت: تاسو هغه وخت کنبی موجود نه وئ، ستاسو نوم اغستلے

شوے وو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار احمد صاحب، اول لبرہ طریقہ ایزده کپہ چپ اسمبلی خنگه چلیبری بیا خبره کوه، د ماشومانو په رنگ خوئی مه کوه، چل ایزده کپه، کنبینه۔ جی شوکت علی یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، خوشدل خان صاحب نے جو تجاویز دی ہیں، اس پر ہم بالکل غور بھی کریں گے، اچھی بات ہے، انہوں نے جو Pinpoint کی ہے، وہ اچھی بات ہے۔ چونکہ اسمبلی کی ایک روایت رہی ہے، ہمارا جو Rules of Business ہے، اس میں بھی Clear cut ہے کہ اس طرح کی کوئی کٹ موشن نہیں ہوتی اور نہ اس پر ووٹنگ ہوتی ہے، بہر حال جو انہوں نے باتیں کی ہیں اس پر ہم غور بھی کریں گے اور ضرور کرنا چاہیے۔ جو بھی اچھی بات ہو، ہم اپنے اخراجات کو کم کریں گے، اگر ہم شفافیت لے کر آئیں تو یہ بہتر بات ہے۔ انہوں نے اچھی باتیں کی ہیں، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی بہتری کے لئے بات کریں گے، ہم پوری کوشش کریں گے کہ وہ بہتری لے کر آئیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب ته ریکویسٹ و کپہ جی۔

وزیر محنت و افرادی قوت: میں گزارش کروں گا کہ وہ اپنی کٹ موشن واپس لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: خوشدل خان صاحب ته ریکویسٹ کوم۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا کوم یو دے؟ په دې باندې خو هسې هم ووټنگ نه کیبری نو په دیکنبی خو څه خبره نه ده، ووټنگ خو نه کیبری۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، ٹھیک ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سے ہم نے بات کرنی ہے، اوشو جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ووټنگ هسې هم نه کیبری، بس تههیک شوہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

وزیر محنت و افرادی قوت: بس خبره ختمه شوہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھبیک شوہ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: مہر بانہی۔

Mr. Deputy Speaker: Since, all the honorable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.1; therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 2: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move Demand No. 2. Mr. Shaukat Ali Yousafzai.

جناب شوکت علی یوسزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 ارب 99 کروڑ 03 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2023ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 billion, 99 crore, 03 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2023, in respect of Administration.

Cut Motions: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

نگہت یا سمین اورکزئی، کیا آپ اپنی ڈیمانڈ پیش نہیں کرتیں؟ آپ تو باتوں پر لگی ہیں۔
محترمہ نگہت یا سمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں مطالبہ زر نمبر 2 پر دس ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Mehmood Ahmad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں مطالبہ زر نمبر 2 پر سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees hundred only. Ms. Shagufta Malik, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں ڈیمانڈ نمبر 2 پر بیس لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty lac only. Mr. Mir Kalam Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب میر کلام خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں ڈیمانڈ نمبر 2 پر ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ نعیمہ کسٹور خان: میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Inayat Ullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. (Not present) it lapsed. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

سردار اورنگزیب: میں ڈیمانڈ نمبر 2 پر ایک کروڑ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Muhammad Naeem, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. (Not present) it lapsed. Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Sir, I move to reduce expenditure up to ten rupees.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mian Nisar Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب میاں نثار گل: میں ڈیمانڈ نمبر 2 پر ایک سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees hundred only. Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ رحمانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 2 پر دس لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr. Muhammad Riaz, MPA, to please move his cut motion on Demand No 2. (not present) it lapsed. Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ حمیرا خاتون: میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees hundred only. Mr. Sirajuddin, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. (not present) it lapsed. Mr. Bilawal Afridi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں ایک سو دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred & ten only. Mr. Shafiqe Afridi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2. (not present) it lapsed. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2 (not present) it lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Mr. Speaker. I would like to reduce ten rupees only.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Ms. Baseerat Khan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2. (not present) it lapsed. Mr. Bahadar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب بہادر خان: ایک ہزار روپٹی کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Akram Khan Durrani, Leader of Opposition, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محکمہ کی کارکردگی ناقص ہے، اس لئے میں ایک ہزار روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Salah ud Din, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. I propose one thousand rupees cut on this Demand No. 2.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Ms. Samar Haroon Bilour, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

Ms. Samar Haroon Bilour: Thank you, Mr. Speaker. I propose five thousand cut on this Demand No. 2.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Nisar Ahmad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب نثار احمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں دس ہزار روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Faisal Zeb Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب فیصل زیب: میں ایک ہزار روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sahibzada Sana Ullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واپس لیتے ہیں۔

Hafiz Isam-ud-Din, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2, (not present) it lapsed.

مسز نگہت یا سمین اور کرنی صاحبہ، آپ ہمیشہ باتوں میں لگی رہتی ہیں۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: سر، کیا کریں، تھوڑی سی کسی سے بات تو کرنے دیں، اب اتنی پابندی تو نہ لگائیں۔ اچھا جناب سپیکر صاحب، ڈیمانڈ نمبر 2 جو کہ ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے ہے، میری بات اتنی زیادہ لمبی چوڑی نہیں ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن پر میں نے جو کٹ موشن پیش کی ہے، اس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ جب بھی طلباء و طالبات اپنے مسائل کے حل کے لئے سول سیکرٹریٹ جاتے ہیں تو ان سے وہاں پر، کیونکہ بیورو کریسی ہم ایم پی ایز سے نہیں ملتی، معمولی سا جو طالب ہو گا یا طالبہ ہو گی تو ان سے کیسے ملے گی؟ ان کو وہاں پر کام کروانے میں اور ان سے نہ ملنے کی وجہ سے ان کو دقت پیش آتی ہے، ان کا پڑھائی کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے، میں درخواست کرتی ہوں کہ سیکرٹریٹ میں طلباء اور طالبات کے مسائل اور ان کی رہنمائی کے لئے ایک برانچ یا ڈیسک بنائی جائے تاکہ ان کے مسائل وہاں موقع پر حل کئے جائیں، ان کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو، اسی کی ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ مونر دا ریکویسٹ کوؤ چہی خالی کٹ موشن نہ بلکہ ڈیمانڈ نمبر 2 باندی کہ منسٹر صاحب دا نوٹ کری چہی خبیر پختونخوا ہاؤس کبھی چہی کوم دا ایم ایم اے پہ دور کبھی اٹر کنڈیشنرز لگیدلی وو نو تر او سہ پورہی پہ خبیر پختونخوا ہاؤس کبھی ہم ہغہ اٹر کنڈیشنرز لگیدلی دی، نو کم از کم چہی دا ممبران ہم لارشی یا خوک میلہ لارشی نو مونر دا ریکویسٹ کوؤ چہی کوم دا نوی Inverter، دا کومہ نوی ٹیکنالوجی چہی راغلی دہ نو د بجلی بچت ہم ورسرہ کیری او بلہ دا چہی دا خومرہ ایم پی ایز دی، ہلتہ دوئ لہ یو بلاک مختص شی۔ جناب سپیکر، ڈیرو ایم پی ایز تہ دا پریشانی وی او خاص کر Old block کبھی وی، پہ نورو بلاکونو کبھی ہم وی، چہی دا مسئلہ نہ وی او دا کوم چہی خبیر پختونخوا ہاؤس کبھی اٹر کنڈیشنرز دی، کوم چہی پہ 2005ء کبھی لگیدلی دی، مہربانی او کروی منسٹر صاحب دہی دا نوٹ کری چہی د دہی د پارہ تیندیر اوشی، د خبیر پختونخوا ہاؤس کبھی دہی پول ایر کنڈیشنرز چینج شی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مس شکفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شکفتہ ملک: ڈیرہ مننہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا کوم کٹ موشن چہی دے نو ما پہ ڈیپارٹمنٹ باندی پہ دہی لگولے دے، د دہی Reason دا دے چہی دا ڈیر مہم

دیپارٹمنٹ دے خو پہ دے دیپارٹمنٹ کنبی چے خومرہ ہم اخراجات دی، ما پہ دے مخکبئی ہم خبرہ کپری دے چے یو طرف تہ خو حکومت بار بار دا وائی چے پہ دے صوبہ کنبی مونبرہ تہ مسئلے دیرے زیاتے دی، غریبی دے او کوشش دا کوی چے کلہ ہم ممبران خبرہ کوی نو دوی ہم دغہ خبرہ کوی چے پہ دے صوبہ کنبی پیسے نشته، غریبی دیرہ دے خو چے بیا مونبرہ د سرکار دا خرچے او گورونو زہ تاسو تہ خبرہ کوم چے خومرہ ہم د سرکار خرچے دی، ہغہ دیرے زیاتے دی، تاسو او گورے نو دلته مونبرہ د گاڈو خبرہ کوڈ، د دوی د پارہ Fortuner گاڈی اغستلے کیری، پہ دے بانڈے ما سوالونہ ہم کیری دی، د تولونہ زیاتے خرچے د دوی د دفتر نو دی، کہ تاسو او گورے او دیو سرکاری افسر دفتر تہ لار شے نو پرسنل سیکرٹری بہ ئے بیل وی، پرسنل اسسٹنٹ بہ ئے بیل وی او بیا چے ہغہ سرکاری کس سرہ د چا کار وی نو ہغہ ٹیلیفون ہم نہ اوچتوی، ہغہ پرسنل اسسٹنٹ او پرائیویٹ سیکرٹری بہ ناست وی، یو خو چے د دفتر نہ تر شو پورے چے تاسو دا پرسنل سیکرٹریز او دا نور چے دی، ہغہ تاسو نہ وی ختم کیری نو تر ہغے پورے بہ د عوامو مسئلے نہ حل کیری، دا پہ عوامو بانڈے بوجھ دے، دا د عوامو پیسہ دے، د عوامو دا پیسہ چے خومرہ زمونبرہ دا سرکار بے دریغہ استعمالوی نو وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، زما دوی تہ دا خواست دے چے پہ ایڈمنسٹریشن کنبی خومرہ د گاڈو، د آفسز او د سیکرٹریز د ٹیلیفونونو دا خرچے چے دی دا دے کمی کیری، دا خکے چے ٹیلیفون خو ہغوی اوچتوی نہ، دا ممبران ناست دی او یو ایم پی اے دے او وائی چے چرتہ دوی چا تہ فون کرے وی، چا سیکرٹری تہ یا دی سی تہ یا بل چاتہ او ہغوی فون اوچت کرے وی، دا تولے خرچے دے کمی کیری، دا ہسے پہ ملک او پہ دے صوبہ بانڈے بوجھ دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر صاحب، زہ خپل کت موشن واپس اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مسز نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں یہ کنا چاہوں گی کہ یہ ہمارا جو فائنا ہاؤس ہے، ہمیں یہ فائنا ہاؤس ابھی تک کیوں Handover نہیں ہوا، اس کے بارے میں ہم کیوں کچھ نہیں کر رہے ہیں؟ ہمارے ممبران روز فون کرتے ہیں، ان کو روز نہیں ملتے، ان کو مشکلات ہیں، ہم فائنا ہاؤس کیوں نہیں

لے رہے، ہمارے سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کو ابھی تک وہ کیوں Handover نہیں ہو رہا؟ دوسرا ہمارا جو کلام ہاؤس ہے، اس میں سالوں سال سے جب بھی ہم فون کرتے ہیں تو یہی سننے کو ملتا ہے کہ اس میں کام ہو رہا ہے، اس کا کام پورا ہی نہیں ہو رہا ہے، ہمارے پانچ سال پورے ہو گئے لیکن اس میں Renovation complete ہی نہیں ہو رہا ہے، اس کا یہ Renovation کب تک Complete ہو گا؟ جناب سپیکر، اس پر تھوڑا کام ہونا چاہیے کہ اس کا یہ Renovation کب تک ہو جائے گا؟ یہ ہمیں فانا ہاؤس کیوں Handover نہیں کر رہا؟ اس کو ذرا جلدی Handover کریں، ہمارے ممبران کے یہ مسائل حل ہوں، کیونکہ اب ہمارے ممبران زیادہ ہو گئے ہیں، فانا سے بھی ہمارے ممبران آگئے ہیں، اس کو ہمیں کیوں Handover نہیں کر رہے ہیں یا ہم اس کو خود نہیں لے رہے ہیں؟ دوسرا، جو اس پر میں بات کروں گی، یہ ظاہری بات ہے کہ اس کی یہ ساری ایڈمنسٹریشن ہمارے Under آ رہی ہے، اگر آج کے اخبارات ہم دیکھ لیں تو ہمارا سارا فنڈ ایڈمنسٹریشن کے ہاتھ میں ہے، ہمارا جو پچھلا بجٹ ہے اس میں ہم صرف چونسٹھ فیصد خرچ کر سکے، اگر ہم بجٹ خرچ نہ کر سکے اور پچھلا بجٹ ہم صرف چونسٹھ فیصد خرچ کر سکے تو اس طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی کہ اگر ہم فنڈ خرچ نہ کر سکے، ہم اگلا بجٹ بھی اس کو دے رہے ہیں تو ہمیں اپنی ایڈمنسٹریشن ٹھیک کرنی ہو گی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر، میری ایڈمنسٹریشن کے اوپر کٹ موشن لگانے کا مقصد یہ تھا کہ سرکاری ملازمین گھروں کی الاٹمنٹ کے معاملے میں سخت پریشان ہیں، بیس بیس، پچیس پچیس سال جن لوگوں کی ملازمت ہو چکی ہے، ان کو گھر الاٹ نہیں ہوتے اور سفارش کے تحت دو سال والے ملازمین جن کی دو سال ملازمت ہو، ان کو گھر الاٹ ہو جاتے ہیں۔ اس دور میں پرائیویٹ گھر لینا ان کے لئے بہت مشکل ہے، میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ نئی کالونیاں تعمیر کی جائیں اور پھر میرٹ کے اوپر گھر الاٹ کئے جائیں۔ آج بھی اگر دیکھا جائے تو سینکڑوں سرکاری ملازمین عدالتوں کے چکر کاٹ رہے ہیں، ایک تو یہ مسئلہ ہے، دوسرا خیبر پختونخوا ہاؤس کا بار بار ہم نے آپ کی اور حکومت کی توجہ اس طرف دلائی ہے، آج بھی وہاں پر جو ایم پی ایز جاتے ہیں، ان کو رہنے کی جگہ نہیں ملتی اور یہ جواب ملتا ہے کہ یہاں پر پہلے سے Already booking ہو چکی ہے، اس کے اوپر بھی توجہ دی جائے، اس لئے میں نے یہ کٹ موشن پیش کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، Current expenditure

regarding the Administration Department، دا دیپارٹمنٹ پہ سیکرٹریٹ کبھی، It is a back bone of the other departments، خو کہ پہ دہکبھی مونر د دوی دا کرنٹ بجٹ اوگورو نو 04 ارب 99 کروڑ 03 ہزار 69 روپی، نو دا دیر Huge amount دے، کہ تاسو اوگورئ، ما پہ دہی باندہی خبرہ ہم کپہی وہ چہی دوی د Current expenditure د پارہ چہی کوم بجٹ ورکپہی دے نو ہغہ د O & M پہ فیلڈ کبھی دغہ 358.8 یعنی 35 کروڑ 88 لاکھ روپی دے، زما دا ریکویسٹ بہ وی، وزیر اعلیٰ صاحب ہم ناست دے، زہ د ہغوی نوٹس کبھی ہم دا راولم چہی دا خرچہ کمول پکار دی، زمونرہ وسائل کم دی، تاسو د خپل حقوقو د پارہ فیدرل سرہ جھگرہ نہ کوئ او نہ کولہی شہی، د دوی خپل وسائل ہم نشتہ دے، دا خرچہ بہ کوم خائہی نہ پورا کوؤ؟ بیا د ہغہ خرچو زمونرہ پہ ملک کبھی Supervision ہم نشتہ، پہ دہی باندہی چیک ہم نشتہ دے، زمونرہ افسرانو سرہ شو شو گا دی دی، د ہغوی پہ بنگلو کبھی شو شو گا دی دی، آیا ہغوی دا گا دی د خپل خان د پارہ Use کوی کہ د بچو د پارہ Use کپہی؟ ہغوی پکبھی پہ صدر کبھی چکپہی ہم لگوی، ہغوی پکبھی اسلام آباد، مری او نتھیاگلی کبھی ہم چکپہی لگوی، سرکاری فیول Use کوی، پہ دہی باندہی چیک پکار دے۔ جناب سپیکر، زہ بلہ دویمہ خبرہ دا کوم، د وزیر اعلیٰ صاحب پہ نوٹس کبھی ہم راولم چہی Good administration and good governance دہی تہ وئیلے شہی، اوس ہم زیات تر پہ سیکرٹریٹ کبھی ایکس کیڈر خلق ناست دی، ہغہ ایکس کیڈر آفیسرز چہی دی نو ہغہ د کیڈر آفیسرز خلاف کار کوی، دہی سرہ Inefficiency زیاتپہی، دہی سرہ ہغہ دیپارٹمنٹ کمزورے کپہی، اوس ہم درتہ زہ داسہی خایونہ بنود لہی شم چہی ہلتہ بہ جونیئر آفیسر د سینیئر پہ پوست باندہی کار کوی، د ہغہ سینیئر پوست بہ خہ Status پاتہی شہی، ہغہ بہ مالہ خہ بنہ بجٹ تیار کپہی، ہغہ بہ مالہ خہ بنہ پالیسیا نہی تیارہی کپہی؟ زہ بلہ خبرہ ستاسو پہ نوٹس دا راولم جناب سپیکر، زما خیال دے وزیر اعلیٰ صاحب د محب اللہ صاحب سرہ د ہاؤس نہ بہر ملاقات نہ کوی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ جی، تاسو خپله خبره کوئی، Concerned Minister تاسو اوری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، زما دا مدعا ده چې زه د هغه توجه غواړم۔ بله زه وزیر اعلیٰ صاحب ته دا یو خبره کوم چې زمونږه د پراونشل پوسټنګز اینډ ټرانسفرز یوه پالیسی ده، زه هغه بله ورځ یو آفیسر له لارم، هغه ماته وائی چې دا کار به زه تاله بخت نه پس او کړم، ما ورته وئیل چې آیا تاته دا یقین دهانی شته چې ته به درې میاشتنو پورې دلته آفیسر پاتې شې؟ هغه وئیل نه، دا ماته پته نشته۔ جناب سپیکر، کله چې مونږ اخبار کھلاؤ کړو نو یو سیکرټری به لا درې میاشتنی نه وی تیرې کړی چې بدل به شی، چیف انجینیئر به بدل شی، ایکسپیننټ به بدل شی، په دې تبدیلیانو یا په دې ایډمنسټریټیو لائن باندې لږ غور کول پکار دی، زمونږ یو پالیسی شته ده، هان که د هغې مطابق که په یو آفیسر باندې کمپلینټ وی نو بیا بالکل هغه بدلول پکار دی خو که د یو آفیسر تائم نه وی پورا او د هغه ټرانسفر For the other reasons کیږی یا هغې کبني Malafide وی نو دې سره زمونږ ایډمنسټریشن کمزورے کیږی، دې سره په حکومت باندې اثر پریوخی، په Good governance باندې اثر پریوخی، زه به دا ریکویسټ کوم چې زمونږ Rules of Business شته ده، مونږ له د هغه پالیسی مطابق کار کول پکار دی، دا خرچې ډیرې زیاتې دی، دا کمول پکار دی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نارگل صاحب۔

میاں نارگل: شکریه جناب سپیکر، ایڈمنسټریشن پر بات ہو رہی ہے 04 ارب 99 کروڑ Something اس پر خرچ بھی ہو رہا ہے، جتنے بھی ایڈمنسټریشن والے ہیں وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن ہم بھی اپنے علاقوں کی، اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ذرا میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ آپ دیکھیں، اس اسمبلی میں کتنے استحقاقات آگئے ہیں، پریویج موشنز آگئیں، اس سے پہلے اسمبلی میں اتنی نہیں آتی تھیں، یہ اس وجہ سے کہ پارلیمنٹ کا ممبر جب کسی آفس میں جاتا ہے، سیکرٹریٹ میں جاتا ہے، اس کو کہا جاتا ہے کہ سیکرٹری صاحب Video link پر کسی کے ساتھ مصروف ہیں، آپ انتظار کر لیں یا اگر ہم فون کرتے ہیں تو ہمیں بتایا جاتا ہے کہ جی وہ میٹنگ میں مصروف ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اقبال وزیر صاحب اور نصیر خان صاحب، خاموش ہو جائیں، اپنی اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، آپ دونوں Continuously باتیں کر رہے ہیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، ہمارے لئے سب بہت ہی قابل احترام ہیں لیکن کم از کم اگر ایڈمنسٹریشن مضبوط ہوگی، ہم عوامی نمائندے ہیں، ہم عوام کے مسائل کے متعلق جاتے ہیں، برائے مہربانی حکومت تب مضبوط ہوگی جب آپ کی ایڈمنسٹریشن مضبوط ہوگی۔ 04 ارب 99 کروڑ روپے خرچ ہونا، آپ جب بھی سیکرٹریٹ جاتے ہیں، ہمیں تو پتہ نہیں لگتا ہے کہ کونسا سیکرٹری کس ٹائم آئے گا اور ہاں، پانچ چھ بجے اگر ہم چلے جائیں تو کبھی خوش قسمتی سے ملاقات ہو جاتی ہے، میرا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا آخری سال ہے، برائے مہربانی اپنی ایڈمنسٹریشن کو مضبوط کر لیں، اس لئے کہ 04 ارب 99 کروڑ روپے اس پر خرچ بھی ہو رہے ہیں اور پریوینج آپ دیکھ لیں جناب سپیکر، آپ اسمبلی میں اس کے چیز مین بھی ہیں کہ سیکرٹریز پر یا دوسروں پر کتنے پریوینجز آتے ہیں، ہم اپنے ضلعوں میں فون کرتے ہیں، جس جگہ بھی فون کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی وہ میٹنگ میں مصروف ہیں، Video link میں مصروف ہیں، اس لئے میں نے یہ کٹ موشن جمع کی ہے اور جو اچھے لوگ ہیں، ہم ان کی تعریف بھی کریں گے، اس میں اچھے لوگ بھی بہت ہیں لیکن جو ایڈمنسٹریشن کے لوگ ہیں، سیکرٹری حضرات یا جو بھی ہمارے پارلیمنٹ کے ممبرز کا خیال رکھیں، کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسز ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، اس Demand for grant کو دیکھیں، 04 ارب 99 کروڑ تین لاکھ 69 ہزار، انہوں نے سب سے زیادہ ڈیمانڈ کی ہے، اس پر میں نے دس لاکھ کٹوتی کی تحریک اس کی ناقص کارکردگی پر لگائی ہے۔ جناب، اگر ہم جنرل ایڈمنسٹریشن کی بات کرتے ہیں، ہم آئے روز دیکھتے ہیں کہ بیورو کریسی میں جس تواتر کے ساتھ تبادلے ہو رہے ہیں، یہ میرا خیال نہیں کہ یہ کوئی Public interest میں ہو سکتے ہیں، میرا ذاتی خیال تو یہ ہے کہ یہاں پر کوئی فرح گوگی موجود ہے جو اتنے تواتر کے ساتھ تبادلے ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہاں پر سرکاری ملازمین کی ہم بات کرتے ہیں، یہاں پر نلوٹھا صاحب نے بھی بات کی کہ رہائش کا بہت زیادہ مسئلہ ہے، ہمارے یہاں سرکاری ملازمین کے لئے رہائش نہیں ہے لیکن سرکاری اراضی موجود ہے، اگر اس کے لئے ہم پلاننگ کریں، ہم کم جگہ پر ان کے لئے ایک بار خرچہ کر کے اچھے گھر بنا سکتے ہیں۔ یہاں پر ایسے گھر بھی ہیں جن کے لئے ہر سال پچاس پچاس لاکھ

Maintenance کے لئے منظور ہوتے ہیں جو کہ ایک بڑی اماؤنٹ ہے، اس پر گورنمنٹ کا پیسہ لگتا ہے، اس کے لئے پلاننگ ہونی چاہیے کہ ہم گورنمنٹ کا یہ پیسہ جگہ پر لگائیں اور ایک بار خرچہ کر کے باقی سارے ملازمین کو بھی ہم فائدہ دے سکتے ہیں، جب ہم شاہانہ اخراجات کو دیکھتے ہیں تو ہمارے ہاں پر ایسے سیکرٹریز بھی ہیں جن کے گھروں میں درجنوں کے حساب سے گاڑیاں موجود ہیں اور وہ سب کو پتہ بھی ہے کہ کس کس کے پاس کتنی کتنی گاڑیاں ہیں، ان اخراجات کو کنٹرول کرنا چاہیے اور جنرل ایڈمنسٹریشن کو عوام کے فائدے کے لئے بھی سوچنا چاہیے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسز حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایڈمنسٹریشن سب سے اہم ڈیپارٹمنٹ ہے، میرے خیال میں اس کو اس لئے دوسرے نمبر پر رکھا گیا ہے، میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس وقت عوام اور بیوروکریسی کے درمیان جو بہت بڑا ایک فاصلہ ہے، اس فاصلے سے ہم ایم پی ایز بھی Suffer ہو رہے ہیں کہ جب آپ فون کریں تو ڈیپارٹمنٹ سے آپ کو یہی جواب ملتا ہے کہ سر تو میٹنگ میں ہے، اب اس کا تو کوئی حل ہے نہیں، لہذا بیوروکریسی کے لئے بھی ایک دن مختص کیا جائے تاکہ وہ بھی کھلی کچھری لگائے اور عوام کے مسائل کو سنے، عوام اور بیوروکریسی کے درمیان جو گپ ہے اس کو ختم کیا جائے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان کو جو بے دریغ گاڑیاں دے دی گئی ہیں، اس کے ساتھ ان کے لئے پٹرول بھی مختص کیا گیا ہے، میرے خیال میں ہم آج جس وقت سے گزر رہے ہیں اور جو ہمارے صوبے اور پورے ملک کے جو حالات ہیں، اس کے بیچ میں میرے خیال میں بیوروکریسی پر کوئی فرق نہیں پڑا، ہاں پر ایسے ایسے افسران صاحبان بھی موجود ہیں جن کے گھروں کے گیس اور بجلی بل بھی فری ہیں، ان کو پٹرول فری مل رہا ہے، ان کی گاڑیاں فری ہیں، ان کو ساری مراعات اس طرح سے دی جا رہی ہیں کہ افسر شاہی کی طرح وہ زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے اوپر ایک اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ صاحبان دوپہر کو گیارہ بارہ بجے تو اپنے اپنے آفسر میں Enter ہوتے ہیں لیکن صبح ٹھیک آٹھ بجے سے ان کے آفسر کے ائرن کنڈیشنز شروع ہو جاتے ہیں، آخر یہ سارا المیہ، یہ سارا بوجھ اگر ہم غریب عوام کے اوپر ڈال رہے ہیں، اس پر حکومتیں اور سیاستدان بدنام ہو رہے ہیں، آخر ہماری بیوروکریسی کے لئے بھی آپ کو کچھ سوچنا چاہیے کہ ان کے لئے بھی کوئی قدر غنیمتیں لگائی جائیں، ان کے لئے کوئی Criteria مقرر کیا جائے، ان کی Capacity building کی جائے تاکہ جن پوسٹوں کے اوپر یہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کی تو کوئی خاطر خواہ خدمت تو کر سکیں۔ آخر میں

میں اپنے خیبر پختونخوا ہاؤس کے لحاظ سے آپ کو کہوں گی کہ ہر بجٹ میں یہاں پر خیبر پختونخوا ہاؤس سے ایک بہت بڑی بات ہوتی ہے لیکن خیبر پختونخوا ہاؤس کا حال تین ساڑھے تین سال میں کوئی ٹھس سے مس نہیں ہوا۔ ایک اور افسوس کی بات کہ آپ کو بھی پتہ ہو گا کہ بیورو کریسی کے لئے وہاں پر الگ سی بلڈنگ ہے، ایک الگ سی جگہ ہے جو کہ وہ صرف بیورو کریسی استعمال کرتی ہے اور وہ سیکرٹریز کے لئے ہے، ایم پی ایز کے لئے عام کمرے ہیں، آپ اس کو استعمال کر سکتے ہیں، یہ کھلا تضاد آخر کہاں کا انصاف ہے؟ آپ کو خیبر پختونخوا ہاؤس کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس Full ہے، بھائی کیسے Full ہے؟ جب سارے ایم پی ایز کے نام کے حساب سے وہاں پر کمرے ہیں تو کیسے سارے Full ہو سکتے ہیں؟ لہذا اس پر بھرپور توجہ دی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی بلاول آفریدی۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میرے آزیبل جتنے بھی Colleagues ہیں انہوں نے بڑی In detail بات کی، میری جو بات ہے وہ پتہ نہیں کہ گورنمنٹ اس کو I don't know، اپنی ذات کی طرف کیوں لے کر جاتی ہے؟ میں جو کچھ بولتا ہوں، میں جو کچھ کہتا ہوں، اس صوبے کے عوام کے لئے اور اس صوبے کی بہتری کے لئے کہتا ہوں، ان کی گورنمنٹ کے لئے میں کہتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو سسٹم چل رہا ہے وہ یہ گاڑیوں کی خرابی، گاڑیاں لینا اور یہ سارا سسٹم The reason is that, first we have to look our province income, what is the source of income of our province, then we have to look for the mechanism and the strategy for that, what mechanism does our province have and the strategy for this اس کے بعد جو Actual بات ہے وہ آتی ہے جناب سپیکر صاحب، جب تک ہم اپنے صوبے کا ریویو نہیں بڑھاتے، چاہے ہم جتنی بھی امنڈمنٹس کریں یا Changes لے آئیں، یہ منگنی گاڑیاں لینا، بیٹریوں کا منگنا ہونا، That is not the solution, the solution is reform, we want reforms in each and every sector in each and every department, if we do reform یہ بہت چھوٹے چھوٹے مسئلے ہیں، یہ مسئلے ہو سکتے ہیں، صرف ہمیں اس ٹائم ریفرمز پر کام کرنا ہو گا، ہمیں اپنے اداروں کو ٹھیک کرنا ہو گا، جب تک آپ اپنے اداروں کو ٹھیک نہیں کرتے تو نہ آپ کا صوبہ ترقی کرے گا نہ آپ کے عوام خوشحال رہیں گے۔ یہی Blame اور یہی Claim کس پر لگے گا؟ یہ Blame ہم سیاستدانوں پر لگے گا، بیورو کریسی پر لگے گا، کیوں؟ یہی Reason ہے جناب سپیکر صاحب، ہمیں ایک Strategy بنانا ہو گی، اس صوبے کی بہتری کے لئے، اس

صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے تاکہ یہ صوبہ ترقی کرے، اس صوبے کے عوام خوشحال بن سکیں۔
تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdrawn. جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چیف منسٹر صاحب ناست دے، د دوئی پہ نوٹس کبھی دا خبرہ راولم چھی کہ سیکرٹریٹ تہ ورشو نو ہلتہ کبھی مو پولیس نہ پریردی، زمونر گا دے پکبھی نہ پریردی چھی یرہ دلته مه او دروه، مونر وایو چھی یرہ پہ سرے کرو کہ چرتہ ئے او دروؤ؟ پکار دا دہ چھی دا ایڈمنسٹریشن تہ وینا او کری چھی کم از کم ایم پی اے راخی، ہغہ لہ کم از کم د ہغہ گا دی خانی ور کول چھی یرہ کہ اسمبلی تہ راخو، کہ سیکرٹریٹ تہ ورخو او کہ کوم خانی تہ چھی ورخو نو کم از کم پکار دہ چھی لڑ عزت ور کری۔ بل دا دہ چھی مخکبھی د دہ اسمبلی او یا د دغہ ہاسٹیل خبرہ او شوہ، زمونر د ایم پی ایز ہاسٹیل خو واللہ ہغہ کمری ئے داسی حد تہ رسیدلی دی، مہربانی او کری، خیر دے زہ پکبھی اضافی خبرہ نہ کوم، زہ صرف دا پہ نوٹس کبھی راولم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یومنٹ جی، کوم شے چھی د کوم شی سرہ Related وی، پہ ہغھی خبرہ کوئی، تاسو پہ ایڈمنسٹریشن باندھی خبرہ کوئی نو پہ ایڈمنسٹریشن او کری، چھی د ہغھی سرہ ئے تعلق وی جی۔

جناب بہادر خان: یو خو دا دہ چھی دا کوم دلته کبھی دوئی دا جونیئر افسران لگوی او سینئر افسران نہ لگوی نو زمونرہ پہ ثمر باغ کبھی دا دویم خل دے چھی اے سی راخی نو پنجابے راخی، زمونر ورور دے، مونر داسی نہ وایو خو ہلک سرے راشی، دلته ئے د تیرینگ د پارہ ثمر باغ او دیر تہ راولپری نو د خدائے پہ خاطر سرہ د ہغہ خانی پہ ماحول ہغہ خہ پوہیری، یو Young ہلک راشی او ہغہ پنجابے وی نو خان ئے لیونے کرے وی، خان لہ ئے یو قصہ جو رہ کرے وی، ہر یو بازار او ہریو بنار ئے پہ سر راغستلے وی، نو مونر لہ ئے کار کتلے دے، د اوچی کار ئے رالہ کتلے وی۔ (تالیاں) نو درخواست درتہ کوؤ، د خدائے

په خاطر په صوبه کښې پښتانه شته، سينيئر افسران شته دے، دا جونيئر لري کړه، پنجابيان لري کړه پښتانه اولگوه، پښتون سرے وي، د دې صوبي د پښتنو حق دے، پکار ده چې پښتون اولگوي۔ جناب سپيکر، دا درته درخواست کوم چې زمونږ علاقې ته فنډ نه ورکولو په وجه تباہ و برباد شوه، تاسو دغه ځاې ته رسولې ده، دا خبره چې د خدائے په خاطر هغې باندې خودې حيران کړي يو خو اوس په دې خو مو مه خرابوه کنه۔ محب الله مونږ پسې کلاس فور جندول ته راليري، گوره کلاس فور ئے د سوات نه په جندول کښې بهرتي کړي دي، (تالیاں) هغه ځاې کښې ئے مقامی خلق لري کړي دي، نور ئے دلته په دې پيښور کښې اغستلي دي، دا ما د چيف منسټر صاحب په نوټس کښې راوستلي وو خو ترننه پورې په هغې څه غور اونه شو، تاسو پکښې د يو ځاې او د بل ځاې کسان بهرتي کړل، تاسو زمونږ نه دا اختيار هم واخلي۔۔۔۔۔

جناب ڈپټي سپيکر: تاسو په ايډمنسټريشن خبره او کړئ جي۔

جناب بهادر خان: چې دغه هم واخلي نو اخر مونږ سره به څه پريردئ؟ دغه بنچ او دا يوشے دے خوزه په اپوزيشن کښې يم او ته په اقتدار کښې ئې، سبا به ته دلته ناست ئې زه به هلته ناست يم، بيا به څه کوؤ؟ انتقامونه اغستل او دا غلط کار کول نه دے پکار، دا نه کيږي، تاسو زما فنډ، دا حق راخلي او ايم اين اے له ئے ورکوي نولي؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپټي سپيکر: يره جي تاسو ايډمنسټريشن باندې خبره کوئ، تاسو پکښې فنډ ته لار شئ۔ (قطع کلامی / تالیاں) خبره د ايډمنسټريشن ده، دا خو جلسه نه ده۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب بهادر خان: زما خبره په هغې شوې ده يا په دې شوې ده، کټ موشن ما په هغې هم پيش کړے دے او په دې هم، ما خو پروسر کال۔۔۔۔۔

جناب ڈپټي سپيکر: نه نه جي، تاسو کښيئ، ستاسو تائم ختم شو جي، کښيئ جي۔ درانی صاحب، تاسو وايئ جي، د هغه خبره ختمه شوه، هغه له اوس تسبيح ورکوؤ چې جماعت کښې ئے کښينوؤ۔ درانی صاحب، د دوي خبره ختمه شوه جي، تسبيح ورله ورکړئ او مسجد ته ئے اوليري جي۔

قائد حزب اختلاف: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ابھی۔ ماہا ایڈمنسٹریشن پر کٹ موشنز ہیں، پہلے تو یہ الگ ہوتی تھی، ایک ایڈمنسٹریشن تھی، اور ایک جنرل ایڈمنسٹریشن تھی لیکن اس بار دونوں یکجا ہیں، اس لئے میں دونوں سائڈز پر بات کروں گا، جنرل ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے بھی اور ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے بھی اور یہ چونکہ ہمارے صوبے میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جو بنیاد ہے، جہاں پر بھی کوئی مسئلہ ہو، جہاں پر کوئی تکلیف ہو، جہاں پر کوئی ضرورت ہو تو وہاں پر اس میں ایڈمنسٹریشن فوری طور پر مداخلت کرتی ہے، ایک تو ایڈمنسٹریشن ہے جس کے ساتھ ہمارے ہاؤسز ہیں، اسلام آباد ہے، نتھیا گلی ہے، باقی جگہیں ہیں، اس کے ساتھ پھر گورنمنٹ کے جتنے بھی ملازمین اور منسٹرز ہیں، ان کی گاڑیاں، ان کا تیل، ان کی مرمت، یہ ساری چیزیں اس سے وابستہ ہیں۔ ابھی یہ ہے کہ ہم نے جنرل ایڈمنسٹریشن سے ایک سوال کے ذریعے پوچھا تھا کہ آپ لوگوں نے کتنی نئی گاڑیاں خریدی ہیں؟ تو اسمبلی کو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا کہ ہم نے 2010ء سے کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی، اچھی بات ہے لیکن اس کی وضاحت ہم چاہتے ہیں کہ واقعی جو جواب اسمبلی کو دیا گیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے؟ ہم خود بھی نئی گاڑیوں کی حق میں نہیں ہیں کہ ضرور آپ خریدیں، مشکلات ہیں، خزانے پر بوجھ ہے، مہنگائی ہے لیکن اسمبلی کو غلط بیانی کرنا بھی یہ تحریک استحقاق بنتی ہے کہ ایک اچھے فورم کو کوئی غلط بیانی کرے۔ ابھی اس پر آتے ہیں کہ آیا یہ ہاؤسز ہیں یا خیبر پختونخوا ہاؤس ہے، یہ پورے صوبے کے نام پر ہے یا کسی ایک پارٹی کی جاگیر ہے، ابھی موجودہ حالات میں میں آپ کو بتا دوں کہ یہاں پر جو معزز ممبران بیٹھے ہیں، کسی کو بھی وہاں پر کمرہ نہیں مل رہا، بک ہے اور پھر میرے کچھ دوست کراچی سے اسلام آباد آئے تھے، میں نے ان کے لئے رات گزارنے کے لئے ایک کمرہ دینے کا کہہ دیا، جناب سپیکر، پھر صبح ہی اس کو کمرے سے نکالنے کے لئے لوگ پہنچ گئے، میں نے پوچھا کیوں؟ تو پھر میں نے اپنے مہمانوں کو کہا کہ میرے گھر آ جائیں، ادھر بس ان کے لئے ہم نے کمرہ دیا، جب میں نے پھر پوچھا تو وہاں پر سارے پی ٹی آئی کے لوگ جو آج کل اسلام آباد میں میٹنگز ہوتی ہیں، صبح عمران خان خیبر پختونخوا ہاؤس آ جاتا ہے، اس سے پہلے یہاں ہمارے صوبے میں پناہ ملی تھی، وہاں پر میٹنگز ہوتی تھیں، وہاں پر اسد عمر سویرے آ جاتا تھا، ایک کمرہ اس کے پاس ہے اور جتنے بھی پی ٹی آئی گورنمنٹ کے فیڈرل منسٹرز تھے وہ وہاں پر ہیں۔ میں یہ بھی پوچھوں گا کہ اس پر صوبے کے جو وسائل استعمال ہو رہے ہیں جو فنکشنز ہیں، ان پر جو اخراجات ہیں، وہاں پر پی ٹی آئی کی بہت بڑی بڑی میٹنگز ہوتی ہیں، وہاں سے مارچ کے حوالے سے جو یہاں سے جلوس جاتے ہیں، اس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ میں

بڑے ادب کے ساتھ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر یہ صوبے کی ملکیت ہے اور اس کا نام پختونخوا ہاؤس ہے تو پورے صوبے کے ایک عام آدمی سے لے کر ایک ایم پی اے کا بھی اتنا حق ہے جتنا پی ٹی آئی کا یا اس کے بڑوں کا ہے۔ ہم اس کٹ موشن میں اس کا حساب چاہتے ہیں کہ وہاں پر وفاقی حکومت کے خاتمے کے بعد جتنے پروگرام بھی ہوئے ہیں، اس مہنگائی کے دور میں اس پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟ اس سے پہلے بھی اس پر ہوئے ہیں اور "جیو" پر پہلے بھی اخراجات جب خیر پختونخوا ہاؤس کے آئے تھے وہ اتنے عجیب سے تھے، اس کی لسٹ بھی میرے پاس ہے، سلیم صافی نے بھی اس پر کہا کہ میں نے تو صرف ایک چائے کی پیالی پی لی تھی لیکن میری مینٹنگ کے بھی بہت زیادہ اخراجات شائع کئے تھے، یہ سینئر صحافی سلیم صافی کی بات تھی۔ جناب سپیکر، اب گاڑیوں کی بات، وفاقی حکومت نے اپنے وزراء کی گاڑیوں کے تیل میں کٹوتی کی، پنجاب حکومت نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہم سرکاری تیل نہیں ڈالیں گے کیونکہ مہنگائی ہے، کوئی وزیر سرکاری تیل نہیں ڈالے گا، یہ بھی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی مہنگائی سے رو رہے ہیں اور ہے بھی، اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے، آج چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں، کیبنٹ کی طرف سے اس کا کیا فیصلہ ہوا ہے، انہوں نے اپنے وزراء بشمول میں اپوزیشن لیڈر بھی ہوں، میں بھی اس کے ساتھ شامل ہوں کہ اس میں انہوں نے کتنی کٹوتی کی ہے کہ جس طرح پنجاب اور وفاق نے کی ہے کہ تیل میں چالیس فیصد کٹوتی کی ہے، چونکہ ابھی ضرورت ہے، قربانی دینے کا وقت ہے، اس کا بھی ضرور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جواب دے دے۔ صرف مہنگائی مہنگائی نہیں، مہنگائی کے لئے عملی تدابیر بھی ہم نے لینی ہیں کیونکہ غریب آدمی کی زندگی اجیرن بن گئی ہے، سفید پوش لوگ بہت مشکل میں ہیں، غریب تو پھوڑیں گورنمنٹ سرونٹس بھی بڑی مشکل میں ہیں، گاؤں کا ایک بیچارہ عام آدمی کس طریقے سے اپنی زندگی گزار رہا ہے؟ یہ تھا ہماری ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے جناب سپیکر، دوسرا یہ تھا کہ ایڈمنسٹریشن نے ہمیں نتھیا گلی اور ڈونگا گلی کے سارے ہاؤسز دیئے تھے، ان کو ہم لوگوں کے لئے Open کرتے ہیں، وہ بھی ہمیں بتایا جائے کہ ان سے کتنی آمدن آئی ہے؟ ان کی مرمت پر کتنا خرچہ آیا ہے، اس نے اس میں کتنا ہی کمایا ہے؟ یہ فیصلہ درست تھا یا غلط تھا، ابھی جب لوگوں کو دیئے ہیں ان کی کیا پوزیشن ہے؟ کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔ جناب سپیکر، ابھی آتے ہیں جنرل ایڈمنسٹریشن پر، جنرل ایڈمنسٹریشن میں سب سے زیادہ ذمہ دار آدمی وہ ہمارا چیف منسٹر ہوتا ہے، پھر اس کے ساتھ کیبنٹ ہوتی ہے اور اس میں بنیادی طور پر جو صوبے کے حوالے سے بات ہے وہ یہ ہے کہ ایسے آفیسرز کی تقرری کریں کہ وزیر اعلیٰ کو چیف سیکرٹری تجویز دیں کہ وہ سیناریو کے لحاظ سے بھی

اور وہ جو اپنی زندگی وہاں پر گزارتے ہیں، Character کے لحاظ سے بھی ان کا ایک نمایاں نام ہو، خواہ وہ کمشنر کی تقرری ہو، خواہ وہ ڈپٹی کمشنر کی تقرری ہو، خواہ وہ ڈی آئی جی کی تقرری ہو، خواہ وہ ڈی پی او کی تقرری ہو، ہمیشہ اس طرح ہوتا بھی ہے، میں بھی چیف منسٹر رہا ہوں، اس کو ہم مختلف زاویوں پر دیکھتے تھے کہ اس کی اگلی Reputation کیا ہے، اس نے کس طرح اپنی سروس کی ہے؟ اور جب کوئی اچھا آفیسر وہاں پر جاتا تو وہاں پر چیف منسٹر کے لئے ضرورت نہیں تھی، وہ سارے معاملات سنبھالتا تھا، جہاں پر کوئی کمزور آدمی جاتا تو اس کو سنبھالنے کے لئے وہاں کا سارا بوجھ پھر چیف منسٹر پر ہوتا تھا کیونکہ وہ اس کے لئے اہل نہیں ہوتا تھا۔ ابھی موجودہ دور میں پوسٹنگ ٹرانسفر آپ کو معلوم ہے کہ کہاں سے ہوتی ہے، ابھی تو شکر ہے کہ اسلام آباد سے توجان چھوٹ گئی اور جو بندہ ادھر سے پوسٹنگ ٹرانسفر کرتا تھا، وہ ابھی کھڈے لائن پر ہے۔ ابھی یہاں پر جو باتیں ہیں، میری باتیں ادب کے لحاظ سے تھوڑی سی سخت ہوں گی لیکن دل کی بات اگر آدمی سامنے نہ لائے تو وہ بھی ایک خیانت ہے، میں اس لئے اس ایوان کے تقدس کو، اس گورنمنٹ کے وقار کو اپنے سامنے رکھ کر وہ حقائق بتاؤں گا، صرف تنقید برائے تنقید نہیں، اصلاح کی بنیاد پر، غلطی انسان سے ہوتی ہے، ہم فرشتے نہیں ہیں لیکن اگر کوئی آدمی غلطی کرے اور اس پر پشیمان ہو جائے، یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہے، غلطی انسان سے ہوتی ہے، اگر اس پر آپ توبہ کریں اور اللہ سے استغفار کریں تو اللہ بھی آپ کو بخشتا ہے۔ ابھی وہاں پر جو پوسٹنگ ٹرانسفر ہوتی ہے، اس میں گروپ بنے ہیں، ایک ڈی ایم جی گروپ ہے جو سی ایس ایس سے آتے ہیں، ایک پی ایم ایس کے افسران ہیں، اس موجودہ چار سال، پانچ سال سے یہ ہے کہ پانچ سال سے اس میں پرویز خٹک کی حکومت میں بہت تفریق آئی ہے، پی ٹی آئی کی پہلی حکومت میں پی ایم ایس کے سارے افسران نے کالی پٹیاں باندھ کر میری زندگی میں پہلی بار، کیونکہ ہم بھی بہت عرصے سے اس فیلڈ میں ہیں، چیف سیکرٹری کے سامنے احتجاج کیا جو کہ کبھی نہیں ہوا تھا، یہ تقسیم اس صوبے کے لئے بہت نقصان دہ ہے، سب سے پہلے ہمیں اپنا صوبہ عزیز ہے، اس کے بعد ابھی جو پوسٹنگ ٹرانسفر ہو رہی ہے، ہم سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں کہ وہ کس بنیاد پر ہے؟ میں اس کے نقصانات آپ کو بتا دوں، میں نے ہمیشہ ایک اچھے رویے کے ساتھ ہر موقع پر گورنمنٹ کو ایک Proposal دی ہے کہ مجھے اپنے تجربے پر اندازہ ہے کہ اس سے نقصان ہوگا، آپ اس پر نظر ثانی کریں، ان کی حکومت ہے، کریں یا نہ کریں، اس پر میرا کوئی اختیار نہیں لیکن یہ میرا ایک اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے فرض بنتا ہے کہ میں وہ کچھ جو میں دیکھ رہا ہوں کہ نقصان دہ ہے وہ یہاں پر اس ایوان میں پیش کروں، کیونکہ نقصان ان کا نہیں ہے، نقصان ادھر کا

بھی ہے، ادھر کا بھی ہے، ہمارے صوبے کے غریب عوام کا ہے، اس کا ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اس کا خیال رکھیں۔ میں نے مختلف اوقات میں نشاندہی کی تھی، میں چند نمایاں نقصان والی باتیں آپ کو بتاؤں گا کہ خدارا اس وقت آپ یہ نہ کریں، میں نے یہاں پر بات کی کہ ہماری جانی خیل قوم احتجاج پر ہے، وہاں پر کافی دنوں سے مختلف لوگ مارے گئے، میں نے صرف گورنمنٹ کو یہی بات کی کہ خدارا پہلے آپ ادھر جائیں، اب آپ ان کو سنبھال سکتے ہیں، چونکہ وہاں پر نہ آپ کا ڈپٹی کمشنر جا رہا ہے، نہ آپ کا کمشنر جا رہا ہے، اگر آپ لوگ وہاں پر جاتے ہیں تو یہ مسئلہ آپ کنٹرول کر سکتے ہیں، خون خرابہ نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر، مجھے یہاں پر ایک منسٹر ہے، میں نام نہیں لوں گا، اس نے جواب دیا کہ یہ آدمی ذاتی دشمنی میں قتل ہوا ہے جو کہ آپ کے اسمبلی فلور کے ریکارڈ پر ہے، میرے پاس بھی ہے لیکن جب وہ معاملہ بگڑ گیا، لوگوں نے جنازے اٹھا کر پھر وہ جنازے شہر میں لے گئے، یہ پاکستان کی تاریخ میں بدنامیوں کا وقت اور تاریخ تھی، میں اس لئے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس کا بیٹا، اس کا بھتیجا، اس کی قوم کے لوگ جنازے میں ہیں، ان کے سروں پر فائرنگ ہوئی، اس وجہ سے وہاں پر بدترین حالات بنے، یہ ایڈمنسٹریشن کی بات ہے، آپ مجھے نہ سمجھائیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، اس پر بحث ہو گئی ہے، اب اس کٹ موشن پر بات کرنی ہے، آپ Short cut کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: اگر آپ لوگوں میں میری بات سننے کی بھی جرات نہیں ہے تو کوئی بات نہیں ہے، ہم نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے بھی یہی باتیں کر چکے ہیں، یہ بار بار Repetition ہو رہی ہے، یہ نہیں ہونی چاہیے۔

قائد حزب اختلاف: میں صرف آپ کو ابھی بھی کچھ باتیں اصلاح کے طور پر بتا دیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، آپ سینئر پارٹیشن ہیں، آپ ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: میں ایڈمنسٹریشن کی بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، ہر چیز کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے، آپ نے اس پر تقریباً بیس منٹ سے زیادہ بات کی ہے، باقی ممبران بھی بات کریں گے، ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے، آپ نے بیس منٹ سے زیادہ ٹائم لیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: اپوزیشن لیڈر کا ٹائم نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: وہ باتیں تو جنرل ڈسکشن میں ہو گئی ہیں، اپوزیشن لیڈر کا ٹائم نہیں ہوتا لیکن وہ باتیں جنرل ڈسکشن میں ہو گئی ہیں، اس پر آپ نے جنرل ڈسکشن میں ٹائم لیا تھا۔
قائد حزب اختلاف: مجھے اندازہ یہ ہے کہ آپ مجھے سنتے ہی نہیں، آپ ذرا تسلی سے مجھے ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، تسلی سے سنیں گے۔
قائد حزب اختلاف: آپ میرے برخود ہیں، آپ میری بات تسلی سے سنیں۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: ہم سن رہے ہیں۔
قائد حزب اختلاف: میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے سنی تھی۔
قائد حزب اختلاف: میں کوشش کرتا ہوں، ابھی میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے سن لی ہے، ہم نے سنی تھی لیکن میں۔۔۔۔۔
قائد حزب اختلاف: ابھی زیادہ وقت نہیں لوں گا، آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دو منٹ میں Windup کریں، آپ دو منٹ میں Windup کریں۔
قائد حزب اختلاف: یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اور بھی غلطیاں ہوئی ہیں، وہاں پر جنازے اٹھا کر اس کے بیٹے اور بھتیجے کو شہید کیا گیا اور پھر گورنمنٹ مجبور ہو کر اور وہاں پر جا کر ان کو پکچنگ دیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ نقصان بھی نہ ہوتا، یہ پکچنگ بھی نہ ہوتا اور پھر گورنمنٹ وہاں پر جا کر اس کے ساتھ منت سماجت کر کے بات طے ہوئی۔ ایک اور واقعہ میں بتاتا ہوں، یہاں پر میں نے بات کی ہے، آرنیبل وزیر خزانہ بھی موجود ہیں، وہ وزیر صحت بھی ہیں، انہوں نے خلیفہ گل نواز ہسپتال بنوں میں بورڈ آف گورنرز میں ایک آئی سی بی بی ہماری بنوں کی بیٹی ہے، اس کو لگایا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سر، یہ تو ایڈمنسٹریشن کے ساتھ نہیں ہے، یہ تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے۔
قائد حزب اختلاف: یہ ہیلتھ میں ایڈمنسٹریشن کی بات ہے، یہ ایڈمنسٹریشن کی بات ہے۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ ایڈمنسٹریشن کی بات نہیں ہے، ہسپتال، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایشو ہے۔
قائد حزب اختلاف: یہ میں آپ کو بتا دوں کہ جو بھی نقصانات ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو آپ کے۔

قائد حزب اختلاف: وہ غلط اپوائنٹمنٹ ہے، اس کی وجہ سے نقصانات بھی ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، دیکھیں جی۔

قائد حزب اختلاف: اگر آپ کو تکلیف ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تکلیف نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: تو پھر ہم اپوزیشن والے آپ کو دکھائیں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، درانی صاحب، میں نے آپ کو پہلے بھی کہہ دیا ہے کہ آپ سینئر پارلیٹیشن ہیں،

ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ الگ ہے اور ایڈمنسٹریشن الگ ہے۔

قائد حزب اختلاف: میں آپ کو بتا دوں کہ آپ حوصلہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایڈمنسٹریشن الگ ہے اور ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ الگ ہے۔

قائد حزب اختلاف: ڈپٹی سپیکر صاحب، آپ حوصلہ رکھیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی، اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ الگ ہے، آپ ہیلٹھ

ڈیپارٹمنٹ پر بات کر سکتے ہیں لیکن یہاں اس پر آپ بات نہیں کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اور کرپشن کی داستانیں سرے عام ہیں، کاش اگر اس وقت وزیر صحت میری بات

مانتے تو یہ تباہی آج نہ ہوتی۔ ابھی ایک اور واقعہ میں بیان کرتا ہوں، پشاور میں ایک وکیل کو بڑی بے دردی

کے ساتھ زود و کوب کیا، اگر ایڈمنسٹریشن اس وقت صحیح فیصلہ کرتی تو میرے وکیل وہاں پر تین چار دن روڈ

پر نہ ہوتے، جب آخر میں فیصلہ کیا تو وہی بات و کیلوں کی مانی گئی لیکن نقصان ہوا۔ جناب سپیکر، ایک اور

بات میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے یہاں پر بجٹ سمیچ میں بات کی، جھگڑا صاحب توجہ نہیں دے رہے

ہیں، خیر ہے چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، وہ توجہ دیں گے کہ آپ لوگ اساتذہ کی جو تقرری کر رہے ہیں یکم

جولائی سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، گورہ جی تاسو اس ایجوکیشن طرف تہ راغلی۔

قائد حزب اختلاف: یہ ایڈمنسٹریشن کی بات ہے، میں ایڈمنسٹریشن کی کٹ موشن پر بھی کر سکتا ہوں، میں

صرف ایڈمنسٹریشن کی Failure کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ جی، تاسو د Rules book کینی لبر (e) 144 او گوری۔

قائد حزب اختلاف: اب وہی بات جو میں نے ایڈمنسٹریشن کے بارے میں کی تھی، ابھی میں اس پر آتا ہوں کہ ابھی ہم سارے جائیں گے اور پھر دستخط کریں گے تو بات ہوگی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، تاسو د Rules book کبھی لبر (e) 144 اوگورئی۔
قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے، میں ایک اور آخری بات کر رہا ہوں کہ محکمہ ایڈمنسٹریشن کی صوبے میں نقصانات روکنے کے حوالے سے یہ ذمہ داری ہے کہ ہمارا پورا صوبہ جل گیا، درخت جل گئے، میرے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یرہ جی، دغہ کار خود فارست ڈیپارٹمنٹ شو، تاسو Improvement کوئی، ماتہ داسی لگی چھی تاسو تولی خبری پہ یو خانی کول غواړئ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: میں ایک اور بات بتاؤں گا۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، ماتہ تہ داسی لگی چھی تاسو تولی خبری پہ یو خانی کوئی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ایڈمنسٹریشن کی Failure پر میں کٹ موشن پر بات کروں گا، کچھ باتیں اس طرح ہیں کہ آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے تکلیف نہیں ہے، میں Rules کی بات کر رہا ہوں، درانی صاحب، میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ آپ Rule 144(e) پڑھیں، ہاں یہ بات بھی صحیح ہے کہ انہوں نے تقریباً تمام چیزوں پر باتیں کر لی ہیں۔ عاطف خان صاحب، میں آپ کو جواب دینے کے لئے آخر میں فلور دوں گا، ابھی باقی کٹ موشنز میں لے لوں تو پھر آپ Reply کریں گے۔ اب جناب صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salah ud Din: Thank you, Mr. Speaker. Often, when we need or when we ask for a room or accommodation in KP House, unfortunately, that is regretted and if the Secretary is around or anybody from that department is around, I am not going to blame them either, because the number of MPAs, since because of the merger of Ex FATA into KP, has increased and so the number is the same as the case with the bureaucracy as well, so they are struggling, we do understand that, but what I am wondering that since Ex-FATA has become part of Pakhtunkhwa, then how come that FATA House in Islamabad, why has that not become the part

of Pakhtunkhwa, or is that not the property of Pakhtunkhwa, may I ask? I am moving further, let me ask the concerned Minister, who owns that House at the moment? So, if the Province owns this, then we should, we should have access to that, to cater for the high number of MPAs or bureaucracy. Besides this, I have been informed that some employees in the KP House that do not belong to KP, instead of KP they belong to some other provinces, and I would like to have a response on this as well. First one, who owns KP FATA House? Who is controlling that and why we don't have access, why the government is reluctant to take its property or take the ownership of their property? Thank you, Mr. Speaker.

جناب ڈیپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مسٹر سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، سی ایم ہم ناست دے او پہ کت موشنز باندی د خبرو کولو غرض ہم دا وی چي د بجت Passage stage دے، ما مخکینی ہم ریکویسٹ کرے وو، بیا جنرل ایڈمنسٹریشن او دا ٲول ٲیر اہم Topics دی، تاسو بیا بیا اپوزیشن لیڈر صاحب تہ وئیل چي پہ جنرل ایڈمنسٹریشن باندی خبرہ اوکری، دا نظم ونسق دے، گورننس دے، اسٹیبلشمنٹ ٲیپارٹمنٹ دے، ایڈمنسٹریشن دے، پوسٹنگز ٹرانسفرز دی او Rules of Business جو رول دی، د گورننس پہ حیثیت باندی فیڈریشن سرہ د خپلی صوبی وکالت کول دی، بحث ظاہرہ خبرہ دہ بیا مونر پہ ایڈمنسٹریشن خبرہ کوؤ، پہ جنرل ایڈمنسٹریشن خبرہ کوؤ جناب سپیکر، سی ایم صاحب ہم ناست دے او زما خیال دا دے چي د کوم حکومت گورننس مؤثرہ وی او ہغہ Disciplined وی، ظاہرہ خبرہ دہ چي ہغہ گورنمنٹ بہ د Masses د پارہ یا د اولس د پارہ مقبول حکومت وی۔ تاسو سوچ اوکری چي Constitutionally Chief Executive چي دے دا د صوبی ہیڈ وی، لیڈر وی او ایڈمنسٹریشن چي دے دا Subordinate وی، نو آیا زہ نن دا ٲوس کولے شم چي د صوبی چیف ایگزیکٹیو محترم دلته راغلی دے نو مونر ورتہ ٲخیر راغلی ہم وایو او کوشش بہ ہم کوؤ چي د ہغوی د موجودگی نہ فائدہ ہم واخلو او د ہغوی احترام ہم اوساتو، خبرہ ہم Concrete and precise اوکرو خو زہ نن دلته نہ چیف سپیکری وینم، نہ دلته اے سی ایس وینم او پہ ٲول بجت کبني (ٲالیان)

زمونږ سرکاري دفتر کښې د بابائے قوم تصوير لگيدلے دے او هغه حکم کړے دے چې دا څومره نوکر شاهي خلق دی، دا به د رياست ملازمين وی او دا به د رياست پاکستان ملازمين وی۔ جناب سپيکر، د دې نه مونږه دا اندازه کولے شو چې زمونږ ايډمنسټريشن چې دے هغه د يو حکومت څومره ځان تابع گنږی، زما خيال دا دے چې نن دا ميډيا هم موجود ده او مونږ ټول هم په هاؤس کښې موجود يو، په دې ټول بخت چې ټولو ممبرانو د سکشن او کړو، ما نه دلته اے سی ایس ليدلے دے او نه دلته چيف سيکرټري موليدلے دے، آيا په داسې وخت کښې چې په ټوله صوبه کښې زما ځنگلات اوسوزيدل، آيا دا زما گورننس دے، تماشه کول زما گورننس دے؟ مونږ دا منو چې قدرتي آفات چې دی دا خو داسې وی چې حکومتونه نه شی کنټرول کولے، په ایمرجنسی کښې هغه شان انتظام اوکړی، تماشه کول خو هم ډير لوږي جرم دے او دا د Bad governance يوه نشانی ده۔ جناب سپيکر، زه به خبرې نه Repeat کوم، تاسو اوگورئ چې د دې ايډمنسټريشن ډيپارټمنټ سيکرټري او د اسټيبلشمنټ په دې درې نيمو کالو کښې څو پيرې ټرانسفر شو؟ په پوسټنگز ټرانسفرز کښې Duration ته نه شی کتلے، Tenure ته نه شی کتلے، څه بل څه پروسيجر نه وی، جناب سپيکر، د Good governance د پاره Tenure ډير زيات ضروری دے او پکار دا ده چې زمونږه حکومت په هغې باندې عمل در آمد اوکړی۔ د خيبر پختونخوا هاؤس خبره درانی صاحب هم اوکړه، د 2013ء نه تر اوسه پورې تاسو سوچ اوکړئ چې زمونږ د خيبر پختونخوا هاؤس اسلام آباد چې دے د هغه مخامخ ميريت هټل دے، هغه په څومره ايريا باندې پروت دے؟ مخامخ ورته مونږه يو او مونږه په څومره ايريا باندې پراته يو؟ جناب سپيکر صاحب، تاسو يقين اوکړئ چې په دې نهه کالو کښې کله هم، زه خو چرته تلے هم نه يم، چرته ميلمانه يا دوستان ريكويست اوکړی، ما خو چې کله هم ټيلي فون کړے دے، دا ټول ممبران به د دې خبرې گواهی کوی چې هيچا ته کمره نه ده ملاؤ، مونږه د سی ایم صاحب په نوټس کښې هم راولو، رپورټ زمونږه دا دے چې کومه دهرنا هلته کيږی يا د هغې چې کوم دا Use کيږی، جناب وزير اعليٰ صاحب به دا نه Mind کوی، دا هلته ټول بيخي په پوليتيکل سسټم باندې کيږی، مونږ نه پوهيږو چې دا کوم خلق

هلته پراته دی؟ بیا مونږ ته وائی چې دا بلاک هم بک دے، دا روم هم بک دے، بیا ریکارډ هم نه ورکوی۔ جناب سپیکر، پکار دا ده چې هغه زمونږ د آمدن یو لویه ذریعه هم ده، هغه زمونږ د صوبې یو ډیر لوئی سهولت دے، ضرورت دے خودغه ځائی زمونږ د آمدن ډیره لویه ذریعه هم ده، پکار دا ده چې هغې ته توجه ملاؤ شی۔ تاسو سوچ او کړئ چې مونږ په دې اسمبلی کښې قوانین جوړ کړو، په کالونو کالونو د هغې بیا Rules نه جوړیږی، زه به د یو لاء مثال تاسوله درکړم، چې د سینیټر سینیټرن چې کوم ایکټ جوړ شوی دے، د پرویز خټک صاحب حکومت دوران کښې جوړ شوی دے خو تر اوسه پورې د هغې Rules نه دی جوړ شوی، دا ذمه داری د چا ده؟ دا د ایډمنسټریشن نه ده؟ دا د اسټیبلشمنټ نه ده؟ دا د لاء نه ده؟ جناب سپیکر، پکار دا ده چې مونږ دا څیزونه Expedite کړو، قوانین جوړ شی، په کالونو کالونو د هغې Rules نه جوړیږی، زه تاسوله یو بل مثال درکوم، په 2010ء کښې Eighteenth amendment راغلی دے، زه به نن د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه تپوس او کړم چې په مرکز کښې منسټر وی، سیکرټری هم هلته روان وی، زما چیف سیکرټری هم هلته روان وی، د آئین Violation کوی، د پاکستان په آئین کښې ایجوکیشن ډیپارټمنټ چې دے دا Devolve شوی دے، انفارمیشن ډیپارټمنټ ته تاسو او گورنر، دلته د میډیا ملگری ناست دی، د اخباراتو Declaration، د اخباراتو آډټ، د اخباراتو سرکولیشن، د اخباراتو نور لوازمات، دا د صوبې اختیار دے، زمونږ سیکرټریز، زمونږ ایډمنسټریشن د آئین Violation کوی، دا نه ده پکار۔ څنگه چې د بابائے قوم تصویر ئے هلته لگولے وی، بیا د ریاست آئین، د پاکستان آئین چې دے هغه به لاگو کوی، قانون به هم لاگو کوی۔ تاسو او گورنر، دلته د دې بجز سیشن نه مخکښی یو ایکټ، یو لاء راغلله، د هیلې کاپټر استعمال چې دے چیف ایگزیکټیو ته Allowed دے او د سټیټ چې کوم علامت وی، گورنر صاحب ته Allowed وی، هغې کښې دوی لږه Window کهلاؤ کړه چې وزیران صاحبان به هم دا استعمالوی او سرکاری افسران به هم دا استعمالوی، جناب سپیکر، مونږ ته د دې صوبې وسائل هم معلوم دی، مونږ ته د دې صوبې جغرافیہ هم معلومه ده، خیر دے وزیر اعلیٰ صاحب هم ناست دے، مونږ محترمې خبرې

کوؤ، تاسو به هم لږ خيال ساتئ، دا جغرافيه مونږ ته معلومه ده، په دې صوبه کښې د ټولو نه لرې ضلع چې ده هغه ضلع چترال ده خو چې حکومت سره کوم گاډی دی، په سارهي پانچ گهټيو کښې حکومت هلته رسيدلے شی۔ جناب سپيکر، سوال دلته دا دے چې دلته زمونږه Throw forward 1332 ته رسيدلے دے، دا څنگه نظم و ضبط دے يا نظم و نسق دے چې مونږه يو طرف ته د کفايت شعارئ خبره کوؤ نو دا نه ده پکار، دا Window کهلاوېږي، هر افسر به هغه جهاز استعمالوي، هغه استعمال به صوبې ته ډير گران پريوخي، پکار دا ده چې په دې څيزونو باندې هم ايډمنسټريشن ضرور خيال اوساتي۔ تاسو او گورئ، دلته د سټينډنگ کمیټي ميټنگز وي، تاسو يقين او کړئ سی ایم صاحب چې د هغه سټينډنگ کمیټيو اجلاسونو ته يا خو د سيکشن افسران راځي يا که د ډيپارټمنټ نه يو ډمه وار سرے راشي نو هغه به دومره يو غير ډمه دار سټيټمنټ جاري کوي، کله به وائي چې زه خو پرون راغلي يم، کله به وائي زما خو مياشت اوشوه، زما غرض دا دے چې Constitutionally Chief Executive ته دا ټوله صوبه پابنده ده، دا ټول ستاسو Subordinates دي، پکار دا ده چې دلته ډسپلن قائم شی۔ زه تاسو له مثال درکوم، ستاسو په نوټس کښې هم او د وزير اعلي صاحب نوټس کښې هم راوړم، په ناران کاغان کښې دا د شهدد مچو کاروبار چې دے د دې سره پينځلس لکھه خلق وابسته دي او دا ټول پښتانه دي۔۔۔۔

جناب ډيپټي سپيکر: اوس د دې د ايډمنسټريشن سره څه تعلق دے؟

جناب سردار حسين: زما وروره، يوه هفته اوشوه چې هغه کاروبارونه د کاغان ناران اتهارتي سمندر ته ارتاؤ کړل، دا چا ارتاؤ کړل؟ دا اتهارتي نه دي؟ دا ايډمنسټريشن نه دے؟ زه د ايډمنسټريشن نه بهر خبره نه کوم، پکار دا ده چې مونږ په هغې باندې ايکشن واخلو او دا کيس سي ایم صاحب له راغلي دے، زما اميد دے، ان شاء الله دوئ به پرې هم ايکشن اخلي، کومو افسرانو دا کار کړے دے، پينځلس لکھه خلق زمونږ دې مگس بانئ سره وابسته دي، که هغوی هغه د پيټو، د مچو والا چې کومو ته دوئ پيټي وائي يا څه ورته وائي، هغه ئے گاډو کښې واچولې، نيم ئے سمندر ته ارتاؤ کړل او نيم ئے ورله مزدورانو، نوکرانو ته ئے اوټيل، هغه ئے ورله د هغه ځائې نه ور خلاص کړل، پرون راهسې دغه

غریبانان د دې اسمبلی نه چاپیره گرخی راگرخی او دا شکر دے چې سی ایم صاحب ته هم Approach شوے دے، زما دا امید دے چې دغه د کاغان ناران اتھارتیز چې کوم افسران دی، دا کوم عمل ئے چې کرے دے، د هغوی خلاف سخت نه سخت ایکشن واغستلے شی۔ تاسو او گورنر دا به څنگه د سپلن وی، دا به څنگه نظم و نسق وی؟ مونږ ته ټول د پیارپمنتس معلوم دی، مونږ ولې ایډهاک بهرتی کوؤ، مونږ ولې کنټرکټ بهرتی کوؤ؟ د پیارپمنت ته خپل ضرورت معلوم وی، د پیارپمنت دې د خپل ضرورت مطابق د سول سرونت ایکټ د لاندې ملازمتونه ورکوی۔ بیا څلور کاله تاسو او گورنر چې اسلام آباد ته بنی گاله ته استاذان تلی وو، درې ورځې هلته ناست وو، احتجاجونه ئے کول، هغه د دې صوبې ایمپلائز دی او جنګ په څه وو؟ جنګ په دې وو چې د کوم تاریخ نه مونږ اپوائنټ شوی یو، د هغه ورځ نه مونږه ریګولرائز کړئ، حکومت خبره منله یا نه منله خو خبره احتجاج ته لاړه، دا د گورننس د کمزورئ په وجه، مونږ هرگز دا نه وایو، مونږ تنقید کول نه غواړو، دا زموږ په شریکه صوبه ده، مونږ به ئے په شریکه سموؤ، که Financial matters دی، که Governance matters دی، که Political matters دی۔ جناب سپیکر، تاسو او گورنر، زه په یو افسر باندي تنقید کول نه غواړم، زما بذات خود به دا ریکارډ وی چې په دې اسمبلی کبني دا دریم سیشن دے، ما به لا تحریک استحقاق نه وی راوړلے خو تاسو دې نظم و نسق ته او گورنر، نن زموږه اے سی ایس دلته نه دے ناست، زه هغه ته هم خواست کوم، کمشنرانو صاحبانو ته هم خواست کوم، ټول ایډمنسټریشن ته هم خواست کوم چې د دې هاؤس هر ممبر خپل یو پریویلج لری، د لکھونو کرورونو انسانانو، شہریانو نمائنده خلق دی، زه د سی ایم صاحب توجه غواړم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه اوری جی، تاسو خپله خبره کوئ۔

جناب سردار حسین: سی ایم صاحب، کومه رویه چې افسران د منتخب ایم پی ایز سره کوی، د دې خبرې ملگرتیا به زما د حکومت ممبران هم اوکری، دا مناسب نه ده۔ جناب سپیکر، آخری پوائنټ سی ایم صاحب، زه پخپله هم منسټر پاتې شوے یم، مونږ په حکومت کبني هم پاتې شوی یو، مونږ په دې خبره پوهیږو چې د اسلام آباد نه مونږ ته څومره مشکلات دی، زما د صوبې ایډمنسټریشن په دې

خبره هم پوهه دے ، په دې خبره دې ځان هم پوهه کړې چې د پنجاب صوبې يو سيکشن افسر په ECNEC کښې په اسلام آباد کښې چې د پنجاب يا د خپلې صوبې څومره وکالت کوي هغه وکالت زما د صوبې چيف سيکرټري هم نه کوي ، آيا بحیثیت د ریاست د ملازم ، دا د هر کس ذمه داری نه ده؟ لهذا زمونږ د ټولو گزارش هم دے چې دا گورننس چې دے دا به زمونږه۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپټي سپیکر: دا خو ما اول او وئیل چې۔۔۔۔

جناب سردار حسین: آگے بھی پڑھو بھائی، آگے بھی پڑھو۔

جناب ڈپټي سپیکر: تاسو ته ما دا Article 144 وئیلے وو۔

جناب سردار حسین: Article 144 کو آگے بھی پڑھو، یہ بہت لمبا چوڑا ہے، اس میں۔۔۔۔

جناب ڈپټي سپیکر: زه به يو کار او کړم جی ، د اپوزیشن ټول ممبران ناست دی۔

جناب سردار حسین: اس میں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپټي سپیکر: يو منټ جی ، ټول ممبران به پرې لس لس منټه خبرې اوکړی ، ډائریکټ به پرې کټ موشن پاس کړو نو بڼه خبره به وی ، ځکه چې تاسو پرې په جمع ډائریکټ خبرې کوئ نو داسې به اوکړو۔

جناب سردار حسین: گوره ، دا خو بجه دے ، که دا بجه دلته په مشاورت جوړ شوی وے ، په مشاورت به پاس شوی وو ، که په Civilized society کښې د کومې اسمبلئ نه چې مونږ بجه پاس کوؤ نو آيا هغه بجه د اسمبلئ مخکښې راوړل پکار وو که نه وو پکار؟ خیر بیا هم زه خبره شارت کوم ، زما به خواست وی خپل نوکر شاهي ته ، خپل بیورو کریسی ته ، د ریاست ملازمینو ته چې مهربانی اوکړئ یو خو اسمبلئ ته غلط جوابونه مه رالیرئ ، یو اسمبلئ کښې حاضرې کوئ ، یو څنگه چې قائد اعظم بابائے قوم درته وئیلی دی چې د دې قوم خدمتگار شئ ، هغسې خدمتگار شئ څنگه چې بابائے قوم وئیلی دی ، یعنی د گورنمنټ به تاسو Subordinate یئ ، هم هغه شان Subordinate شئ۔ په اخره کښې به ورته خواست کوم چې د مظلوم پختونخوا په اسلام آباد کښې وکیلان جوړ شئ۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ زہ تمام ممبرانو تہ ریکویسٹ کوم چہ پہ بجت باندہی خیلہ خبری شارت اوکری، To the point، خبرہ کوئی حکہ چہ بحث Already شوے دے، نن صرف پہ کت موشنز خبری دی، بیا پرہی ووٹنگ دے نو خیلہ خبری شارت کوئی، کہ تاسو شارت خبری نہ کوئی نوزہ بہ ئے ڈائریکٹ ہاؤس تہ Put کوم، بس بیا بہ ئے پاس کوم، کہ تاسو ئے نہ شارت کوئی۔ جی ثمر بلور صاحبہ۔

Ms. Samar Haroon Bilour: Thank you Mr. Speaker, for letting me explain my cut motion and for presenting myself to the Finance Minister, who accused me being in Islamabad, I am very much here. I proposed a cut on the administrative budget of the province, because I think there is a lot of red tapism and misuse of funds.

ہم لوگوں کو بتایا گیا تھا کہ یہ Paperless Assembly ہوگی لیکن ہماری اسمبلی میں I think especially paper کا بہت زیادہ ضیاع ہوتا ہے، آج کل جو Climate Change ہے، جس طریقے سے Deforestation ہو رہی ہے اور Green cover ہم Lose کر رہے ہیں، جب ہمارے پاس یہ بجٹ سارا USB میں موجود ہے، ہمارے پاس اس کمپیوٹر میں موجود ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، تاسو پہ ایڈمنسٹریشن باندہی خبری اوکری۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: یہ ایڈمنسٹریشن ہی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ جی، دا ایڈمنسٹریشن نہ دے۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: یہ ایڈمنسٹریشن ہی ہے، یہ آپ کا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ہی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ جی، تاسو دلتہ د اسمبلی خبری کوئی، دا نہ دی پکار، دا د گورنمنٹ، دا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ والا دے۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: نہ نہ جی، تاسو اوگوری چہ دا شے د چرتہ نہ جو پیری، تاسو مونر باندہی پہ ہر خیز اعتراض کوئی، مونر تہ سم اووایٹی، بس مونر بہ پرہی خبری نہ کوؤ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ جی، میڈم، تاسو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ باندہی خبری کوئی شے، دا تاسو چہ کومپ د اسمبلی خبری کوئی، دا د دی سرہ Related نہ دی۔

محترمہ شہاروان بلور: I just wanted to make this point، چچی تاسو مونږ خبرو ته

نه پريږدئ نو تاسو په خپل طرز باندې اسمبلي اوچلوئ۔

جناب ډپټي سپيکر: تھينک يو۔ جناب ناراحمد۔

جناب ناراحمد: شکر به جناب سپيکر صاحب، زما په دې جنرل ايډمنسټريشن باندې

يو څو ټيوسونه دي، سي ايم صاحب ناست دے، يو خود خيبر پختونخوا هاؤس په

حواله باندې ډير زيات تفصيل سره خبره هم اوشوه، زه به هم په هغې خبره کول

غواړم، د چپه نمبر نه تر پندرې پورې په Old block کښې ماته دې اوس څوک هم

په تفصيل سره او وائې چې څومره ايم پي ايز په هغې کښې پاتې شوي دي؟ ايم پي

ايز هلته لار شي نو هلته ورته وائې چې دا بک شوي دي، دا تاسو ته نه ملاويږي۔

که مونږ ترې نه خپل ريکارډ غوښتلے دے مونږ ته ئے ريکارډ هم نه دے راکړے،

آيا دلته څوک څوک پاتې کيږي؟ د اے سي ايس په حواله به زه د خپل

ايډمنسټريشن ته دا خبره اوکړم چې زه لس وارې د اے سي ايس آفس ته ورغلے

يم، هغه مونږ سره هلته نه دے ملاؤ شوے، بابک صاحب گيله اوکړه چې هغه

اسمبلي ته نه راځي، د هغه آفس ته چې ورشې نو هغه خلقو سره نه ملاويږي، زه

وزير اعليٰ صاحب ته خواست کوم چې وزير اعليٰ صاحب له خپل ايډمنسټريشن

مضبوطول پکار دي، دلته دا کوم ايم پي ايز چې د دې صوبې اسمبلي ته راغلي

دي، دا د عوامو نمائندگان دي، بايد چې دوي له احترام ورکړي، مونږ چې کله

هم ورشو نو سيکرټري هم نه ملاويږي او دغسې زمونږ اے سي ايس هم نه

ملاويږي، په سيکرټريټ کښې چې څومره دفترې دي هلته مونږ سره بڼه سلوک نه

کيږي، لهذا تاسو دوي ته دا هدايات ورکړئ چې دوي د ايم پي ايز خيال اوساتي

او دې ايم پي ايز سره بڼه رابطه اوساتي، ځکه چې مونږ هلته ذاتي مسئلې نه

راؤړو، مونږ عوامي مسئلې راؤړو، هغوی عوامي مسئلو اوريدلو ته تيار نه

دي، لهذا دا دومره لوڼې بچت چې مونږ هغوی له ورکوؤ نو دا ضياع ده، دا په

دې غريب عوامو باندې بوجه دے۔ ډيره مننه۔

جناب ډپټي سپيکر: جناب فيصل زيب صاحب۔

جناب فیصل زبیر: شکریہ جناب سپیکر، پہ پختونخوا ہاؤس باندی خو تقریباً ڈیری خبری اوشوی او ہر ممبر خیلے خبری او کرے، دا د تولو یو مشترکہ مسئلہ دہ، سی ایم صاحب ہم ناست دے، منسٹر صاحب نے نوت کوی لگیا دے، پکار دہ چہی دا مسئلہ خو فوری طور باندی د ایم پی ایز د پارہ حل کرے شی۔ زہ Repetition نہ کوم خود پختونخوا ہاؤس کبھی چہی کوم د نوے کسانو بھرتیانہی شوے دی، صرف دا یو وضاحت غوارم چہی آیا پہ دیکبھی Minorities تہ خہ حصہ ملاؤ شوے دہ او کہ نہ دہ ملاؤ شوے؟ بس نور Repetition نہ کول غوارم، دا خبرہ Already پیش شوے دہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Atif Khan Sahib, reply.

جناب محمد عاطف (وزیر خوراک): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ میرے خیال میں یہ ساؤنڈ سسٹم بہت پرانا ہو گیا ہے، اگر یہ Change کر لیں، کیونکہ اس میں آواز کافی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کریں گے کہ اس کے لئے ہمیں سپیشل فنڈ دے دیا جائے کہ ہم اس کو Change کریں۔

وزیر خوراک: ٹھیک ہے۔ دوسری بات، آج مجھے بہت خوشی ہوئی کہ تقریر میں بایک صاحب نے چار دفعہ "بابائے قوم" کو مخاطب کر کے کہا، یہ اچھا ہوا ہے کہ تبدیلی آگئی ہے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے مان لیا ہے۔

وزیر خوراک: بایک صاحب نے قائد اعظم کو مان لیا ہے، یہ بہت اچھی بات ہے، خوشی کی بات ہے۔ پھر انہوں نے Rules of Business کی بھی کچھ باتیں کیں، بالکل ٹھیک ہے، Rules of Business کے حوالے سے یہ بعض اوقات پرابلز ہوتے ہیں، بلکہ ہماری پچھلی کیسٹ میسنگ میں چیف منسٹر صاحب نے چیف سیکرٹری کو انسٹرکشن دی تھیں کہ جتنی بھی Legislation ہوئی ہے، اس کے Rules of business کو ایک مینے کے اندر اندر فوراً بنائیں، اس میں تقریباً زیادہ تر ہو بھی گئے ہیں، اگر کوئی یکا دکارہ گیا ہو، کوئی پرابلم تھا، وہ Identify بھی ہو گیا ہے، ان شاء اللہ وہ بھی حل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور چیز جو ایم پی ایز کو زیادہ تر جو مشکلات ہیں، بالکل ٹھیک بات ہے، خیبر پختونخوا ہاؤس میں

Booking کے حوالے سے ان کا پہلا حق بنتا ہے، چاہے کسی بھی پولیٹیکل پارٹی کے ہوں، اس کے لئے بھی اگر کوئی طریقہ ہو سکتا ہے کہ ان کو Accommodation وہاں پر مل سکتی ہے، میرے خیال میں پہلا حق ایم پی اے کا ہے، چاہے وہ جس پولیٹیکل پارٹی کا ہو، اس کو Priority ملنی چاہیے۔ جناب سپیکر، کچھ چیزیں میں ریکارڈ کو Straight کرنے کے لئے کہوں گا کہ جتنے بھی میرے ذاتی دوست ہیں یا جاننے والے ہیں، مہمان ہیں، جس طرح آپ لوگوں کا حق ہے اسی طرح ہمارا بھی حق ہے، میرے پچھلے دنوں کوئی Guests آئے تھے، میں نے Personally ان کو اپنی جیب سے 95 ہزار روپے دیئے، اب یہ بات میں نے صرف اس وجہ سے کی، کیونکہ درانی صاحب نے ذکر کیا کہ سرکاری خرچے پر ہوتا ہے، یہ چیز میں Clear کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی وہاں پر اگر Guests ٹھہرتے ہیں، اب اگر قانون میں کوئی یہ پابندی ہوگی کہ پی ٹی آئی کے لوگ وہاں پر نہیں ٹھہر سکتے تو پھر تو اور بات ہے، باقی سارے ٹھہریں گے، پی ٹی آئی کے لوگ نہیں ٹھہریں گے، پھر تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جتنے بھی لوگ وہاں پر پی ٹی آئی کے ٹھہرتے ہیں یا کسی کے ذاتی ہیں، تو اس کا حکومت کے اوپر کوئی بوجھ نہیں ہے، وہ ہر ایک آدمی خود برداشت کرتا ہے، اس پر خیبر پختونخوا گورنمنٹ کا کوئی خرچہ نہیں ہو رہا۔ جو فنکشنز ہوئے ہیں اور جو ایک فنکشن کی بات کی، ابھی مجھے چیف منسٹر صاحب نے بتایا، بلکہ اس وقت اس فنکشن کے دوران اعلان بھی ہوا تھا، ہمیں پتہ تھا کہ اس پر شاید اپوزیشن کی طرف سے پھر یہ آئے کہ جی یہ سرکاری خرچے پر کر رہے ہیں، میرے خیال میں اگر آپ لوگوں نے کچھ اس میں Participate بھی کیا ہو تو اسی وقت یہ سٹیج پر ہی Clarify کر دیا جاتا ہے، اس فنکشن پر جتنا بھی خرچہ ہے وہ پارٹی کی طرف سے ہو رہا ہے، خیبر پختونخوا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خرچہ نہیں ہو رہا (تالیاں) اور Fuel prices کی یا Cut کی بات کی گئی کہ صوبے میں جو Cut لگا ہے یا باقی صوبوں میں منسٹرز کے، چیف منسٹر نے Already thirty five percent کی انسٹرکشنز دی ہوئی ہیں کہ جتنے بھی منسٹرز ہیں ان پر Thirty five percent cut لگا دیا گیا ہے، جتنے بھی منسٹرز ہیں اور ایڈوائزر ہیں ان کے جو بھی Expenses ہیں، ان پر بھی Cut لگا دیا گیا ہے اور منگائی کے حوالے سے بات ہوئی کہ جی Cut تو لگنا چاہیے لیکن Practically کیا اقدامات ہوئے ہیں؟ اس بات کی بھی بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ سارے تقریباً وفاقی حکومت کا حصہ ہیں، پتہ نہیں کہ گیارہ پارٹیاں ہیں یا تیرہ پارٹیاں ہیں، یاد بھی نہیں ہے، اے این پی تھوڑا سا چھپ چھپا کے گزر رہی ہے، نہ وہاں پر نظر آتی ہے نہ یہاں پر نظر آتی ہے، ان کی Clarity نہیں ہے کہ وہ اس وقت پی ڈی ایم میں ہے یا نہیں ہے، گورنمنٹ

میں ہے یا نہیں ہے؟ باقی تو سارے ہیں، ہمیں خود بھی نہیں پتہ کہ اے این پی اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کا حصہ ہے کہ نہیں ہے یا پی ڈی ایم کا حصہ ہے کہ نہیں ہے؟ کیونکہ وہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ کسی طریقے سے اس سے بچا جاسکے (تالیاں) اور درانی صاحب نے جو کہا کہ مہنگائی ہے، ہماری حکومت پر سب سے زیادہ جو الزام لگتا تھا وہ مہنگائی کا لگتا تھا کہ جی نااہل ہیں، نالائق ہیں، ان کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ دیکھیں ڈالر کا یہ ریٹ اتنا ہو گیا ہے، پیٹرول کا ریٹ اتنا ہو گیا ہے، حالانکہ میرے خیال میں ہم نے کوئی دو سال میں تیل کو صرف ساٹھ روپے مہنگا کیا تھا، میرے خیال میں ان کے کوئی ساٹھے تین مہینے بھی نہیں ہوئے۔۔۔۔۔

ایک آواز: دو مہینے۔

وزیر خوراک: دو مہینے کے اندر اندر کوئی پیٹرول تو نوے (90) روپے مہنگا کر دیا ہے۔ ایک سو بیس (120) روپے، اور اسی طرح اسی (80) روپے پیٹرول مہنگا کر دیا ہے، میں صرف اس بات پر، یہ اچھا ہے کہ انہوں نے بھی کہا کہ مہنگائی ہو گئی ہے، تو سوال صرف یہ ہے کہ جو یہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس بڑی Experienced team ہے اور پتہ نہیں کہ کوئی سقراط ہے بقراط ہے، وہ جب آئیں گے تو ڈالر ایک سو پچیس (125) کا ہو جائے گا، پیٹرول سستا ہو جائے گا اور پتہ نہیں کیا کیا ہوگا؟ بجلی بھی سستی ہو جائے گی اور ملے گی بھی، میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ سستی تو چھوڑیں وہ تو ڈبل ہو گئی ہے، ملتی بھی نہیں ہے، اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، بارہ بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، پیٹرول کا ریٹ دیکھ لیں یا ڈالر کا ریٹ، میرے خیال میں دو سو چودہ (214) روپے پر ڈالر کا ریٹ پہنچ گیا ہے، شاک انکپیچج دیکھ لیں، کہاں سے کہاں گیا؟ Foreign currency reserves جو ہوتے تھے، وہ ابھی پچیس ارب سے کم ہو کر وہ نو ارب رہ گئے ہیں۔ اسی طرح ایکسپورٹ کا دیکھ لیں، ایکسپورٹ ہمارے دور میں اکتیس ارب تک چلی گئی تھی، ابھی پتہ نہیں اس وقت ایکسپورٹ کی کیا سیچویشن ہے؟ جی ڈی پی تقریباً چھ فیصد پر Growth کر رہی تھی لیکن ان کو صرف یہ چیز ضرور ہے کہ خیبر پختونخوا ہاؤس میں ان کو پی ٹی آئی کے لوگ برے لگتے ہیں کہ وہ آتے ہیں، وہاں پر میٹنگ کرتے ہیں، خرچہ بھی اپنا کرتے ہیں لیکن سندھ ہاؤس کا بھی یہ ذکر ضرور کرنا چاہیے کہ وہاں پر جانوروں کی نہیں انسانوں کی بولی لگی گئی (تالیاں) اور پوری قوم نے اس کا تماشہ دیکھا، اس پر کوئی ایکشن نہیں، کسی کی طرف سے کوئی بات نہیں، کم از کم یہ چیزیں بھی دیکھنی چاہئیں۔ ہیلی کاپٹر کی بات ہوئی کہ ہیلی کاپٹر، جناب سپیکر، یہاں پر کچھ پرانے منسٹرز صاحبان بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بتائیں کہ آیا یہ

ہیلی کاپٹر Use نہیں کرتے تھے؟ بالکل کرتے تھے، ہیلی کاپٹر تو ہوتا ہی اسی مقصد کے لئے کہ کام کے لئے Use ہو، چیف منسٹر کا نام قیمتی ہوتا ہے، کوئی ایمر جنسی سیچویشن ہوتی ہے، یہ بھی میں Clear کرتا ہوں کہ یہ دونوں ہیلی کاپٹر ان دونوں کے ادوار میں خریدے گئے تھے، ہمارے دور میں کوئی ہیلی کاپٹر نہیں خریدا گیا، (تالیاں) اگر چیف منسٹر Illegal کسی کو اتھارٹی دیتا ہے کہ آپ کسی مقصد کے لئے ہیلی کاپٹر کو Use کر لیں، اگر Officially اس کا ایک قانون بنایا جائے کہ چیف منسٹر جس کو مناسب سمجھتا ہو، منسٹر ہوں یا کسی اور کو، تو آیا اس ہیلی کاپٹر میں پہلے کبھی سیاسی پارٹیوں کے لیڈرز یا منسٹر نہیں پھرے ہیں؟ اگر ایک چیز Legal طور پر ہو سکتی ہے تو یہ اچھا نہیں ہے؟ اگر اس وقت کی تصاویر کسی کے پاس نہیں ہیں تو میں ان کو بھیج دیتا ہوں، واٹس ایپ کر دیتا ہوں کہ اسلام آباد سے دیگیں پکا کر مری اور نار ان میں وزیر اعظم کے کھانے لے کر جاتی تھیں، ابھی درانی صاحب۔۔۔۔۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، آپ نے بیس منٹ باتیں کیں، انہوں نے تو دس منٹ بھی نہیں کی ہیں۔
وزیر خوراک: درانی صاحب نے یہ اچھی بات کی کہ غلطیاں ہوتی ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ توبہ کر لینا
چاہیے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب نے جو سوالات پوچھے ہیں۔
وزیر خوراک: اگر پھر توبہ کر لی ہے، بہت اچھی بات ہے، یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ آئندہ اس طرح
کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، آپ نے سب سوالات پوچھے ہیں، اب عاطف خان آپ کو ان کے جوابات
دے رہے ہیں، آپ نے بیس منٹ سے زیادہ باتیں کیں، ابھی ان کے دس منٹ بھی نہیں ہوئے۔
وزیر خوراک: اچھا، آخری بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھی بات ہے، ایک منٹ ایک منٹ، بہت اچھی بات ہے، انہوں نے خود کہہ دیا ہے،
اچھی بات ہے۔

(شور)

وزیر خوراک: آخری بات، میں آخری بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب، یو منٹ، زہ ورلہ جواب ورکوم۔ جناب خوشدل خان صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے کہ اس میں ڈیپٹی کی کوئی بات نہیں ہے، یہ صرف کٹ موشنز کے لئے ہیں، ابھی تک یہ جو کہہ رہے تھے، پتہ نہیں یہ کیا چیز تھی، کیا وہ ڈیپٹی نہیں تھی؟ یہ بات کر رہے ہیں تو وہ ڈسکشن ہے، یہ جب کر رہے ہیں، میرے خیال سے یہ کوئی گانے گارہے ہیں۔

(تالیاں)

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب، میں شارٹ کرتا ہوں، میں اپنی بات شارٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جواب ورک رہ۔

وزیر خوراک: میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بتا دیا تھا کہ آپ Rule 144(e) پڑھیں۔

وزیر خوراک: میں آخر میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، ریکویسٹ ورتہ اوک رہ چہ کت موشنز Withdraw کری۔

وزیر خوراک: یہ صوبے کی Interest کی بات ہے کیونکہ منگائی بہت زیادہ ہے، انہوں نے خود بھی ذکر کیا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: انہوں نے کہا کہ اس کے لئے کیا کیا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، ریکویسٹ ورتہ اوک رہ چہ Withdraw کری۔

وزیر خوراک: میں ان کو صرف منگائی کی بتا دیتا ہوں، صوبے کے فائدے کے لئے، اس پر میں چیف منسٹر صاحب کا، فنانس منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ منگائی بہت زیادہ ہے، لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ جناب سپیکر، یہ حقیقت ہے، یہ پوچھ رہے ہیں کہ منگائی کے لئے کیا کیا ہے؟ منگائی کے لئے صرف آٹے کی مد میں Normally ہم نے دس بارہ ارب یا چودہ ارب کی سبسڈی دی ہے، پچھلے سال سرکاری

گیارہ سو روپے ریٹ تھا، ہم نے اس دفعہ وہ نو سو ساٹھ (960) روپے رکھا ہے، اس دفعہ ہم گیارہ (11) لاکھ ٹن کے بجائے چودہ (14) لاکھ ٹن خرید رہے ہیں، اس پر صوبائی حکومت کی جو سبسڈی لگے گی، وہ اس وقت چونتیس یا پینتیس ارب روپے ہوگی جو کہ صوبائی حکومت کی طرف سے لگے گی۔ اس کے علاوہ نوڈ کارڈ شروع کیا جا رہا ہے جو کہ پچاس (25) لاکھ لوگوں کو اکیس (21) سو روپیہ Monthly ملے گا، First July سے وہ Distribute ہونا شروع ہو جائے گا، یہ اکیس (21) سو روپے Per month پچاس (50) لاکھ لوگوں کو ملیں گے، اس کے تقریباً اٹھائیس (28) ارب روپے ہیں، یہ ٹوٹل ملا کر یہ سبسٹھ (65) ارب روپیہ اس صوبے کا لگے گا، صرف غریب آدمی کو سہولت دینے کے لئے نوڈ کارڈ بنے گا اور دوسرا یہ سبسڈی، آخر میں میری صرف یہ ریکویسٹ ہے، کیونکہ یہاں پر فیڈرل گورنمنٹ کی سارے Representatives بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے میری صرف یہ ریکویسٹ تھی کہ جو ہم چونتیس (34) ارب یا پینتیس (35) ارب روپے دیں گے، اس میں پرائم منسٹر شہباز شریف صاحب نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ ہم خیبر پختونخوا کو سستا آٹا دیں گے، انہوں نے کہا تھا کہ میں اپنے کپڑے بیچ دوں گا، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنے کپڑے نہ بیچیں، ہم جو صوبے کی طرف سے چونتیس (34) ارب روپے دے رہے ہیں اور اٹھائیس (28) ارب روپے دوسرے، اس میں سے Fifty percent، آدھے پیسے وہ وفاق کی طرف سے دے دیں، آدھے ہم اپنی طرف سے دے دیں گے، اگر وہ نہیں دیں گے تو یہ ساری ہماری Responsibility ہے، سارے ہم ہی دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ لیکن میری صرف یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ جو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Cross talk نہ کریں۔

وزیر خوراک: دیکھیں، Simple سی بات ہے، انہوں نے خود Commitment کی کہ میں سستا آٹا دوں گا، اس کے لئے پینسٹھ (65) ارب روپے ہم نے رکھے ہیں، میں دوبارہ ان سے ریکویسٹ کروں گا، میں انہیں Official letter بھی لکھوں گا کہ یہ Commitment آپ کی تھی، وہ پیسے آپ صوبے کو سستے آٹے کے لئے دے دیں، اگر وہ نہیں دیں گے تو یہ ہماری Commitment ہے کہ ہم اپنے صوبے کے عوام کو ضرور وہ سبسڈی پوری کر کے دیں گے، ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، د کت موشنز Withdraw کولو د پارہ ورتہ ریکویسٹ اوکری۔

وزیر خوراک: اب اگر یہ Withdraw کر لیں تو اچھی بات ہوگی، ان سے ریکویسٹ ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: عاطف خان صاحب نے ہم سب کو مخاطب ہو کر کہا کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مہنگائی پہلے تھی کہ ابھی ہے؟ جناب سپیکر، میں ان کو تھوڑا سا دو جملوں میں بتانا چاہتا ہوں، بڑے ادب کے ساتھ، ان کے ساتھ ہمارا پیار بھی ہے، وہ کون تھا جس نے خودکشی کی بات کی تھی کہ آئی ایم ایف کے پاس جاؤں گا تو میں خودکشی کروں گا، ان کا نام بتادیں؟ (تالیاں) ابھی انہوں نے جو معاہدہ کیا ہے وہ میڈیا پر آ گیا ہے، اگر آج وفاقی حکومت اس Commitment کو پورا نہ کرتی تو آپ کا ملک سری لنکا بنتا لیکن میں ابھی آپ کو بتا دوں، ایک خوشی کی بات بتا رہا ہوں کہ ان شاء اللہ گھی سستا ہو گیا ہے، میں بھی وہاں پر وفاق کی میٹنگ میں بیٹھتا ہوں، چھ مہینے کے بعد۔۔۔۔۔
(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لیں، سن لیں۔

قائد حزب اختلاف: چھ مہینے آپ انتظار کریں، چھ مہینے میں ان شاء اللہ جو آپ نے مہنگائی بنائی ہے، یہ ساری ہم سستی کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، تاسو کت موشن Withdraw کوئی، تاسو Withdraw کرو؟

قائد حزب اختلاف: پہ دہی مونبر کت موشن نہ واپس کوؤ، پہ دہی بانڈی ووتنگ کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہ دہی ووتنگ کوئی؟

قائد حزب اختلاف: او، پہ دہی ووتنگ کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نکمت، آپ Withdraw کر رہی ہیں؟

محترمہ نکمت یا سمین اور کرنی: میں نے تو پہلے ہی Withdraw کر لی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب، Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, withdrawn. Ms. Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر، زہ بہ ہم Withdraw کریم خو ما ہم یو خبرہ کولہ چہ وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، د کومو خرچو خبرہ چہ ما او کرہ نو پکار دہ چہ دا کمہی کرے شی چہ خومرہ زمونہ د سرکار خرچہ دی، دا پہ صوبہ ڍیر زیات بوجہ دے، د دہی حوالہ سرہ لہر Clear کری چہ دا دہی کمہی کرے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ووٹنگ، درانی صاحب نے کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، جو بات میں نے کی تھی، سرکاری ملازمین کے حوالے سے کہ ان کو جو گھروں کی Allotment ہے، غریب لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، وہ عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں، اس پر عاطف خان صاحب نے کوئی بات ہی نہیں کی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Withdraw کرنا چاہ رہے ہیں یا ووٹنگ کرنا چاہ رہے ہیں؟

سردار اورنگزیب: میں تو بات کر سکتا ہوں، اگر آپ مجھے بات کرنے دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات آپ نے کر لی ہے، آپ دوبارہ وہ لیلیٰ مجنون کی کہانی سنا رہے ہیں، آپ Withdraw کر لیں گی۔

سردار اورنگزیب: میں اس طرح زبردستی Withdraw نہیں کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا ٹھیک ہے پھر ووٹنگ ہو جائے گی۔

سردار اورنگزیب: آپ مجھ سے زبردستی Withdraw کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، تاسو Withdraw کوئی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ووٹنگ کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Voting?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نارگل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، کٹ موشن میں یہ ہوتا ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو اس کا جواب دیا جاتا ہے، کسی کو جواب نہیں دیا گیا، ہم اسی لئے ووٹنگ پر مجبور ہو گئے ہیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ووٹنگ کر رہے ہیں، ٹھیک ہے۔ ریجانہ اسماعیل صاحبہ۔
 محترمہ ریجانہ اسماعیل: ووٹنگ کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ووٹنگ کرائیں، ٹھیک ہے۔ حمیرا خاتون صاحبہ۔
 محترمہ ریجانہ اسماعیل: مجھے بھی میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ملا، میں نے تو بیورو کریسی پر اتنی بڑی بات کی، پھر ووٹنگ ہی کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ بلاول آفریدی صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: ووٹنگ کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: مونبر، تہ ہم جواب نہ دے ملاؤ شوے، ووٹ پر پی کوؤ، دا خو پکار وہ چہی دوئی زمونبر پہ فریاد خہ خبرہ خوئے کپری وے کنہ، ووٹ بنہ دے او کنہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Ji, voting.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، مہربانی۔ سی ایم صاحب خوراغلی دے خو عاطف خان یو ڊیر اہم سوال اوکرو، زما خیال دا دے چہی زمونبر د اسمبلی پہ یو بنہ ماحول او ڊیر پہ بنہ انداز کبھی ئے ہم اوکرو، یو خو عاطف صاحب وائی چہی شکر دے چہی بابائے قوم ئے او منلو، نوزہ عاطف خان تہ دا وایم چہی د بابائے قوم یوہ خور وہ، د ہغی نوم فاطمہ جناح وو، ہغہ پہ ڊی ملک کبھی الیکشن تہ ولا رہ وہ، د عاطف خان د نالج د پارہ چہی ولی خان بابا د ہغی ایجنٹ وو او فاطمہ جناح بی بی وٹیلی وو چہی کہ ولی خان بابا زما د جلسی صدارت نہ کوی نوزہ ہغہ جلسی لہ نہ راخم۔ (تالیاں) نوزمونبر تاریخ ڊیر معلوم دے، مونبر د سلو کالو نہ یو۔ دویمہ دا چہی عاطف خان او وٹیل چہی تاسو حکومت کبھی

یئى که په حکومت کښې نه یئى؟ نو عاطف خان، د عوامی نیشنل پارټی د پاره او د پختونخوا د پاره د این ایف سی ایوارډ، په صوبائی خودمختاری، د اتلسم ترمیم په منلو او نه منلو، د افغانستان په لاره د تجارت د بندولو، د دې ټولو ایشوز د پاره دا معنی نه لری چې د پختونخوا د پاره عمران خان صاحب په حکومت کښې دے او که شهباز شریف صاحب په حکومت کښې دے، تاسو درې نیم کاله په اقتدار کښې وئ، زه خو وایم چې مونږ یو او که مونږ نه یو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس زر ئے او وایئى جی۔

جناب سردار حسین: تاسو درې نیم کاله په اقتدار کښې وئ، مونږ ته د بجلئى حق ملاؤ نه شو، مونږ ته د کیس حق ملاؤ نه شو، زمونږه صوبې ته خپل حقوق ملاؤ نه شو، په دهشت گردئ باندې مونږ سره څوک نه ژاړی، د افغانستان د تجارت لارې مونږه او تاسو ته څوک نه کهلاوئ، نو ته او گوره چې مونږ کوم ځانې ولاړ یو۔ جناب سپیکر، مونږ بالکل د حکومت اتحادیان یو خو په حکومت کښې برخه دار نه یو۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تهپیک ده جی۔

جناب سردار حسین: او دا ضرور وایو چې عوامی نیشنل پارټی په دې ملک کښې د آئین د بالادستی د پاره۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تهپیک ده جی۔

جناب سردار حسین: د قانون د عمل داری د پاره۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تهپیک ده جی۔

جناب سردار حسین: په آئین باندې د عمل درآمد د پاره۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو پوائنټ راغلو جی۔

جناب سردار حسین: که د پی ټی آئی والا پرې عمل درآمد کوی که نه نو عوامی نیشنل پارټی به په دوئ هم شاباش وائی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو په دې ووټنگ کوی که Withdraw کوی؟

جناب سردار حسین: ما واپس کرو جی، سی ایم صاحب راغلیے دے نوزہ د هغوی په خاطر واپس کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ، صحیح دہ۔ ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر بارون بلور: Withdraw کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ نثار احمد صاحب۔

جناب نثار احمد: زہ ہم Withdraw کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مننہ۔ فیصل زیب صاحب۔

جناب فیصل زیب: Withdraw کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ابھی Put کرتا ہوں، چونکہ تمام آئزبیل ممبر نے جو کٹ موشنز پیش کی ہیں، اس کی Amount different ہے، اگر میں ایک ایک اماؤنٹ لوں گا تو اس پر ٹائم لگے گا، جس نے سب سے زیادہ اماؤنٹ لکھی ہے تو وہ سب کے لئے شمار کی جائے گی، وہ ایک ایک دفعہ میں اناؤنس کرتا جاؤں گا، میں جب اناؤنس کروں گا تو وہ سب کے لئے ہوگی۔

Mr. Deputy Speaker: Now, I put these cut motions to vote? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The cut motions are defeated; therefore, the question before the House is that Demand No.2 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 2 is granted. Demand No. 3: Honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 3.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 ارب 19 کروڑ 25 لاکھ 70 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2023ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آؤٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved: that a sum not exceeding of rupees 04 arab, 19 crore, 25 lac and 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2023, in respect of Finance, Treasuries and Local Fund Audit.

Cut motions: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں پانچ ہزار کھوٹی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Mehmood Ahmad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں پچاس روپے کھوٹی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Ms. Shagufta Malik, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر، میں دس لاکھ کھوٹی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr. Mir Kalam Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں ایک سو روپے کھوٹی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Naema Kishwar Khan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ نعیمہ کسور خان: جناب سپیکر، میں دو ہزار روپے کھوٹی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Inayatullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، میں ایک کروڑ روپے کھوٹی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Mr. Muhammad Naeem, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

(Not present) it lapsed. Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mian Nisar Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 3 پر دس لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Sirajuddin, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Mr. Bilawal Afridi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Mr. Shafique Afridi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Sardar Muhammad Yousaf Zaman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب احمد کندی: جناب سپیکر، میں تیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty only. Mr. Ranjeet Singh, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر، میں پچاس لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Ms. Baseerat Khan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ بصیرت خان: جناب سپیکر، میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Bahadar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب بہادر خان: جناب سپیکر، میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Akram Khan Durrani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Salahuddin, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker, I propose a one million cut motion please.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one million only. Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

تاسو خپل مائیک ته راشی جی، تاسو به خپل سیټ ته راخی، تاسو به د خپل سیټ نه او د خپل مائیک نه به کوئ۔ ابھی کچھ دیر پہلے مجھے کچھ ایم پی ایز نے کہا تھا کہ سی ایم صاحب اپنے ایم پی ایز یا منسٹرز کو ٹائم نہیں دے رہے، یہاں پر بھی لگ رہا ہے کہ درانی صاحب اپنے اپوزیشن کو لیگز کو ٹائم نہیں دے رہے۔

جناب سردار حسین: مہربانی سپیکر صاحب۔ زہ پانچ سو روپے کٹ موشن پیش

کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Shakeel Bashir Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Ms. Samar Haroon Bilour, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

Ms. Samar Haroon Bilour: Mr. Speaker, I propose ten thousand cut motion only.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Ms. Shahida, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر، میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Nisar Ahmad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب نثار احمد: جناب سپیکر، میں ایک لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، زہ خیل کٹ موشن واپس اخلم خویو تجویز ورکوم، ہفہ دادے چپی دا کوم سکیمونہ وزیر خزانہ صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہفہ بہ، زہ تائم درکوم جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: زہ خو کٹ موشن واپس اخلم، بیا پکبنپی بحث نہ کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی، تاسو چپی دا واغستلو، بس مہربانی۔

Mr. Faheem Ahmed, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Hafiz Isam-ud-Din, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3. (Not present) it lapsed. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں فنانس ڈیپارٹمنٹ پر کبھی بھی کٹ موشن نہیں لے کر آتی، میں کٹ موشن نہیں لگانا چاہتی تھی مگر ایک مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے جتنے بھی بلز ہیں، میں نے اس دن اپنی تقریر میں بھی یہ بات کی تھی کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے جتنے بھی بلز ہیں، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے واپس کر دیئے ہیں، میں فنانس منسٹر کی اس یقین کی دہانی پر اپنی کٹ موشن واپس

لوں گی ورنہ میں اس پر ووٹنگ کرواؤں گی۔ جناب سپیکر صاحب، اسمبلی سیکرٹریٹ حکومت کا حصہ نہیں ہے، میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یہ ایک Autonomous body ہے، اس کے بلز فنانس ڈیپارٹمنٹ کبھی بھی واپس نہیں کر سکتا، فنانس کمیٹی اسمبلی سیکرٹریٹ کا بجٹ پاس کرتی ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ اس میں اس وقت تک تبدیلی یا کوئی بھی act نہیں کر سکتا جب تک کہ فنانس کمیٹی اسمبلی کی اس میں خود تبدیلی نہ کرے، فنانس کمیٹی Article 88 read with article 127 کے تحت وجود میں آئی ہے، اس آرٹیکل کو نہ کوئی چھیر سکتا ہے اور نہ کوئی تبدیل کر سکتا ہے، یہ بل واپس کرنا ان آرٹیکلز کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، ابھی بھی اسمبلی کے جتنے بلز پینڈنگ پڑے ہوئے ہیں، جناب سپیکر، میں فنانس منسٹر اور ان کے ڈیپارٹمنٹ سے یہ ریکویسٹ آپ کے توسط سے کرتی ہوں کہ ان کو فوراً ریلیز کیا جائے، ابھی بھی اسمبلی کے جتنے بھی بلز ہیں وہ پینڈنگ پڑے ہوئے ہیں، اسمبلی ملازمین کو بھی محکمہ فنانس کی طرح تین اعزازیہ کے منظور ہونے کا اعلان بھی کیا جائے۔ میں ایک اور سوال آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں، آیا ہمارے اسمبلی کے ملازمین، اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین سول سروسٹس ہیں یا نہیں؟ ہاؤس میں اس کو Clear کیا جائے، جب تک مجھے میری باتوں کا جواب نہیں دیں گے، میں اپنی کٹ موشن واپس نہیں لوں گی، یہ میں نے اس دن اپنی سٹیج میں بھی کہا تھا، مجھے اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ جناب سپیکر صاحب، آرٹیکلز کے ساتھ چھیر چھاڑ کر ناوہ تو نہ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے اور نہ فنانس منسٹر کا کام ہے، اگر یہ اس پر پورا نہیں اتریں گے تو فنانس منسٹر پر بھی پریوینٹ موشن لے کر آؤں گی، ان کے ڈیپارٹمنٹ پر بھی میں پریوینٹ موشن لے کر آؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر، فنانس کے حوالے سے منسٹر صاحب سے ایک دو ریکویسٹس ہیں، اگر وہ Explain کریں کہ ابھی تک یہ ریلیز جو جون میں ہوئی ہیں، خزانہ بند ہے، ادھر سے Punching نہیں ہو رہی، کیا وجہ ہے، آیا ان کے پاس کیش نہیں ہے؟ یہ پورے صوبے کا نہیں، سب ڈیپارٹمنٹس کا مسئلہ ہے۔ دوسرا، جو ریلیز ہوئی ہیں، کیوں پیسے نہیں دے رہے ہیں؟ سیکنڈ یا کچھ اور لوگوں کو دے رہے ہیں، اس کا بھی ذرا Reason بتادیں؟ دوسری بات ریلیز کی ہے، جو اے ڈی پی ہے، ابھی First quarter ہے اور وہ انہوں نے سارا یکدم ریلیز کیا ہے لیکن جو Ongoing schemes ہیں وہ فنانس منسٹر کر سکتا ہے کہ جو اسکیمیں Incomplete ہیں وہ Complete ہو جائیں۔ دوسرا یہ

Explain کر دیں کہ ابھی جو جون میں یہ مسئلہ ہوا ہے، آیا ان کے پاس کیش نہیں ہے، خزانے میں کیا مسئلہ ہے جو ابھی تک مسئلہ چل رہا ہے؟ تھینک یو۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: منندہ جناب سپیکر صاحب، پہ فنانس باندی چپی کوم کت موشن مونبر لگولے دے نو ڊیر بلھا شے Reasons دی، یو خو یرون زمونبرہ فنانس منسٹر ڊیر پہ فخر سرہ دا کاپی داسی اوچتہ کرہ چپی دا یو پولیٹیکل بجٹ دے او دا د پی تی آئی منشور دے، زہ صرف دا خبرہ کوم چپی منسٹر صاحب کیدے شی چپی پہ ہغہ وخت کبھی دے لا پہ پارٹی کبھی نہ وو، خکہ چپی د دوی پہ منشور کبھی چپی کوم د تین سو پچاس (350) ڊیمونو خبرہ شوپی وہ او د دوی پہ منشور کبھی کومہ د نوکرو او د پچاس لاکھ کورونو خبرہ شوپی وہ نو ہغہ مونبرہ پہ دیکبھی او نہ لیدل، زہ دا وایم چپی آیا ہغہ ترپی نہ دوی ویستلی دی کہ خہ وجہ دہ؟ بلہ خبرہ دا دہ چپی د فنانس ڊیپارٹمنٹ کوم د قانون سازی حوالی سرہ خبرہ کیری نو گوری کلہ چپی یو قانون جو ریزی، یو Bill اسبملی تہ راخی، پکار دا دہ چپی پہ ہغہ وخت کبھی فنانس ڊیپارٹمنٹ وائی چپی پہ دپی Bill کبھی دا دا Financial implications دی، اوس چپی کلہ Bill تیار شی، ہغہ پاس شی، ایکٹ شی او بیا پہ ہغی باندی د عمل کولو د Implementation process شروع شی نو بیا فنانس ڊیپارٹمنٹ دا خبرہ کوی چپی دا خو پہ دیکبھی Financial implications دی، دا دا مسئلہ دی، نو ہغہ پہ بلونو کبھی، پہ ایکٹ کبھی چپی کوم رکاوٹ راخی ہغہ د فنانس د طرف نہ وی۔ زما بہ فنانس منسٹر تہ دا خواست وی چپی دا ڊیرہ مهمہ خبرہ دہ، خو پورپی چپی قانون سازی اوشی او ہغہ Implementation بیا نہ کیری نو د ہغی Main وجہ دا دہ چپی کلہ ہغوی تہ پیسپی نہ ملاویری، دا پکار دہ چپی کلہ تاسو Bill راوری نو ہغہ وخت Clear کوئی۔ بلہ چپی کومہ اوس پہ جون کبھی خومرہ ہم منصوبی دی، د ہغی پہ پیسو باندی چپی کوم Lock لگیدلے دے، تول تھیکیداران چپی دی ہغوی Protest کوی، دا ہم د فنانس ڊیپارٹمنٹ ہغہ دے، پکار دہ چپی پہ دپی باندی ہم خبرہ او کرے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں تیمور صاحب کی توجہ صرف ایک بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یہ جو دو تین باتیں ہو رہی ہیں کہ صوبے کے اکثر فنڈز Lapse ہو جاتے ہیں، اگرچہ ان میں Capacity ہے، ان میں اہلیت ہے لیکن مجھے حیرانگی اس بات پر ہے کہ یہ کیسے ہوتا ہے، کیوں ہوتا ہے؟ اگر اس پر توجہ دی جائے، یہ کر بھی سکتے ہیں کہ ان چیزوں کو کنٹرول کریں اور جو بھی بجٹ ہے وہ Utilize کریں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کسٹور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کسٹور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم کٹ موشن پر بات کرتے ہیں یا بجٹ پر بات کرتے ہیں، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر ہم انڈیا کی مثال لیں تو چھ مہینے پہلے بجٹ پر بحث ہوتی ہے، اس کا کچھ فائدہ ہوتا ہے، اگر میں اپنے ملک کی مثال دوں تو سندھ میں ہر سہ ماہی فنانس کا Review آتا ہے، یعنی تین مہینے بعد ہم نے کتنا خرچ کیا ہے اور کتنا نہیں کیا؟ اس پر باقاعدہ بحث ہوتی ہے لیکن ہمارے صوبے میں یہ روایات نہیں ہیں، میرے خیال میں ہمیں بھی اس کو اپنانا چاہیے، ہمیں ہر تین مہینے بعد Review لینا چاہیے۔ اگر میں فنانس کے حوالے سے بات کروں تو یورپی یونین کی طرف سے ہمیں 2014ء میں Status کا GST plus ملا، اسی حوالے سے صوبائی سطح پر ہماری انسانی حقوق کے حوالے سے یہاں پر 2016ء میں ہم نے صوبائی ٹاسک فورس بنائی، ہم نے 2021ء میں ٹاسک فورس کی تشکیل کی لیکن چھ سالوں میں کوئی ایک میٹنگ بھی نہیں ہوئی کیونکہ اس کے لئے فنانس نے کوئی پیسہ نہیں رکھا، میرا فنانس منسٹر سے کونسلین ہو گا کہ کیوں ہم نے اس کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا ہے؟ ہم نے ان کمیشنز کے لئے بہت قانون سازی کی، ہم چائلڈ کمیشن کے لئے پیسہ نہیں رکھتے، ہم ویمن کمیشن کے لئے کوئی خاص فنڈنگ نہیں رکھتے، ہم محتسب کے لئے کوئی پیسہ نہیں رکھتے، ہم Human rights کے لئے الگ سے بجٹ نہیں رکھتے، ہم سوشل ویلفیئر کے نام رکھتے لیکن اس کے لئے ہم بجٹ نہیں رکھتے، اس کا ہمیں کوئی وہ نظر نہیں آیا، میرے خیال میں اس کی طرف ہمیں توجہ دینی ہوگی، ہمیں اس کے لئے فنانس میں الگ سے بجٹ رکھنا ہوگا، تب ہمیں اس کا Impact آئے گا۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے دو وجہ سے کٹ موشن کی تحریک لائی ہے، میں منسٹر صاحب کو ایک دو تجویزیں دینا چاہتا ہوں، اگر وہ چاہیں تو اس کے اوپر عمل کریں۔ جو سکیمیں 2016ء

2017، 2018 سے سڑکوں کی، سکولوں کی، واٹر سپلائی کی شروع ہیں، اگر ان کو بروقت ریلیزز کی جاتی تو وہ سکیمیں، جو دو تین چار سال پہلے جن چیزوں کے ریٹس تھے اب وہ دگنے چگنے ہو چکے ہیں، سڑکیں مکمل نہیں ہوئیں، سکول مکمل نہیں ہوئے، واٹر سپلائی سکیمیں خصوصی طور پر مکمل نہیں ہوئیں، منسٹر صاحب سے میں یہ گزارش کروں گا کہ سابقہ سکیموں کو پہلے پیسے دیئے جائیں، فنڈ دیا جائے تاکہ وہ مکمل ہوں اور نئی سکیمیں بعد میں شروع کی جائیں، ایک یہ میری تجویز ہے۔ دوسری یہ ہے کہ جب کوئی سکول بن جاتا ہے، ہسپتال بن جاتا ہے، واٹر سپلائی سکیم مکمل ہو جاتی ہے لیکن پھر وہاں پراس کی ایس این ای منظور نہیں کی جاتی جس کی وجہ وہاں پر سکول اور ہسپتال کی بلڈنگز بھی خراب ہو جاتی ہیں، واٹر سپلائی سکیم کے جو پائپ ہوتے ہیں وہ بھی لوگ اٹھا کر لے جاتے ہیں، ٹیوب ویلز کو ٹرانسفارمر نہیں ملتے، اگر سال دو سال ادھر چوکیدار نہیں ہوتا ہے، ٹیوب ویل آپریٹر نہیں ہوتا تو ہر ایک سکیم پچتھر (75) فیصد مکمل ہونے پر اس کی Handing over / taking over کر دی جائے اور اس کے لئے پوسٹل سینکشن کر دی جائیں، میرے خیال کے مطابق اس کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ ایک بات، اگر آپ اجازت دیں تو میں عاطف خان کو جواب دے دوں، پہلے اگر آپ ناراض نہ ہوں تو مجھے بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، وہ آپ اس کے ساتھ لابی میں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

سر دار اورنگزیب: اچھا ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مننہ۔ رہنمیا خبرہ دا دہ چہی د پبنتو ملک دے، دہی موجودہ سیکرٹری فنانس لہ زہ ورغلیے ووم او ما ورتہ یو ریکویسٹ کرے وو، ہغہ اماؤنت چہی کوم یو دے نو تقریباً ساٹھ لاکھ روپئی وہی او د جناز گاہ د تعمیر پہ بارہ کنبہی وہی، زہ د ہغوی ڈیر زیات مشکوریم، ہغوی مالہ ڈیر عزت راکرو او پہ ہغہ وخت کنبہی ئے خیل Subordinate تہ او وئیل چہی دا پیسہ ریلیزز کھئی چہی دا کار زر اوشی، زہ دا کت موشن واپس اخلم، ڈیرہ مننہ، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نارگل صاحب۔

میاں نارگل: شکر یہ جناب سپیکر، مجھے فنانس منسٹر کی توجہ چاہیئے، میں دو اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، 29 اور 30 جون سے وہ فنڈ بند ہوا ہے، ابھی کنٹریکٹروں نے پورے صوبے میں ہڑتال کی ہے، کام

بند پڑے ہیں، کیا وجہ ہے کہ اس سال جون سے فنانس والے ریلیزز نہیں کرتے ہیں؟ اس پر آپ نے اخبار میں بھی دیکھا ہو گا، آج میرے خیال میں انہوں نے کہا ہے کہ کچھ دن کے بعد ہم پورے صوبے میں کاموں کو بند کریں گے، ادھر اگر ہم اے ڈی پی بھی پاس کر لیں تو یہ مسئلہ ہو گا۔ دوسرا جناب سپیکر، ایک بہت اہم مسئلہ، فنانس منسٹر نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا کہ ہمیں اس دفعہ بتیس (32) ارب روپے کی آئل اینڈ گیس رائلٹی بھی نہیں ملی، اس صوبے کو جو وفاق سے پیسہ آتا ہے، اس میں پھر دس فیصد رائلٹی جو پروڈکشن کی ہے وہ اس کو ملتی ہے، میں یہ سوال کروں گا کہ پچھلے سال جو ہمارے ضلع کرک کے جو چوبیس (24) ارب روپے آئے تھے وہ پیسے ہنگو میں چلے گئے، اس سے پہلے جب بھی فنانس حساب کرتا تھا تو ہر ضلع کی پروڈکشن پر، پیداوار پر، ہر بل پر اپنا حصہ ہوتا تھا کہ اس ضلع کا اتنا حصہ ہے، کوہاٹ کا اتنا ہے، ہنگو کا اتنا ہے، ابھی شکر الحمد للہ بنوں میں، وزیرستان میں بھی شروع ہو گئے ہیں، وہ بھی میرے خیال میں Mix-up ہو رہے ہیں، میں فنانس منسٹر سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی ہر ضلع کا اپنا اپنا حساب علیحدہ کر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پیسے سال کے آخر جون کے مہینے میں Lapse ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House، اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، احتشام جاوید، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

میاں نثار گل: ادھر فنانس ڈیپارٹمنٹ میں جو پیسے واپس آتے ہیں تو اس پر وہ تین مہینے صرف Revival پر لگ گئے ہیں اور اس کا وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی پتہ ہے، میرے خیال میں منسٹر صاحب ان سے بیٹھتے رہتے ہیں، یہ ہمارے ضلعوں کا پیسہ ہے، اس کو ضلعوں میں رہنا چاہیے، فنانس میں واپس نہیں ہونا چاہیے۔ تیسری بات جو صوبے کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہو گی اور وہ یہ کہ آپ کو ایل پی جی پر فیڈرل گورنمنٹ رائلٹی نہیں دیتی جو بہت بڑی اماؤنٹ ہے، تقریباً نو سو یا ایک ہزار ٹن جو ہمارے جنوبی اضلاع کرک سے جا رہی ہے، اس پر آپ کو آج کل ایک پیسہ بھی نہیں مل رہا ہے، میں نے بار بار کہا کہ یہ بات آپ لوگ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھائیں، ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے پیسے لے لیں، آج آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں چالیس ارب روپے ملے۔ اسی طرح میں یہ بھی ریکویسٹ کروں گا کہ جس طرح آپ لوگ کہتے ہیں کہ فیڈرل کٹ لگا کر ہمیں پیسے دیتا ہے، میں بھی بار بار انہیں کہتا ہوں کہ پچھلے سالوں کے دس ارب روپے ہنگو، کوہاٹ اور کرک کے آپ کے پاس بقایا ہیں، وہ اس کا بھی حساب کتاب کر لیں، ہمارے

بہت پسماندہ علاقے ہیں اور ہمارے پیسے جتنے جلد ہوں وہ ہمارے ضلعوں کو ریلیز کر لیں۔ جناب سپیکر، اس سال ہمارے کوہاٹ، ہنگو اور کرک کے تین ارب بیس کروڑ روپے بنتے ہیں، میرے خیال میں یہ پیسے بھی ہمارے ضلعوں کے لئے کافی ہوں گے، اگر فنانس ٹائم پر ریلیز کر لے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس حساب کتاب میں مجھے تسلی بخش جواب دیا جائے، کیونکہ آپ فنانس منسٹر ہیں، دس ارب روپے کے متعلق بھی اور اس سال کے جو پیسے ہنگو، کوہاٹ اور کرک کے ہیں جو کہ ہر ایک ضلع کا اپنا حصہ ہے، کیونکہ ان ضلعوں کے حصے کے پیسے پھر دوسرے ضلعوں میں چلے جاتے ہیں، پھر میں دیکھوں گا، اگر جواب تسلی بخش ملا تو پھر میں اپنی کٹ موشن واپس لوں گا، اگر نہ ملا تو پھر اس پروٹیکشن کریں گے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ مسز حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں فنانس منسٹر صاحب کو اس لحاظ سے سمجھتی ہوں کہ ان میں بہت زیادہ Potential بھی ہے اور وہ کام بھی سیریس کرتے ہیں، لہذا میں ان کی توجہ اس طرف دلاتی ہوں کہ بجٹ پیش کرنے سے پہلے Pre budget sessions نہایت اہم ہوتے ہیں، اس لئے کہ پچھلے جو چیزیں رہ جاتی ہیں، اس میں ان کی نشاندہی ہوتی ہے، بجٹ میں Location کے لئے یاد دہانی بھی کروائی جاتی ہے، اس میں 2014ء میں ایک بل پاس ہوا تھا، Widows and Special Child کے لئے لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ بل تو یہاں سے پاس ہوا لیکن اس کے نہ ابھی تک کوئی Rules بنے ہیں اور نہ اس کے لئے کوئی فنڈ Allocate کیا گیا ہے۔ دوسرا یہ بھی اگر منسٹر صاحب بتادیں کہ زیادہ تر فنڈ کا انحصار وفاق پر ہے، ہمارے بجٹ کا زیادہ تر انحصار وفاق کی طرف سے پیسہ ملنے پر ہے، جب ہم Implementation کریں گے تو اس کے لئے یہ لوگ کیا طریقہ کار اختیار کریں گے، کیسے ہمیں ملے گا؟ اس میں بڑا جو ایک اہم مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ پھر فنڈز بروقت ریلیز نہیں ہوتے، اگر ہم اس وقت 2022ء اور 2023ء کا جو بجٹ پاس کر رہے ہیں، اس کے لئے بھی کوئی Criteria ہونا چاہیے کہ تین مہینے کے اندر اندر فنڈز ان متعلقہ محکموں یا ڈیپارٹمنٹس یا ان پراجیکٹس کے لئے ریلیز ہو جائیں تاکہ وہ بروقت استعمال ہو جائیں۔ فنڈز کا Lapse ہونا نااہلی کی ایک انتہا ہوتا ہے، میرے خیال میں اس پر منسٹر صاحب خصوصاً نوکس کریں کہ فنڈز جس ڈیپارٹمنٹ کے لئے یا جس کام کے لئے بھی مختص ہوتے ہیں، ان کو Lapse نہ کیا جائے، شکریہ۔ یہ ریسچانہ کی رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آ رہا ہوں، ریسچانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر صاحب کو شاید Demands for grant کی بہت جلدی ہے کہ جلدی جلدی پاس ہو جائیں اور ہمیں بھی معلوم ہے، اس لئے وہ میرا نام Skip کر گئے۔ فنانس پر ہم اور کیا بات کریں گے، یہ جو چار دنوں سے ڈسکشن ہوئی، وہ ساری فنانس پر ہوئی، سب نے عدم اطمینان کا اظہار کیا، ظاہر ہے اتنے دنوں سے جو بات ہوئی، میں دوبارہ Repetition نہیں کروں گی لیکن صرف یہی کہوں گی کہ چند خوش نصیب اضلاع ہیں جن میں فنڈز ملتے ہیں، ہم تو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر اپوزیشن خواتین سے، اس میں سی ایم صاحب نے ہم سے وعدہ کیا تھا لیکن میں یہ حلفا کہہ سکتی ہوں کہ تین سال سے میرے لئے ایک روپے کا فنڈ بھی انہوں نے نہیں دیا اور نہ ہی ریلیز ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک پسماندہ ضلع سے تعلق رکھتی ہوں، وہاں پر نہ پیسے کا صاف پانی ہے، نہ بچپوں کے لئے سکولز ہیں، نہ روڈز ہیں، نہ ایریگیشن کے لئے کچھ ہے، آج کی ضرورت جو سولر ٹیوب ویلز ہیں وہ مجھے منسٹر صاحب بتائیں کہ اے ڈی پی میں وہاں پر کچھ ذکر بھی ہے کہ نہیں؟ یہ اضلاع کیوں محروم ہیں؟ شاید ان کی غلطی یہ ہے کہ انہوں نے اپوزیشن کو یہاں پر Elect کر کے یہاں بھیجا ہے، اب اگر آپ Need basis پر نہیں دیں گے اور "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" تو یہ بہت افسوسناک بات ہے، میں بالکل اس سے اطمینان کا اظہار نہیں کر سکتی اور اس پر ووٹنگ کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب اختیار ولی خان صاحب۔

جناب اختیار ولی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت شکریہ، آزیبل سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام آزیبل ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ آپ آپس میں باتیں نہ کریں اور توجہ دیں، جب میں کسی ممبر کا نام اناؤنس کروں تو آپ فوراً اٹھیں لیکن آپ تمام لوگ باتوں میں لگے ہوتے ہیں۔ جناب اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: بہت شکریہ، جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فی میل ایم پی ایز: آپ باتیں کم کریں۔

جناب اختیار ولی: تھینک یو، جناب سپیکر، وزیر خزانہ صاحب نے Demand place کیا ہے، ان سے گزارش یہ ہے کہ اگر وہ تھوڑا سا یہ بتانا پسند کریں کہ ہمارا صوبہ آج سے کوئی تقریباً نو سال پہلے جو تیس اور تینتیس ارب روپے کا مقروض تھا، تحریک انصاف کی حکومت کا یہ دوسرا Tenure ہے، یہ تقریباً گویا آٹھ سو ستاسی (887) ارب روپے کا مقروض ہو چکا ہے، اس میں تقریباً گویا تین سو اکتیس (331) ارب

روپے سرکاری دستاویز کے مطابق انہوں نے تصدیق بھی کی ہے جناب سپیکر، دوسرا سوال میرا ان سے یہ ہے کہ یہ بجٹ تو بہت پہلے سے بننے آ رہے تھے لیکن یہ اتنے کروڑوں روپے لگا کر اتنے بھاری بھاری Consultant کو Hire کر کے ان کو رکھا گیا ہے، کیا اس کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ صوبے کو مزید مقروض بنا دیا جائے؟ اس سے تو پہلے وہ پرانا والا جو سسٹم تھا وہ زیادہ بہتر تھا، وہ تو اچھا چل رہا تھا، آج وزارت خزانہ کے حالات کیا ہیں؟ میرا ان سے سوال یہ بھی ہے کہ ایشیائی ترقیاتی بینک، انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایجنسی اور دیگر اداروں سے حاصل کئے گئے قرض سے کون کون سے منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں؟ ان سے یہ بھی سوال ہے کہ ہمارے صوبے کی آمدن کیا ہے، وسائل کیا ہیں؟ آپ نے صوبے کی اس اسمبلی پر، اس ہاؤس پر کبھی ایڈریس کیا ہے؟ کبھی آپ نے بتایا کہ یہ جو اتنے سینکڑوں اور ہزاروں ارب روپے اس صوبے کے غریب عوام پر آپ بوجھ ڈال رہے ہیں، ان کو ادا کیسے کیا جائے گا؟ آخر میں ان سے یہ بھی پوچھوں گا، ان سے میرا سوال ہے، ان میں سے ایسے کچھ دوست ہیں کہ ان کو جب پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کو اسمبلی یاد آجاتی ہے ورنہ یہ اسمبلی آنا گوارہ بھی نہیں کرتے، آج سارے آئے ہوئے ہیں، ماشاء اللہ بڑی مجلس ہے، سب کی حاضری پوری ہے، سی ایم صاحب بھی آئے ہوئے ہیں، پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی وزارت خزانہ سے Social media influencers کے نام پر تحریک انصاف کے سوشل میڈیا کو Feed کرنے کے لئے ساڑھے تین ارب روپے جاری کئے گئے جس سے تحریک انصاف کی جماعتی سرگرمیوں کو Promote کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، کیا سرکاری فنڈ اس صوبے کے مظلوم غریب اور معصوم عوام کا فنڈ تحریک انصاف کے سوشل میڈیا پر لگانا، اس کا کوئی جواز بنتا ہے، کوئی قانون بنتا ہے؟ اخلاقی طور پر میرے خیال میں یہ جرم سے بڑھ کر سب سے بڑا جرم ہے، وزیر خزانہ صاحب اس پر ضرور جواب دیں۔ آخر میں عاطف صاحب سے تو اتنا کہوں گا کہ مہنگائی پر بات کرنے سے پہلے آئی ایم ایف کا یہ معاہدہ ضرور پڑھ لیں جو عمران خان نے آئی ایم ایف کے ساتھ دستخط کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، دو تین گزارشات فنانس منسٹر کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، بجٹ میں بھی میں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ سب سے پہلے تو Constitution is the supreme law of this land and Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 میں بڑا Article 160 Categorically جس کے نیچے نیشنل فنانس کمیشن بنتا ہے جس کے ذریعے Federation and federating units کے درمیان وسائل کی تقسیم ہوتی

ہے۔ اس میں (3B) Article 160 Clear ہے جس میں فنانس منسٹر کو یہ ذمہ داری دیتا ہے کہ وہ ایوارڈ کی مانیٹرنگ کریں گے، Biannually, Federal Finance Minister and Provincial Finance Minister shall monitor the implementation of the award biannually and lay their report to the Parliament and Provincial Assemblies، یہ اس کو بالکل وقعت نہیں دیتے، یہ 2010ء میں ہم نے Eighteenth amendment میں کی تھی، یہ وہ Structural change تو نہیں کر سکے، ان چیزوں کا جو ہم ان سے Expect کر رہے تھے کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں سے ہم خوش تھے جو ہمارے فنانس منسٹر ایکسپرٹس ہیں، وہ ان چیزوں کو سمجھتے ہیں لیکن نتیجے ہماری توقعات کے مطابق نہیں ہیں، ہم نے بڑی مشکلوں سے Seventh National Finance Commission کیا تھا جس کی وجہ سے آج صوبے کو تین سو سے چار سو ارب کا فائدہ ہو رہا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ Eighteenth amendment جو ہم نے بڑی مشکلوں سے کی تھی، کم از کم اس کے اوپر Implementation کریں اور یہ Constitutional ذمہ داری ہے، دستوری ذمہ داری ہے اور آئینی ذمہ داری ہے، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، وائٹ پیپر ایشو ہوا، ہمارے صوبے کا سب سے اہم مقدمہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے لیکن جو ڈیٹا وائٹ پیپر میں ہے، میں نے اس کو چیلنج کیا ہے، اس کو آپ Trace out کریں، اسے آپ نے کیوں غلط لکھا؟ کیا تریلا گیارہ اعشاریہ آٹھ (11.8) بلین یونٹ پیدا نہیں کرتا؟ اس وائٹ پیپر کو ٹھیک کریں، یہ ان کی ذمہ داری ہے، اس بندے کو Trace کریں جو اس صوبے کے سب سے اہم مقدمے کو چھیر رہا ہے، یہ غفلت نہیں ہے، یہ جان بوجھ کر کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ دو باتیں میری ہیں، میری تیسری اور آخری بات وہ چشمہ رائٹ بینک کینال جو کہ پانی کی Lifting کرتی ہے، اکثر لوگ اس پر غلط ہو جاتے ہیں، Left اس کو بولتے ہیں، تھوڑا سا میں اس کو یہ بتانا چاہتا ہوں، یہ Left نہیں ہے، یہ Lifting ہے، سی ایم صاحب اس کو اچھا سمجھتے ہیں، انہوں نے ہمارا مقدمہ ان ایوانوں میں لڑا ہے لیکن بد قسمتی سے ان کی فیڈرل گورنمنٹ میں وہ PSDP سے اڑ گیا تھا، پہلے Reflect ہوتا تھا لیکن انہوں نے اڑا دیا تھا، اب اللہ کے فضل سے جب امپورٹڈ حکومت آئی ہے تو وہ CDWP سے Approve ہو کر PSDP میں آچکا ہے، Five hundred million رکھے ہیں، یہ تھوڑے پیسے ہیں؟ فنانس منسٹر نے اس اہم منصوبے کے لئے جو صوبے کا سب سے اہم پراجیکٹ ہے، اس کے لئے کتنی ایلوکیشن ہے اور پراونس کی کیا Strategy ہوگی؟ تین باتیں (3B) 160 پر یہ کر رہے ہیں، تریلا کا ڈیٹا بڑا غلط ہے، اس کو میں نے چیلنج کیا ہے اور جس نے

بھی غفلت کی ہے، یہ ہمیں Floor of the House بتائیں، گیارہ اعشاریہ آٹھ (11.8) بلین یونٹ یہ غلط ہے، اٹھارہ بلین تو پچھلے سال اس نے کیا، سترہ (17) بلین اس سے پچھلے کیا، یہ ہمارے مقدمے کو Disturb کرے گا، ہمارے مقدمے کو بہت کمزور کرے گا۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے اس پر کل بھی بات کرتے ہوئے، تیور بھائی نے میری طرف دیکھنا بھی شروع کیا، بہت اچھا ہے، کل بھی میں نے ان سے ایک بات کی اور فنانس کے حوالے سے میں تھوڑی سی باتیں رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے کل بھی کہا لیکن مجھے کوئی صحیح خاطر خواہ جواب نہ دے سکے، آپ نے بات کو ادھر ادھر کر دیا، ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے فنڈز رکھنا فنانس کا کام ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی فنڈز ہوتے ہیں، پہلے تو ملتے نہیں اور اگر جو کوئی ملے بھی تو ان کی ریلیز میں خاص طور پر Minorities کے جو فنڈز ہیں، ان میں بہت ساری مشکلات ہیں، میں نے اس لئے کٹ لگایا۔ دوسری بات، یہ بھی ضرور میں جاننا چاہتا ہوں کہ فنانس نے ہمارے لئے کیا کوئی نئی سکیم رکھی ہے یا نہیں رکھی؟ میں نے کل بھی کہا تھا کہ آخر اقلیتوں کے ساتھ اس قسم کا رویہ کیوں ہے؟ کیا ہماری Minorities کے لئے کوئی نئے پراجیکٹس نہیں آسکتے ہیں؟ کیا ہماری ایسی ضروریات نہیں ہیں جس پر آپ کی اقلیتوں کے ساتھ کچھ ہمدردی ہوتی؟ کیونکہ ابھی تک ہم دیکھتے ہیں، اس سے پہلے بھی ہم یہ دیکھتے ہیں، ایک چیز یہ کہ اس کا Copy paste کیا جا رہا ہے اور کئی سالوں سے وہ چل رہا ہے، نہ آپ ہمارے شمشان گھاٹ بنا سکتے ہیں، نہ آپ ہمیں کوئی Minorities کا لونڈی میں پیسے دے سکتے ہیں، نہ آپ ہمارے لئے کوئی نئے پراجیکٹس لاسکتے ہیں، آپ Copy paste پر چلتے ہیں، میں نے کل بھی کہا تھا کہ آپ لوگ اقلیتوں کے حوالے سے کیوں Interested نہیں ہیں؟ میں جب آپ سے بات کرتا ہوں تو آپ اس کو Ignore کرتے ہیں، اس کا جواب بھی نہیں دیتے، اس لئے میں نے فنانس پر کٹ لگایا تھا کہ مجھے موقع ملے گا، میں آپ کے ساتھ آپ کے آگے اپنی گزارشات رکھ سکوں گا کہ ہو سکتا ہے اب تو چلیں، یہ ابھی آخری سال چل رہا ہے لیکن فنانس کو ضرور چاہیے کہ اگر وہ اقلیتوں کے کچھ بلز ہوتے ہیں، کچھ ریلیز ہوتی ہیں تو وہ دوسروں کی بہ نسبت جلدی کرے تاکہ ہمیں آپ کے دفتروں کے چکر نہ لگانے پڑیں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے اگر میں بات کروں تو Last year even یہ کہ اگر فنانس کے اندر کسی سیکرٹری کے پاس ہم کوئی گزارش لے کر چلے جائیں کہ ہمارے کسی Employee کو جو آپ کے Under

آتا ہے، اس کی ٹرانسفر کر دیں تو اس کی بھی چند وجوہات ہوتی ہیں، ہم اس وقت جاتے ہیں جب ہم دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ جہاں کچھ معاملات ضرورت سے زیادہ بگڑ رہے ہوں، میں خاص طور پر اس پورے چار سال میں ایک ہی کیس لے کر گیا، جہاں پر بار بار ایک اقلیتی بندے کو کہا گیا کہ ہم نماز کے لئے جا رہے ہیں، تم بھی ہمارے ساتھ چلو، ہم نماز کے لئے جا رہے ہیں، تم بھی ہمارے ساتھ چلو، اس کی ٹرانسفر کے لئے ایک گزارش کی لیکن اس میں چیف سیکرٹری صاحب نے بھی کہہ دیا، ہمارے منسٹرز نے بھی کہہ دیا، یہ کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں یہ بھی ہو سکتا تھا کہ کل کوئی ایسا واقعہ پیش آجاتا، اس کو بھی رد کر دیا گیا، میں نے اس لئے یہاں پر کٹ لگایا لیکن ساتھ میں یہ چاہوں گا کہ تیمور بھائی نے جتنے پیار سے ہماری طرف دیکھا ہے، اس کا جواب اقلیتوں کے لئے اتنے ہی پیار سے دیں اور آپ کم از کم، چلیں ہم مطمئن نہ ہوں، میری قوم ضرور مطمئن ہونی چاہیے، ہاں آپ ہمارے لئے اس سال کچھ نہ کچھ کریں گے، ہمارے فنڈز جیسے ہمیشہ ہی سے Lapse ہوئے ہیں، ضائع ہو جاتے ہیں، اس بار نہیں ہوں گے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ بصیرت خان صاحبہ۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، فنانس منسٹر سے میری گزارش ہو گی، اگر ہم دیکھ لیں، جو Different ongoing schemes ہوتی ہیں، پراجیکٹس ہوتے ہیں، جن کی ریلیز تین تین سال تک چلتی رہتی ہیں، اگر میں اپنے علاقے کی بات کروں، جمروڈ میں یا لنڈی کوتل میں Different roads کی کنسٹرکشن چل رہی ہے لیکن ان کی ریلیز ابھی تک نہیں ہو رہی ہیں، وہ قسطوں میں ریلیز ہو رہی ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر روڈز کو ایسے ہی نیچے میں چھوڑ دیا جائے تو ساری مشکلات کا سامنا اور Facing عوام کو کرنا پڑتا ہے کیونکہ انہی روڈوں سے وہ لوگ گزرتے ہیں۔ جناب سپیکر، دوسری طرف اگر ہم دیکھ لیں، اسمبلی سے تو ہم Different Bills پاس کر لیتے ہیں لیکن پھر ان کی Implementation نہیں ہوتی، ان کی Implementation کے لئے بجٹ نہیں رکھا جاتا، اگر اس کے لئے پہلے ہی سے بجٹ رکھ دیا جائے تاکہ Further اس پر Practically اس پر کام سٹارٹ ہو سکے۔ جناب سپیکر، دوسرا فنانس منسٹر سے میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ جس طرح پچھلے سال بھی انہوں نے خواتین کے لئے Specifically کہا تھا کہ Different banks سے، بینک آف خیبر سے ان کو آسان اقساط میں Loans ملیں گے اور ان کو کاروبار میں آسانی ہو گی، میں فنانس منسٹر سے یا ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ابھی تک اس سے کتنی خواتین مستفید ہو چکی ہیں؟ کیونکہ اس کا جو Criteria ہے، ایک

پڑھی لکھی خاتون اگر نہیں ہوگی، اگر میرے گاؤں کی یا Merged districts کی کوئی بھی خاتون آتی ہے تو اس سے اتنی ڈاکیومنٹس مانگیں گے، ان کے لئے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، وہ اس کو Fulfill نہیں کر سکتی، اگر آپ سچ میں خواتین کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ایسے Criteria بنائیں کہ وہ آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بہادر خان صاحب، آپ کی باری ہے، اگر نہیں کرتے تو۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر، بادشاہ صالح مخکبھی دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ کی باری ہے، یہ میرے پاس لکھا ہوا ہے یا آپ کے پاس لکھا ہوا ہے؟

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چیف منسٹر صاحب ناست دے، دہ پہ نوٹس کبھی لبر راولم چپ فنانس تہ مونبرہ ورشو نو ہغوی مونبر تہ ہم دا گیلہ کوی چپ یرہ مونبر تہ چپ دبرہ خہ شے راشی نو ہغہ لیرو، فنانس یا پی ایند ڍی یا نور دا ٲول ہسپی ماتہ بنکاری چپ ہسپی خہ گپ شپ دے او فنانس منسٹر صاحب چپ دے ددہ خو ٲلور کالہ او شو، ما ترنہ پورې پہ دفتر کبھی نہ دے لیدلے، نہ زہ دہ لیدلے یم او نہ ما لیدلے دے، اوس زہ ڍیر افسوس کوم، چیف منسٹر صاحب تہ وایم چپ ہغہ بلہ ورخ دہ د یورو ڍ افتتاح ہم کرې دہ، میان کلے ٲو گھمبٲ او پہ ہغی کبھی ئے د خلقو سرہ وعدہ ہم کرې دہ چپ دہ تہ بہ زہ پیسپی ریلیز کوم، ما اے ڍی پی کتلې دہ او ہغہ بارہ سو دس (1210) ملین روپئی دی، د ہغی Cost دے بیس ملین، لکہ شل ملین روپئی ئے ورلہ اینودلې دی، زہ نہ پوہیرم چپ پہ دہ بہ سترگی تورہ وی، پہ ہغی خو ئے پروسر کال کار شروع کرے دے، د ہغی پورې خو ستر (70) ملین بقایا دہ۔ جناب سپیکر، زہ دا درخواست کوم چپ د خدائے پہ خاطر یو بلا مٲ ایریگیشن دے، پہ 2019-20ء کبھی پہ Non ADP کبھی تاسو مالہ منظور کرے وو او اچولے ہم دے، بیا پروسر کال پہ اے ڍی پی کبھی ہم راغلے دے، پہ ہغہ اے ڍی پی کبھی ترنہ پورې تیندر نہ دے شوے، ٲلور کروڑہ روپئی ئے اینودلې وې، پروسر کال ہغہ ہم نہ دی تیندر شوی، سبر کال ئے پکبھی ورلہ بیس ملین اینودلې دی، دوہ کروڑہ روپئی ئے اینودلې دی نو زہ درخواست کوم چپ د خدائے پہ خاطر دا زاړہ سکیمونہ چپ دی، پہ ہغی کبھی زمونبرہ ڍیر د 2016-17ء د 2018-19ء تر

اوسہ پورے پہ 20-2019ء کینی مالہ چیف منسٹر صاحب دس کروڑ روپو سکیمونہ اغستلی وو، د روڈونو پہ ہغی کینی سب کال یو پیسہ نہ دہ ریلیز شوے، یو کروڑ روپے نئے پکینی ورکری دی، نورے پیسے ہم داسے پرتے دی، یرہ ایم پی ایز صاحبانو، د خدائے پہ خاطر تاسو ہم لڑاوایتی کنہ، پروسہ کال بحتہ تہ چیف منسٹر صاحب راغلی دے او سب کال بحتہ لہ راغلی دے، پہ کال کینی خو ہم دغہ دوہ ورچی راخی او پہ ہغی کینی ہم دا ستا سوا ایم پی ایز صاحبان ہلتہ کینی نہ مری، دلنہ راخی مونر خبرو تہ ہم نہ پری دی، پکار دہ چہ مونر فریاد واوری، مونر چرتہ لڑ شو، بل چیف منسٹر راولو کہ خہ او کرو؟ مونرہ خو ہم دے عوامو رالیبری یو، مونرہ چرتہ لڑ شو؟ مونرہ تہ ہم یو لارہ او بنایتی، دا خواوس آخری کال دے، د خدائے پہ خاطر اوس تہ مونر لہ لڑ یو خپل ہغہ Role ادا کرہ چہ کوم ستا د کرسی دے، داسے مہ کوہ، د خدائے پہ خاطر تہ خہ کوہ؟

(تہتہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، فنانس کی بہت اہم منسٹری ہے، اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہے، ہماری توقعات تھیں کہ چونکہ اس بار پاکستان کی تاریخ میں ایک دفعہ مسلم لیگ نون کی حکومت مرکز میں بھی اور صوبے میں بھی آئی تھی، اس بار پی ٹی آئی کی حکومت مرکز میں بھی تھی اور صوبے میں بھی تھی، اس پر ہم اندر سے بڑے خوش تھے کہ صوبے کو کچھ ملے گا۔ یہ ملنا دو بندوں کا کام ہے، وہاں سے اپنے صوبے کے حقوق کے لئے، ایک ہے ہمارے صوبے کا وزیر اعلیٰ اور اس کے ساتھ میٹنگ میں پھر فنانس منسٹر ہوتا ہے، عمران خان نے جلسوں میں اپنی سٹیج میں وعدہ کیا تھا کہ میں این ایف سی سے ایک سو بلین روپے فنانس کو دوں گا، یہ فنانس کے عوام کے ساتھ Commitment تھی لیکن ہمارے اس صوبے کی حکومت اس میں مکمل فیل ہو گئی، این ایف سی ایوارڈ کو وہ نہ کر سکی اور نہ وہ قبائل کو وہ حق کا جو وعدہ تھا وہ دے سکی۔ اس کے علاوہ اس کے پاس اہم چیز ہماری ہائیڈل کی جو پیداوار ہے، مرکز سے میں نے اس وقت جب میں چیف منسٹر تھا، ایک سو دس (110) ارب روپے Claim منظور کر کے اور اس کو چھ بلین سے آگے کر کے، ہم نے یہاں پر سپیکر کی صدارت میں دو تین بار میٹنگ بھی کی کہ ابھی وقت ہے جو مرکز کے ساتھ ہمارے ہائیڈل میں پیسے بنتے ہیں، اگر وہ اس وقت صوبے کو ملے ہوتے تو پھر یہ صوبہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے لیکن بد قسمتی سے ابھی ہمیں اگر فنانس منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ وہاں پر ہمارا کتنا حق تھا اور وہ اس میں کتنے

کامیاب ہوئے ہیں؟ اس ایوان کو بتایا جائے کہ انہوں نے وہاں سے پیسے ریلیز کئے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ہماں پر ہمارے ایم پی ایز کھڑے ہو کر بتاتے ہیں کہ یہ منصوبہ میرا تھا، اس کے لئے فرسٹ فیز پراتنے روپے تھے، یہ بھی ذمہ داری ہے کہ انصاف سے فنانس منسٹریا فنانس سیکرٹری تقسیم کا فارمولا بھی اسی انداز پر کریں لیکن ابھی فنانس منسٹری سے ممبران اسمبلی کی جو انتہائی زیادہ شکایات ہیں وہ یہ ہیں کہ انہوں نے مخصوص پراجیکٹس کے علاوہ جو منظور نظر پراجیکٹس ہیں، کچھ خاص بندوں کے ہیں، ان کے لئے تو وقتاً فوقتاً ریلیز کی ہیں لیکن پرویز خٹک صاحب جب وزیر اعلیٰ تھے، اس وقت کی جو سکیمیں ہیں، ان کے لئے ابھی تک ریلیز نہیں ہوئی ہیں، ابھی تو فنانس نے بالکل پورے صوبے کی ریلیز Freeze کی ہیں لیکن یہ بھی شکایت ہے کہ وہ ساری Freeze releases نکال کر کسی ایک جگہ پر جا رہی ہیں، میرے خیال میں فنانس کا اگر یہ فارمولا ہو، Like اور Dislike ہو تو پھر یہ صوبہ کس طرح ترقی کرے گا؟ دوسری اہم بات یہ کہ ہماں پر ہمارے اضلاع میں ہم ایم پی ایز کو سکول دیتے تھے، ہسپتال دیتے تھے، باقی ڈیولپمنٹل سکیمیں مکمل ہوتی تھیں تو پھر اس کے لئے جس بیچارے نے زمین دی ہوتی ہے وہ لوگ فنانس میں آتے ہیں، وہاں پر سیکشن آفیسر کے ساتھ لے دے کر کے اپنی پوسٹ سیکشن کراتے ہیں، جب تک اس کے ساتھ لین دین نہ کریں تو وہ بلڈنگ مکمل طور پر خراب ہو جاتی ہے۔ اس بلڈنگ کی سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ اس ڈیپارٹمنٹ کی Handing and taking over ہو چکی ہوتی ہے لیکن اس کی ریلیز نہیں ہوتی، اس پر نظر ثانی کی جائے۔ دوسری جو شرمناک بات ہے، وہ یہ ہے کہ اجتماعی پیسے ریلیز ہوتے ہیں لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ٹھیکیدار آتے ہیں، پھر منظور نظر ٹھیکیدار وہاں پر ساز باز کر کے ان کے لئے رقم جاری ہوتی ہے، یہ ایسے ایشوز ہیں جن سے اس صوبے کی ڈیولپمنٹ متاثر ہوتی ہے، اس پر منصفانہ انداز میں جو فنانس کی ذمہ داری ہے وہ پوری کی جائے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salah ud Din: Thank you, Mr. Speaker. I had made a promise, so, I withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، فنانس منسٹر صاحب دلنہ ناست دے او فنانس ڈیپارٹمنٹ زمونر د صوبی یو ڈیر اہم ڈیپارٹمنٹ دے، خنگہ چہ احمد خان خبرہ او کرہ، بالکل مونرہ دا اونہ لیدل چہ فنانس منسٹر صاحب د صوبی

مقدمه د این ایف سی ایوارډ په شکل کښې، نوپکار خودا وه چې اوس خو ورته لاره هم کهلاؤ شوه، زمونږ فنانس منسټر صاحب اسلام آباد ته ځی او په هره هفته کښې یو یو پریس کانفرنس کوی، مرکز ته د 1991ء اے جی این قاضی فارمولا وریادوی او دا چې کوم زمونږ حسابات او کتابات ورسره دی، دا د دوی ذمه واری ده، زه به ورله تجویز هم ورکوم چې تر اوسه پورې څومره په دې صوبه کښې فنانس سیکرټریز پاتې شوی دی یا فنانس سپیشلسټس دی، پکار دا ده چې فنانس منسټر صاحب د هغې یو کمیټی په فنانس منسټرئ کښې جوړه کړی، ظاهره خبره ده چې د هغه خلقو سروسز چې دی، په فنانس کښې هغه مونږ ته ډیره زیاته گټه راکولې شی۔ جناب سپیکر، که مونږه اوگورو، زمونږ د صوبې د ټولو نه لوی آمدن چې څنگه احمد خان هم خبره اوکړه، هغه بجلی ده او دا ډیره عجیبه خبره ده، دا دومره عجیبه خبره ده چې انسان ډیر خفه شی چې مونږ څومره بجلی پیدا کوؤ، د هغې ریکارډ مونږ سره نشته، یعنی دا مونږه عجیبه Sellers یو چې مونږ یوه Commodity یا یو آنتیم مونږ خرڅوؤ، مونږ ته پته نه لگی چې زمونږ دا صوبه څومره بجلی پیدا کوی؟ Stada machine زما یقین دے فنانس منسټر صاحب به پرې ډیر بنه پوهیږی چې مونږ واپدا دې ته هم نه پریردی چې مونږ پاور هاؤسز کښې خپل Stada machine اولگوؤ، مونږ ته پته اولگی چې زمونږه دومره پیداوار دے جناب سپیکر، فنانس منسټر صاحب ته به زمونږ دا هم گزارش وی، مونږ به ورسره لار شو، مرکزی حکومت ته Article 157 (a) (b) (c) (d) او بنایو، د دې آمدن هم زمونږه دے، د دې اول استعمال هم زمونږه دے، د دې بجلی نرخ مقرر کول هم زمونږه اختیار دے، دا دومره اهم خبره ده، مونږ له سوچ پکار دے چې نن زمونږ د صوبې ټولې کارخانې بند دی، زمونږ بجلی دومره گرانه ده، ما هغه بله ورځ هم په خپل بجټ تقریر کښې اووئیل چې بونیږ ماربل سټی په سوؤنو کارخانې بند دی، کرش پلانټس چې دی هغه بند دی ځکه چې بجلی دومره گرانه ده، اوس مونږه ئے په یوه روپئی یونټ پیدا کوؤ، مونږ له ئے په شل روپئی یونټ راکوی، د نرخ مقررول دا اختیار هم هغوی سره نشته، زمونږ چې کوم آمدن هغوی ایسار کړے دے، د ټولو نه لوی کرپشن خودغه دے، دلته مونږ ته بیا زمونږ فنانس منسټر صاحب روزانه دا خبرې کوی چې

تنخواگانې دې ته اورسيدي، پينشن دې ته اورسيدلو، بابا، رياست وي د دې د پاره چې خپل اولس له به روزگار هم ورکوي، د خپل اولس د سر او د مال تحفظ به هم کوي، دا د سر او د مال تحفظ چې دے دا هم په روزگار کبې راځي۔ جناب سپيکر، خير بينک زموږ د صوبې نيشنل بينک دے، آيا نه ده پکار چې د دې صوبې ټول ډيپارټمنټس بينکنگ هغه په خير بينک کوي؟ مونږ په دې اعتراض نه کوو چې تاسو د نورو صوبو نه په اټهاره لاکه روپي په پچيس لاکه روپي باندې ايمپلائز راولي او په خير بينک کبې ئے کبينيوي خو مونږ هم دا حق لرو چې دا ټپوس اوکړو، آيا ولې زما په دې صوبه کبې Capable خلق نشته؟ آفيسرز پکبې نشته؟ بيا زموږ د صوبې چې کوم ايدوانسز دي، دا ډيره لويه الميه ده چې د پنځوس کالو نه زما اقتصاد تباہ شو، زما تجارت تباہ شو، زموږه انفراسټرکچر تباہ شو، تاسو اوگورئ چې د Militancy په دوران کبې په دې ټوله صوبه کبې ټينکونه چې په کومو روډونو باندې گرځيدلي دي، مونږه تر اوسه پورې د هغه Infrastructure, maintenance and repair او نه کرے شو، پکار دا ده چې دغه ايدوانسز چې دي هغه Specify کړي، صحيح ده مونږ نه غواړو خو مونږ دا غواړو چې دا بينک دې په څلورو صوبو کبې وي خو Deserving، د ټولو نه اهم به هغه مونږ يو، زما به فنانس منستير صاحب ته دا هم خواست وي، زه هغه خبره کول نه غواړم ځکه چې مونږ هسې هم خبره کوو نو تاسو مونږ پسې پاڅئ، بيا مونږ ته وايئ چې ستاسو په حکومت کبې خو ايزي لوډ وو، ايزي لوډ، زه هغه خبرې نه کوم، زه هغه خبره نه کوم، او د اشتياق خان دا خبره اومني، د اشتياق خان دا خبره عاطف خان، اومني گني بيا به مونږه هم ډيرې خبرې اوکړو۔ جناب سپيکر، دا د فنانس د مينجمنټ کمزوري ده چې ته ماله په بلين ټريز سونامي باندې په اربونو روپي لگوې خو ته د دې آئين د آرټيکل 158 وکالت ولې د پختونخوا د پاره نه کوې، دا گيس زما نه دے؟ دا ماله د پاکستان آئين راکرے دے چې اول استعمال د هغې Federating unit دے چې کوم Federating unit ئے پيدا کوي جناب سپيکر، تاسو پخپله سوچ اوکړئ چې بونير ته گيس ملاؤ شي، شانگلې ته گيس ملاؤ شي، چترال ته گيس ملاؤ شي او بنون ته هم گيس ملاؤ شي، وزير ستان ته هم گيس ملاؤ شي، کرک ته

هم گيس ملاؤ شي، د کرک خلق ژاری او زاننه راپاڅی، جناب سپیکر، دا د فنانس د منسټرئ او دا د فنانس منسټر ذمه داری ده چې هغه د دې صوبې د خپل حق وکالت اوکړی. زه به تجویز دا هم وړاندې کوم چې زمونږ کوم Pensioner employees دی، هغوی کښې اکثر وفات دی، د هغوی کور والا بوډاگان وی، هغوی ډیر کړیری، تاسو مخکښې هم خپل سپیچ کښې وئیلی وو چې اوس مونږ پنشن آسان کړی دے، هغه طریقه کار اوس هم نور آسان کول پکار دی، په ضلعو کښې چې کوم د فنانس دفترونه دی، تاسو د دې خپل ایم پی ایز نه تپوس اوکړئ، د دې خپل ایم پی ایز نه چې هلته کوم حال دے، زمونږ په دې فنانس کښې، سی ایم هم ناست دے، زه چې اوس راتلم نو ماته د صوابئ نه ټیلیفون اوشو، د صوابئ د ټهیکیدارانو کمیونټی ماته ټیلیفون اوکړو چې هلته چوده کروړ روپئی تلې دی، Punching خو لا کیری نه غالباً خو هلته وائی، زه نه پوهیږم چې څوک خبره کوی، چا وئیلی دی چې دوه کسانو ته Punching اوکړئ، دا نه ده پکار، کوم سکیمونه Ongoing دی، د هغې Work ته گورئ، Work done ته ئے گورئ، د هغې مطابق پکار ده، مثال هغه د Work done مطابق هغوی ته ریلیز کیری جناب سپیکر، چونکه په پلاننگ کښې د فنانس یو ډیر لږه Role دے، زه تجویز ورکوم، ما سی ایم صاحب ته هم وئیلی وو، ما پرویز خټک صاحب ته هم وئیلی وو، نن تاسو سوچ اوکړئ چې د پرائمری سکول یا د سکول یوه کمره چې ده، هغه په اټھائیس لاکه روپئی جوړیږی، هغه بتیس لاکه ته اورسیده، دا د ټهیکیدارئ نظام مونږ له Discourage کول پکار دی، مونږ ټول ممبران یو، مونږ له د خپلو حلقو خلق راځی او واټر سپلائی سکیمز دے، په گراؤنډ باندې هغه واټر سپلائی سکیم په دیرش لکھه روپئی کیری او چې پی سی ون د هغې جوړشی نو هغه دوه نیم کروړه روپئی وی، مونږه ته وائی دا Payment receipt دے، به یو کروړ روپئی لگی او چې پی سی ون د هغې تیارشی نو هغه به پینځه کروړه وی. جناب سپیکر، دا ډیره سیریس ایشو ده، په دې باندې تاسو د CCB composition (Citizens Community Board) څه جوړوئ، تاسو د Community Based Organization composition څه جوړوئ، پخپله ورته

کئینئی، د جماعت امام پکئینی کئینئی، د سکول هیڈ ماسټر پکئینی کئینئی،
 Notables پکئینی کئینئی، آتھ ممبرز پکئینی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بس شارت کئی خکھ چئی تاسو گورئی دا دریم
 ڊیمانڈ دے، درې گھنټی اوشوی، دوه ورخی نورې پاتې دی نوکھ په دې مونږ
 داسې لگیا یو، دا خو نه Complete کیږی، تمام آنریبل ممبرز به پرې هم خبرې
 کوی، دا چونستھ ڊیمانڈ دی او۔۔۔۔

جناب سردار حسین: خیر دے کنه جی، دا صوبه هم په کوم حال کئینی ده، مونږ ته خو
 بنه اے سی گان لگیدلی دی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو خبره بالکل صحیح ده، هم دا ټولې خبرې خو تاسو
 مخکئینی یوخل کړې دی۔

جناب سردار حسین: ما نه دی کړی، مونږ ته خوا اے سی گان لگیدلی دی او تې اے،
 ډی اے اخلو نو پریرده چې د دې اولس د پاره هم خه اوایو کنه۔ زه فنانس منسټر
 ته، حکومت ته به د خیبر بینک تجویز هم ورکوم چې مهربانی او کړی دا ایډوانسز
 چې دی په دې باندې تیم کئینئی، نن تاسو او گورئی، تاسو سره Skilled خلق
 دی، هنر مند خلق دی، Small business holders دی، SNEs چې ورته تاسو
 وایئ، ټریڈرز دی، کنټریکټرز دی، مینوفیکچررز دی، زمونږ په دې ټوله صوبه
 کئینی سوات ته او گورئی، سلام پور ته، چترال ته او گورئی، دیر ته او گورئی،
 چارسدې ته او گورئی، ضلع بنوں ته تاسو او گورئی، په هره ضلع کئینی زمونږ خپل
 پراډکټس دی، دا به هله راا وچتیرې چې زمونږه حکومت دا ایډوانسز Specify
 کړی، د دې صوبې د پاره، ډیرو خلقو ته به په ډیر Low margin باندې، اخری
 خبره چې زه کول غواړم، هغه په Foreign funded schemes کئینی Grant in
 aid دے او که Soft loans دی، پکار دا ده چې دا پیپر ورک چې دے په هغې
 کئینی ډیر وخت نه ضائع کیږی خکھ چې دلته گرانی راځی، ډالر ورځ تر ورځه په
 بره روان وی، په هغې باندې توجه ورکول پکار ده، فنانس ډیپارټمنټ له نه دی
 پکار چې هغه په خپل Own باندې پراجیکټس شروع کړی، شپږ پراجیکټس شروع
 دی، هر یو ډیپارټمنټ دلته موجود دے، د فنانس کار خو صرف فنانسنگ کول

دی، Finance collect کول دی، نه ده پکار چي فنانس په خپل Own باندې پراجيکتس کهلاؤ کړی ځکه چې دا هسې هم په دې صوبه باندې يو Liability جوړیږي۔ بله سیریس خبره چې دلته په فنانس ډیپارټمنټ کښې چې کوم Punching کیږي، زه وئیل نه غواړم خو منسټر صاحب له پکار دی چې د هغې تحقیقات او کړی ځکه چې هغې کښې Gray areas چې کوم دی هغه اوس ډیر زیات دی۔

جناب ډپټی سپیکر: مسز شمېارون بلور صاحبہ۔

(عصر کی اذان)

جناب ډپټی سپیکر: مس شاهده وحید صاحبہ۔

مترمه شاهده: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه فنانس چې کوم دے هغه د صوبې محاصل او ریونیو راجمع کوی او بیا ئے په نورو محکمو کښې تقسیموی خو دې کال به زه یو خبره او کړم چې زمونږ کوم فنانس منسټر صاحب چې دے، هغوی د خپلې محکمې له څلور نیم اربه روپئی ایښودلې دی، زه ترینه تپوس کوم چې دا د څه د پاره دی، آیا په دې باندې دوئ څه آپریشن کوی که څه هسپتال پرې جوړوی، که څه پرې کوی؟ زه به دوئ ته دا ریکویسټ کوم چې دا کومې پیسې تاسو سره دی، پکار دا ده چې دا سکولونو له ورکړه شی ځکه چې اوبه نشته دے، د اوبو د پاره ئے ورکړئ۔ بله به زه دا خبره او کړم چې کوم ریلیزز دی، هغه ریلیزز ولاړ دی، هغه ټول پراجيکتس بند دی، تنخواه دار چې کوم مزدوران دی، هغوی ته د تیرو شپږو میاشتو نه تنخواه نه ملاویږي، ستاسو چې کوم د دسترکت اکاؤنټس دفترونه دی، په هغې کښې چې کوم افسران دی، په هغوی کښې کرپشن روان دے، د کرپشن اډې دی، د هغې چې کوم آډټ دے هغه صفر دے، زه دا غواړم چې تاسو په دې باندې مهربانی او کړئ او ماته لږ تفصیل او وایئ، دا کومې پیسې چې تاسو سره دی، مهربانی او کړئ چې دا په څه بڼه ځانې کښې اولگوي چې د دې نه خلقو ته هم څه فائده اوشی، ستاسو هم دغه اوشی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ډپټی سپیکر: نثار احمد صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، د فنانس منسٹر صاحب او زمونږ آریبل چیف منسٹر صاحب، دوئ په ضلع مہمند کبني دوه کاله مخکېني زمونږ د درې سرکونو افتتاح کړې وه، هغه نن هم د فنډ د نشتوالي بنکار دی، هغه سرکونه اوس هم Incomplete پراته دي، د يکه غونډ نه واخله تر غلني پورې خلق د پنځلس منټو لار ده، هغه په څلورو گھنټو کبني، د هغې څه فنډ نشته دے، د غسې د فنانس منسٹر صاحب نه زه دا غوښتنه کوم چې زما په ضلع کبني SNEs هم د غسې د کلاس فورو پرتې دي، په هيلته ډيپارټمنټ کبني پرتې دي، مونږ پخپله ورغلو او دوئ سره ملاؤ شو ځکه چې دوئ د هيلته ډيپارټمنټ هم منسٹر دے خو دوئ مونږ له هېڅ د هغې څه جواب رانکړو، بلکه دا ئے او وئيل چې زه دا نه کوم، تاسو دغه څيزونه نه کوئ، تر هغې پورې به په دغه باندې مونږ دا کټ موشنز راوړو، دا څومره مونږه دلته فنانس ډيپارټمنټ ته يا دوئ ته پيسه ورکوي، زما يقين دے چې د دې څه فائده نه راځي جناب سپیکر، فائده به هله راځي چې دغه پيسې ډائريکټ عوامو ته لاړې شي۔ بل سي ايم صاحب، ستاسو توجه يو خبرې ته راگرځول غواړم، تاسو په دې ځانې باندې درې وارې مونږ ته زمونږ د پراجيکټونو د ريکولر کولو اعلان او کړو خود PMU او BECS Teachers (Basic Education Community Schools) عاجزان نن هم په دغه چوک کبني ناست دي، نه پوهيرم چې دا د څه د پاره زنديري، ولې دا نه کيږي؟ ډير افسوس دے، نن ستاسو نه توقع ده چې په دې باندې ضرور اعلان او کړئ، نن دا اعلان او کړئ چې دا ريکولر شي۔ ډيره مننه۔

جناب ډپټي سپیکر: صاحبزاده ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزاده ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ډيره مهرباني۔ ما خو خپل کټ موشن واپس اغستلے وو خو زما يو تجويز دوه داسې دي چې هغه زه د فنانس منسٹر صاحب په نوټس کبني راوستل غواړم۔ زما د حلقې څه داسې سکيمونه دي چې هغه 16-2015ء کبني شروع شوي دي، اووه کاله اوشو چې هغه سکيمونه نيمگري پاتي دي، هغه سکيمونه اووه کاله، لکه مخکېني Tenure هم ختم شو، اوس بل Tenure په ختميدو دے، هغه سکيمونو ته فنډونه نه

ملاویری، زما دا ریکویسٹ دے چھی مہربانی اوکری ہغھی تہ ہغہ Allocation
 چھی کوم شوے دے ہغہ ورتہ Full allocate کری نو مہربانی بہ وی، شکر بہ۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، کافی زیادہ Comments آئے ہیں، میں کوشش کرتا ہوں کہ جلدی جلدی
 سے جواب دوں، صرف سٹارٹ میں میں یہ واضح کروں گا کہ اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی جو اس کا
 Basic کام ہے وہ Resources generate کرنا، اس کو Spend کرنا، نہ اس صوبے کی آمدن دو سال
 میں ڈھائی گنا بڑھتی تھی، تیس (23) ارب سے پچتر (75) ارب اور نہ جو Actual spending ہے
 وہ پچھلے سال ڈیو بلپمنٹ کی ریکارڈ ہوتی جو کہ دو سو ساٹھ (260) ارب سے زیادہ ان شاء اللہ ہوگی۔
 (تالیاں) جناب سپیکر، میں ان سارے معزز ایم پی ایز کا شکریہ ادا کرتا ہوں، نگہت اور کرنی بی بی نے
 فنانس کمیٹی اسمبلی کے بجٹ کی بات کی، ان شاء اللہ اسمبلی کا بجٹ ریلیز ہو جائے گا، اس پر میں بات کروں
 گا کہ وہ کیوں ریلیز نہیں ہوا؟ اسمبلی ملازمین کا جو Honorarium ہے، اس پر I am sure کہ چیف
 منسٹر صاحب اپنی Closing speech میں بات کریں گے، اس پر میں ابھی Comments نہیں
 کروں گا۔ بٹنی صاحب چلے گئے، بٹنی صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا کہ ہم نے کچھ دن کے لئے Payments
 کیوں روک لیں؟ Payments اس لئے روک لیں کہ جو پیسہ ہمیں Automatically آتا ہے وہ تو آتا
 ہے لیکن جب سے اپورٹڈ حکومت آئی ہے، ہمیں نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا ایک پیسہ نہیں ملا اور نہ فنانس
 ڈیو بلپمنٹ فنڈ کی ریلیز ملی اور نہ کرنٹ ریلیز ملی، جب یہ پیسہ نہیں آیا، میں نے بار بار اپوزیشن کو کہا، جیسے
 عاطف خان نے بھی کہا کہ آپ وفاقی حکومت میں ہیں، یہ صوبے کا مقدمہ ہے، ہمارے ساتھ لڑیں، ان کو
 ماضی میں دیکھنے کا بڑا شوق ہے، جو ان کی Responsibility ہے وہ ادا نہیں کرتے، ہم نے وہ مسئلہ حل کر
 دیا ہے، ان شاء اللہ آگے وہ سسٹم یکم جولائی سے بہتر چلے گا، نہ کسی کی تنخواہ کے گی اور نہ وہ ڈیو بلپمنٹ، جیسے
 اس سال ریکارڈ ہوئی ہے، اگلے سال بھی ریکارڈ ہوگی۔ میں یہ بھی اس میں کہہ دوں، ایک بار پھر جو بہاں
 درانی صاحب بیٹھے ہیں، شاید یہی بات پہنچادیں، یہ کبھی کبھی اسمبلی آتے ہیں، قبائلی اضلاع کی جو بات تھی،
 اس پر میں بار بار Stress کر رہا ہوں، چیف منسٹر صاحب بھی کر رہے ہیں کہ چلیں نیٹ ہائیڈل ریلیز نہیں
 کیا، وہ ایک پرانا مسئلہ تھا، قبائلی اضلاع کا بجٹ Increase کرنے کے لئے جب میں مفتاح اسماعیل سے
 ملنے گیا اور وہ ملا تو ان سے اپنی ہی پارٹی کے ممبر مولانا صاحب کے بیٹے ہیں، میرے خیال میں جو اس
 میٹنگ میں بیٹھے تھے، جو گورنمنٹ اور اس کے Allies کی تھی، وہاں پر بات ہوئی کہ قبائلی اضلاع کا

بحث زیادہ کریں، تو کس نے مخالفت کی اور کس نے مقدمہ پیش نہیں کیا کہ قبائلی اضلاع کو اس کا حق ملنا چاہیے؟ جب جے یو آئی کے وزیر وہاں وفاقی کیسینٹ میں بیٹھے ہوئے تھے تو اس کا جواب میں نہیں دے سکتا، اس کا جواب درانی صاحب ہی دیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، مس گنڈتہ ملک نے بات کی، ہاں جی ساڑھے تین سال میں عمران خان صاحب نے قبائلی اضلاع کو پہلے ایک سال میں ایک سو تیس (130) ارب روپے دیئے، جس کو پہلے کبھی ایک سال میں چالیس (40) ارب سے زیادہ نہیں ملے تھے، (تالیاں) یہ عمران خان کو کریڈٹ جاتا ہے، انہوں نے ایک سو تیس (130) ارب روپے ایک سال میں دیئے، جہاں ڈیولپمنٹ بجٹ کبھی بیس (20) ارب روپے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا، چون (54) ارب روپیہ دیا اور چھ (6) ارب روپے صوبے نے اپنے پیسوں سے ڈالے، یعنی ساٹھ (60) ارب روپے تقریباً جتنی Spending بلوچستان میں ہوتی ہے، کیونکہ ان کا میں نے دیکھا خسارے کا بجٹ ہوتا ہے، قبائلی اضلاع کا ڈیولپمنٹ بجٹ وہاں تک لے گئے اور وہ اس سے زیادہ کیوں نہیں ہوا؟ این ایف سی کی بات ہوئی، ابھی بابت صاحب نہیں ہیں، دو بار این ایف سی کا پراسیس چلا، اس میں سب سے زیادہ مخالفت سندھ نے کی، ایک تو سندھ نے اس بات پر مخالفت کی کہ 2017ء کا ہم Census نہیں مانتے، جس میں قبائلی اضلاع کو چھوڑیں، خیبر پختونخوا کا اپنا شیئر ڈھائی فیصد زیادہ ہوتا ہے، ابھی ان کو کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ نئے حلقے 2017ء کے Census پر بن رہے ہیں لیکن جب خیبر پختونخوا کو ان کے شیئرز ملنے کی باری آئی تو ان کو Census کی مخالفت یاد آئی، وہ ساڑھے تین سال کی بھی بات ہوئی۔ جناب سپیکر، میر کلام صاحب نے فنڈز کے Lapse ہونے کی بات کی، یہ میں دوبارہ صرف ایک ٹیکنیکل بات کرتا ہوں، Funds lapse نہیں ہوتے، اگر Funds Lapse ہوتے تو ہمیں جون میں وہ Spending limits کو نہ دیکھنا پڑتا، فنڈز جو آتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم ایک ایک پیسہ لگائیں بلکہ ہم نے بار بار اپنا Ways and means overdraft بھی استعمال کیا ہے، وہ overdraft اس لئے استعمال کیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک روپیہ Lapse نہ ہو، جس کو Budgeting سمجھ میں آتی ہوگی وہ اس بات کو سمجھے گا۔ جناب سپیکر، نعیمہ کشوری بی نے بات کی کہ تین مہینے کے Reviews ہونے چاہئیں، بالکل یہ بڑی اچھی Suggestion ہے، ان شاء اللہ جیسے ہمارا واحد صوبہ ہے جو کہ Actual receipt and expenditure دیتا ہے، جس نے بحث کی کتابیں باقی سارے صوبوں سے بلکہ وفاق سے بھی زیادہ شفاف کر دی ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں، ہم ہر تین مہینے Budget expenditure کو بھی Review کریں گے،

بلکہ ہمارے نئے Public Financial Management Bill میں اس ٹائپ کی چیز آرہی ہے اور Human Rights Task Force کے لئے فنڈنگ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، ہم نے بہت سے ادارے بنائے ہیں وہ خود تو بجٹ ڈسکشن کے لئے نہیں آتے، I don't know آئیہ جھک تو بیٹھی ہوئی ہیں، سمیرا شمس، بہت سی خواتین آئیں ہیں جنہوں نے خواتین کے بجٹ پر بات کی، ہم نے اس وجہ سے خواتین کو ایک ریکارڈ بجٹ دیا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، نلوٹھا صاحب نہیں ہیں، انہوں نے پرانی سکیموں کی Positive بات کی۔۔۔۔۔

ایک رکن: وہ تو موجود ہیں۔

وزیر خزانہ: بیٹھے ہوئے ہیں، تھینک یو۔ پرانی سکیموں کو بالکل فنڈنگ جانا چاہیے، میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب نے جو اے ڈی پی کا پراسیس Lead کیا، اگر مجھے نمبر صحیح یاد ہے تو شاید بانوے (92) فیصد وہ فنڈنگ پرانی سکیموں کو گئی ہے، ان شاء اللہ جتنا ہم دیکھیں گے، اے ڈی پی کو بھی ساتھ ساتھ Rationalize کریں گے اور Prioritise دیں گے۔ یہ جو ایک Long-standing مسئلہ ہے، یہ نیا مسئلہ نہیں ہے کہ بڑا ہسپتال دس سال میں بنتا ہے، بڑا پراجیکٹ وہ دس سال میں بنتا ہے، یہ بہت بہتر ہو گا۔ جناب سپیکر، SNEs کی انہوں نے بات کی، SNEs میں تھوڑے بہت مسئلے ہوں گے لیکن یہ فگرز میں بعد میں دے دوں گا، SNEs approve کرنے کا پراسیس اس میں ہم نے اربوں روپے بھی بچائے ہیں، پہلے سے بہت تیز ہوئے ہیں، ہر ہفتے SNEs کی میٹنگ ہوتی ہے، اس میں جو پراجیکٹس جن کی SNEs approved ہوئی ہے یا SNEs کی سٹیج تک وہ آئی ہے، وہ Approved ہوتی ہے، اگر کوئی ایشوز ہیں تو وہ آپ لے آئیں، کیونکہ SNEs approve کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے، یہ میں Agree کرتا ہوں۔ میاں نثار گل صاحب نے کرک کی رائلٹی کی بات کی، انہوں نے کہا کہ صاف صاف بتایا جائے، اب Obviously میرے پاس اس وقت Exact numbers نہیں ہیں لیکن یہ میں نے پہلے بھی Commit کیا ہے، ہم نے ہر سال Budget books میں نہیں ڈالا لیکن ہم Budget books کو Update کریں گے کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ اور آئل اینڈ گیس کی جو رائلٹی ہے، اس کا ڈسٹرکٹ وائز سیلنس کتنا ہے اور کتنی Payment ہوئی ہے؟ وہ ہماری Budget books میں Reflect ہو اور وہ ہم Update کریں، وہ Updated versions فنانس کی ویب سائٹ پر لوڈ کر دیں لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ میرے خیال میں یہ جو چار سال گزرے ہیں، ان میں تو کرک میں اتنے فنڈز لگے ہیں کہ

میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب وہاں سے الیکشن بھی کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے ایل پی جی رائلٹی کی بات کی، بالکل آپ ہمارے ساتھ کیس لڑیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ جو آپ کی امپورٹڈ گورنمنٹ ہے، آئیں ان سے ایل پی جی رائلٹی بھی لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، ریحانہ اسماعیل بی بی نے Fund lapsing کی بات کی، اس کی بات Already ہو گئی، Fund release on time، ہم نے پچھلے سال ایک سو فیصد کر دی تھی، اس سال چونکہ فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی Clarity نہیں ہے کہ وہ کیا ریلیز کرے گی یا نہیں کرے گی؟ اس کے باوجود ہم اس سال پہلا Tranche fifty percent release کر دیں گے اور جو انہوں نے Special needs کی بات کی، اس سال ہم نے Special needs کے بچوں کے لئے پہلی بار یہ اناؤنس کیا ہے کہ ان کے ایجوکیشن سسٹم کو ہم ایلیمینٹری اور سینڈری ایجوکیشن کے ساتھ Integrate کریں گے، یہ بھی پہلا صوبہ ہو گا جو یہ کرے گا۔ (تالیاں) حمیرا خاتون نے بات کی کہ فنڈز Certain districts کو جا رہے ہیں اور وہ ووٹنگ کرائیں گی، فنڈز سارے ڈسٹرکٹس کو جاتے ہیں، اگر آپ نے ووٹنگ کرانی ہے تو آپ ووٹنگ کرائیں، ووٹنگ میں دیکھ لیں گے۔ جناب سپیکر، اختیار ولی نے غلط بیانی کی ہے، I am sorry، تھوڑا میرے خیال میں ان کی پارٹی کے منشور میں ہے یہ غلط بیانی کرنا، انہوں نے کہا ہے کہ قرضے تقریباً آٹھ سو تالیس (887) ارب روپے ہیں، ان کے ٹیبل پر بجٹ کے دن یہ پڑا ہوا تھا جس میں یہ جو قرضوں کی بات کر رہے تھے، یہ ساری ڈیٹیل ہے، ایک ایک قرضے کی ڈیٹیل ہے، شاید یہ کل پر سو سن نہیں رہے تھے، تین سو تیس (330) ارب روپے کے جو آج قرضے ہیں، اگر آپ وہ As a percentage of budget نکالیں تو یہ تیرہ سو بائیس (1342) ارب روپے کا بجٹ ہے، تین سو تیس (330) یہ قرضوں کا ٹوٹل حجم کے لحاظ سے تقریباً پچیس فیصد بنتا ہے، جس وقت ہمیں حکومت ملی تھی، اس وقت تقریباً سو (100) ارب روپے کے قرضے تھے، تین سو (300) ارب روپے کا ٹوٹل بجٹ تھا، یعنی یہ قرضے بجٹ کے تینتیس فیصد تھے، ہم نے Actually قرضے کم کئے ہیں، یہ ریکارڈ پڑ ہے، یہ اختیار ولی صاحب سن لیں کہ یہ پی ٹی آئی کی Good governance ہے۔ انہوں نے ایک بڑا اچھا سوال کیا کہ یہ قرضوں کی ادائیگی کے لئے وسائل کیسے آئیں گے؟ بلکہ میں پورے پاکستان کی طرف سے جواب دے دیتا ہوں، یہ وسائل ایسے آئیں گے کہ امپورٹڈ گورنمنٹ بٹے گی، الیکشن ہوگا، عمران خان صاحب دو تہائی اکثریت سے ان شاء اللہ آئیں گے (تالیاں) اور اس کے بعد پاکستان ترقی کے راستے پر جائے گا، قرضوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ (شور) جناب سپیکر، یہ پی ٹی آئی کے

Social media influencers نہیں ہیں، آج میں نے خود چیف منسٹر صاحب سے سنا ہے، کیونکہ کچھ ایم پی ایز نے کمپینٹ کی ہے کہ یہ تو ہماری مرضی سے نہیں ہوئے، چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ کسی کی مرضی سے نہیں ہوئے، یہ میرٹ پر ہوئے ہیں، چونکہ آج کل سوشل میڈیا کا زمانہ ہے، یہ ہر قسم کی Projection، بہت سی افواہیں پھیلتی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ آپ کو یاد ہو گا کہ پولیو کے کیس میں کسی نے بچوں کو بے ہوش کر دیا تھا، پورا ڈرامہ کیا تھا، اس سے آپ کا پورا پولیو Campaign affect ہوا تھا، میں آپ کو ایک مثال دے دیتا ہوں لیکن اگر ایسے سوال کرنے ہیں تو پھر ہم یہ بھی پوچھیں گے کہ یہ جو وفاقی حکومت کے آدھے وزیر ہیں، یہ مریم نواز شریف کے left اور Right پر کس Capacity پر کھڑے ہوتے ہیں، ان کو تنخواہیں اس لئے ملتی ہیں کہ یہ مریم نواز شریف کے Left اور Right hand بن جائیں؟ مریم نواز شریف ٹویٹ کرے کہ Miftah, look into this and Miftah, look into that، وہ جو Mordantly ملک کا فنانس منسٹر ہے، وہ کہتا ہے کہ جی حضور میں دیکھ لوں گا، یہ سارا Twitter اس سے بھر اڑا ہے، اگر آئی ایم ایف پر ان کو اتنا اعتراض ہے تو آج کل یہ آئی ایم ایف سے بھیک کیوں مانگ رہے ہیں؟ خدا کے لئے Deal کرو تاکہ انہوں نے یہ ڈالرتیں دن میں ایک سوا سی (180) سے دو سو چودہ (214) پر لے کر گیا ہے، یہ پاکستان سری لنکا کی طرف نہ جائے، اگر ان کو یہ حکومت سنبھالنی نہیں آتی تھی تو کیوں اس پر سازش کر کے قبضہ کیا؟ (تالیاں) جناب سپیکر، کنڈی صاحب نے آئین کے بہت سے آرٹیکلز بتائے ہیں، آرٹیکل 160 این ایف سی کا ہے، این ایف سی میں ہم نے نمائندگی نہیں کی، میں اس کا جواب Already دے چکا ہوں، انہوں نے یہ کہا کہ این ایف سی رپورٹ اسمبلی آگئی ہے، Latest report بھی ابھی آجائے گی لیکن یہ دوبارہ سے یاد رکھیں، میں Remind کرتا ہوں، میں نے پہلے کہہ دیا تھا کہ ابھی این ایف سی میں، میں صرف فنانس کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں خیبر پختونخوا کی بات کر رہا ہوں کہ جو 2017ء کے Census کے مطابق این ایف سی کو Update ہونا چاہیے، اس کو سندھ حکومت نے ان کی پارٹی نے بلاک کیا اور یہ جا کر اپنے چیف منسٹر کو کہہ دیں، زرداری ہاؤس میں جا کر کہہ دیں کہ خیبر پختونخوا کو ان کا این ایف سی کا شیئر ملے کیونکہ این ایف سی میں ہر صوبے کے پاس Veto ہوتا ہے، وہ این ایف سی کے پراسیس کو بلاک کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بڑی Interesting بات تھی جو انہوں نے کہا کہ تربیلا کی پروڈکشن غلط لکھی گئی تھی، چونکہ سارے فگرز غلط ہیں، میں اس کے لئے معذرت تو مانگ سکتا ہوں لیکن تربیلا کی پروڈکشن کو ہم لکھتے ہیں، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی Calculation

کے لئے یہ گلرز ہمیں واٹر اینڈ پاور منسٹری سے آتے ہیں، واٹر اینڈ پاور کے منسٹر کون ہیں؟ میرے خیال میں ان کا نام خورشید شاہ ہے، خورشید شاہ کی پارٹی میں، میں ذرا سیاست میں نیا ہوں، میرے خیال میں کنڈی صاحب، چلیں معاف کر دیتے ہیں لیکن اگر انہیں کہہ دیں کہ یہ غلط بیانی نہ کریں تو ہم صحیح گلرز لکھ دیتے ہیں، CRBC کی Allocation کے لئے کنڈی صاحب اور ان کی پارٹی نے تیس سال CRBC کے لئے کچھ نہیں کیا، اس سے پہلے چیف منسٹر پرویز خٹک صاحب نے، اسد عمر صاحب، اسد قیصر صاحب اور عمران خان صاحب نے تین سال اس پر کام کیا، ہمیں Allocation کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ ہم BOT کو دیکھ رہے ہیں، (Build-Operate-Transfer) ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو دیکھ رہے ہیں، جب یہ ECNEC سے بھی ہم زبردستی پاس کرا دیں گے، کیونکہ ان کے Allies کو پتہ ہے، ان کے Allies جو جی ٹی روڈ پنجاب کی پارٹی ہے، وہ نہیں چاہتے کہ یہ بنے، ہم نے Approve کرانا ہے، ہم نے وہ جو دو سو چالیس (240) ارب میں اپنا بلینسٹھ (65%) فیصد شیئر ہے وہ دے کر اس کو بنوانا ہے، Rest assured کہ ہم صوبے کے فنڈ سے بنائیں گے، ہم BOT پر بنائیں گے، ہم PPP پر بنائیں گے، ان شاء اللہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ CRBC کا تحفہ خیر پختو نخوا کو دے گی اور پاکستان کو بھی دے گی۔ باقی میرے خیال میں چھوٹے موٹے جو Minorities funds کے لحاظ سے یہاں پر پوری لسٹ بنی ہے،

میں دو تین چیزیں صرف کہہ دیتا ہوں، 500 million construction of worship places in new merged districts, 300 million minorities festivals celebrations کے لئے لیکن جناب سپیکر، Minorities کے لئے ضروری ہے اگر رنجیت سنگھ

صاحب کو اس میں کوئی کمی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: یار، سن لیں ناں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، سن لیں، رنجیت سنگھ، آپ نے سوال کیا ہے، اب سن لیں، وہ

ابھی جواب دے رہے ہیں، سن لیں، سن لیں۔

(شور)

وزیر خزانہ: اگر ان کو کوئی کمی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صبر و استقامت سے سن لیں۔

وزیر خزانہ: کیونکہ جیسے ہم نے قبائلی اضلاع کا ذکر کیا تو Minorities کے لئے بھی پاکستان میں خاص جگہ ہونی چاہیے، انڈیا میں ہمارے مسلمانوں کے ساتھ بی جے پی حکومت میں جو ہو رہا ہے، ہمیں اس کے برعکس ایک بڑا Different picture دینا ہے، کوئی بھی خامی وہ آ جائے، اگر بجٹ میں نہیں ہے تو ان شاء اللہ اس سال ہم ڈال کر وہ کر دیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، فنڈز کی ریلیز کا ایشو ہے، میں ساری Minorities کے ایم پی ایز سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ساتھ Monthly meeting کیا کریں تاکہ اگر ہم اس کو Track کریں گے تو ان شاء اللہ سارے فنڈز Spend کریں گے، Minorities پر ہم سیاست نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر، Implementation of funds & Bills کی بات ہوئی، ایک بات ہوئی کہ بلز فنانس جانے چاہئیں، پہلے ان کو Allocation کرنی چاہیے، بالکل ابھی ایسا ہی ہوتا ہے لیکن کچھ بلز پر ان کے وقت کے بنے ہوئے ہیں، اس وقت اگر Allocation نہ ہوئی ہو، وہ ابھی ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے، جیسے 2004ء میں بڑا زبردست پنشن کا نظام شروع ہوا تھا، انہوں نے سولہ سال کام نہیں کیا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج پنشن کا سالانہ بل 106 ارب روپے، اب میں یہ درانی صاحب سے یا بائک سے پوچھوں گا کہ جب آپ نے ایک اچھا پروگرام شروع کیا تھا تو اس کو کیوں سولہ سالوں میں Implement نہیں کیا؟ کیا یہ محمود خان صاحب کو Implement کرنا پڑے گا؟ اگر آپ کرتے تو ابھی ایک سو ارب روپے پنشن کا بل Funded ہوتا۔ جناب سپیکر، بادشاہ صاحب نے بات کی، انہوں نے مجھے آفس میں نہیں دیکھا، ویسے یہ اشتیاق بھی ہنس رہا تھا، میرے خیال میں یہ گلہ کم لوگوں نے کیا ہے کہ میں آفس میں ٹائم نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ Withdraw ہو گیا، اس نے Withdraw کی ہے۔

وزیر خزانہ: Sorry، بہادر خان، میں معذرت چاہتا ہوں، بہادر خان نے سکیم میں فنڈنگ کا کہا، وہ سی ایم صاحب نے مجھے انسٹرکشن دی ہے کہ ان کو کہیں کہ ہم فنڈ Provide کر دیں گے، Almost done، اوشو۔ جناب سپیکر، درانی صاحب نے ایک اور لمبی تقریر کی NFC / NHP، میں نے بار بار جواب دیا، بزرگ ہیں، جواب دینا اچھا نہیں لگتا، انہوں نے کہا کہ آپ تین فیصد لینے میں فیئل ہو گئے ہیں، میں مانتا ہوں کہ ہم تین فیصد میں فیئل ہو گئے ہیں لیکن ہم بجٹ کو چالیس (40) ارب سے ایک سو تیس (130) ارب تک بڑھانے میں ضرور پاس ہو گئے ہیں لیکن جیسے میں نے شروع میں کہا کہ درانی صاحب

اور ان کی پارٹی ضرور پاس ہو گئی کہ انہوں نے قبائلی اضلاع کا بجٹ ایک روپے بھی بڑھنے نہ دیا، بلکہ اکیس (21) ارب روپے کم کر دیا، ان کی پارٹی اس میں بھی پاس ہو گئی کہ انہوں نے جب سے وہ آئے ہیں، جو ہمیں Monthly NHP کی Payment مل رہی تھی وہ بھی روک دی، ان دونوں سازشوں میں درانی صاحب کی پارٹی بالکل پاس ہو گئی۔ اگر یہ ان کا ایجنڈا ہے تو میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، ضرور District wise allocation میں بہتری ہو سکتی ہے لیکن خوشخبری یہ ہے کہ اگر کوئی انتظام لینا ہوتا تو بنوں میں فنڈنگ Top three districts میں نہ ہوتی، میرے اندازے کے مطابق اور میں فکرز بھی پیش کر لوں گا، میرے خیال میں جتنا پیسہ ایک سال میں بنوں میں محمود خان صاحب کی حکومت میں لگا ہے، وہ درانی صاحب کی حکومت میں پانچ سال میں بھی نہیں لگا ہوگا۔ بعض نے ٹھیکیداروں کی بات کی، اگر فنانس میں کوئی کرپشن ہو رہی ہے یا کوئی کر رہا ہے، اس کے لئے Zero tolerance ہے، ثبوت دیں تاکہ ایکشن لوں۔ صلاح الدین صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Withdraw کر دی، بابک صاحب کا بھی میں بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہ بھی مان گئے کہ ان کی گورنمنٹ ایزی لوڈ کی گورنمنٹ تھی، اس کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہ بھی مان گئے کہ جب سے امپورٹڈ گورنمنٹ آئی ہے تو بجلی بھی بہت مہنگی ہو گئی ہے۔ انہوں نے Job creation کی بات کی کہ خیبر پختونخوا میں نوکریاں دینی چاہئیں، آج سے پانچ چھ دن پہلے افتتاح اسماعیل کے ہاتھ میں، یہ بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ بھی مان گئے کہ ان کے Allies فنانس منسٹر کے ہاتھ میں پاکستان اکنامک سروے تھا، اس میں چاروں صوبوں کی Jobs creation تھی، کس صوبے میں کتنی نوکریاں پیدا ہوئیں؟ جناب سپیکر، پچھلے تین سال میں خیبر پختونخوا جس کی آبادی پنجاب سے تین گنا کم ہے، وہاں پنجاب سے دو گنا زیادہ Jobs پیدا ہوئیں، سندھ سے تین گنا Jobs پیدا ہوئیں، یہ افتتاح اسماعیل کے ہاتھ کی دی گئی کتاب، ہم روزگار دینا جانتے ہیں، ایزی لوڈ نہیں جانتے۔ SNEs کی بات ہو گئی، تقریباً ساری وہ باتیں ہو گئی ہیں، اگر فنانس کے کام میں کوئی کوتاہی رہ گئی ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں، بہتری کی گنجائش ہمیشہ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، جس جس نے Positive اصلاح کی، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، خوشدل خان صاحب آج کل بڑے اچھے Mood میں ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، میں سب ایم پی ایز سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کٹ موشنز واپس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم گلڈت یا سمنین اور کرنٹی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یا سمن اور کزنی: جناب سپیکر صاحب، بالکل کٹ موشن واپس لیتی ہوں لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی ہے کہ یہ امپورٹڈ حکومت کسے کہتے ہیں؟ یہ اگر مجھے اصطلاح بتادی جائے تو میں فنانس منسٹر کی بہت زیادہ شکر گزار ہوں گی، یہ امپورٹڈ کہاں سے آئی ہے؟ مطلب کہیں باہر سے لوگ آئے ہیں جو باہر سے آکر حکومت کر رہے ہیں؟ یہ ذرا مجھے بتادیں پلیز۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد خان صاحب، Order in the House، نصیر خان صاحب، خاموش، محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر، جھگڑا صاحب نے بات کی، انہوں نے کہا ہے کہ جمیعت علماء اسلام کے منسٹر صاحب نے کینٹ میں قبائل کی بات کی ہے، میں اس بات سے Agree نہیں کرتا، ہمارے منسٹر صاحب اور ہمارے ایم این ایز صاحبان، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کٹ کی بات کی ہے، کوئی اور بات کی ہے، یہ غلط بیانی ہے۔ جناب سپیکر، جمیعت علماء اسلام نے قبائل کی بات کی ہے، پہلے دن سے کی ہے، یہ کہتے ہیں کہ فنڈ کم ہے، ساڑھے تین سال تو ان کی بھی وفاق میں حکومت تھی، فنانس منسٹر نے این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے سندھ کی بات کی اور کنڈی صاحب کی طرف ہاتھ کیا، تو وفاق، پنجاب اور بلوچستان میں بھی ان کی حکومت تھی، انہوں نے جمیعت علماء اسلام کی طرف سے جو بات کی ہے، ہم اس بات کو بالکل Acknowledge نہیں کرتے، میں اپنی کٹ موشن واپس نہیں لیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واپس لیتے ہیں؟

جناب محمود احمد خان: نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ نے ووٹ کرنا ہے۔ مس شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، ما خو چہ کوم کوئسچن کرے وو، منسٹر صاحب خود دھغی جواب رانکرو، زما پہ خیال چہ د دہ سرہ جواب نہ وو خکہ ہغہ Mention نہ کرو نوزہ خیل کت موشن واپس نہ اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو پرې وو تنگ کوئ؟ تاسو ماته صرف په Yes یا په No کبني جواب راکړئ چې څوک پرې وو ت کوئ؟ میر کلام صاحب، تاسو وو ت کوئ کہ Withdraw کوئ ئے؟

Mr. Mir Kalam Khan: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw - مہربانی جی۔ نعیمہ کشور صاحبہ،؟ Vote or withdraw
 محترمہ نعیمہ کشور خان: میں صرف ایک بات کروں گی۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، باتیں تو آپ نے کر دی ہیں، ابھی آپ کی ساری باتیں ہو گئیں۔
 محترمہ نعیمہ کشور خان: پھر میں Withdraw کر لوں گی، ایک منٹ جی۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw یا ووٹ؟ آپ نے مجھے بتانا ہے، Withdraw یا ووٹ، باتیں سب نے
 کر دی ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک عرض کرنے دو۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں جی، آپ باتیں کریں گی، پھر وہاں سے جواب آئے گا۔
 محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں، Withdraw.

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn, thank you. Sardar Aurangzeb, withdraw or vote?

سر دار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، زبردستی نہ کریں، ہمیں کوئی بات کرنے دیا کریں۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: باتیں تو آپ نے کر لی ہیں، باتیں تو ہو گئی ہیں، آپ نے ہمیں اور کتنے قصے سنانے ہیں؟
 سر دار اورنگزیب: میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: ووٹ یا Withdraw، آپ نے باتیں کر لی ہیں، آپ بولیں گے تو پھر وہاں سے جواب
 آئے گا، پھر آپ پھر بولیں گے تو وہاں سے پھر جواب آئے گا، یہ سلسلہ پوری رات آپ کی کہانیاں ہم سنتے
 رہیں گے، بس ووٹ یا Withdraw؟

سر دار اورنگزیب: یہ فنانس منسٹر صاحب بہت دکھی نظر آ رہا ہے، مرکزی حکومت ختم ہونے کی وجہ سے
 اسے بہت دکھ ہے، میں اس کے زخموں پر مرہم لگانے کے لئے Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل، Vote یا Withdraw؟
 میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کا جواب آ گیا کہ میں ضلعوں کے چیئرمینز کو علیحدہ کر کے
 بتاؤں گا، اس شرط پر میں اس کو Withdraw کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Withdraw کر رہے ہیں، ٹھیک ہے۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، موجود نہیں۔

حمیرا خاتون صاحبہ، Vote یا Withdraw؟

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، آپ نے میرے ساتھ پہلے بھی زیادتی کی کہ سبحانہ کی بجائے میرا نام لیا، منسٹر صاحب نے جواب اسی ترتیب سے دیا، اب میں یہ Withdraw کرتی ہوں لیکن تھوڑا سا اس کا خیال رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اختیار ولی خان صاحب، Vote یا Withdraw؟

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب، میں Withdraw کرتا ہوں، But subject to the condition، اگر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Condition پکبندی نشتہ، بس Withdraw یا ووٹ دے؟

جناب اختیار ولی: اگر Social Media Influencers کو ختم کرتے ہیں، اگر اس طرح Withdraw کرنا ہے تو میں Withdraw نہیں کرتا، پھر ووٹ کے لئے کہوں گا، آپ ایک دو لفظ کہنے کے لئے بھی نہیں چھوڑتے ہیں، یہ اسمبلی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے Withdraw کر دی، آپ نے کہہ دیا، پہلے آپ طریقہ سیکھ لیں، آپ نے بات کر لی ہے، اب ووٹ یا Withdraw؟

جناب اختیار ولی: ووٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ووٹ کرو۔ احمد کنڈی صاحب، ووٹ یا Withdraw؟

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتا ہوں لیکن صرف ایک بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، یہ باتیں ہو گئی ہیں۔ رنجیت سنگھ صاحب، ووٹ یا Withdraw؟

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر، ہمارا جو امپورٹڈ وزیر ہے، وزیر زادہ، اس کی وجہ سے ہماری یہ ساری چیزیں فنانس منسٹر کے پاس جاتی ہیں، اصل میں آپ نے ہمارے اوپر جو امپورٹڈ وزیر بٹھایا ہے، وہ ہماری اقلیتوں کی چیزیں آپ تک نہیں پہنچا سکتا، میں Withdraw کر دیتا ہوں اس امید سے کہ آپ نے اچھے الفاظ کہے ہیں، اس لئے Withdraw کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بصیرت خان صاحب، ووٹ یا Withdraw؟

محترمہ بصیرت خان: جناب سپیکر، میں ووٹ کے لئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ووٹ، ٹھیک ہے۔ جناب بہادر خان صاحب، ووٹ یا Withdraw؟

جناب بہادر خان: Withdraw کوم، زہد منسٹر صاحب مشکوریم خکھ چھی وائی کہ خاورې اخلې نو د لوے ډیران نہ اخله، چیف منسٹر صاحب ته ئے حواله کرو نو اوس د ده او د خدائے حواله ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، ووٹ یا Withdraw؟

قائد حزب اختلاف: اگر ہم واپس لیتے ہیں تو ہمارا جو موقف ہے وہ اسی طرح نہیں آتا ہے، یہاں پر بات ہوئی قبائل کی، اس کی چھ ایم این ایز کی سیٹیں ختم ہوئیں، اس سے نقصانات آئے ہیں، سینٹ اس کا مکمل ختم ہوا ہے، جس سے فائنا مکمل تباہ ہو رہا ہے، میں اس پر ڈیٹیل سے بات کروں گا، اس کو میں ووٹ کرواتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ سردار حسین بابک صاحب، ووٹ یا Withdraw؟
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں In short، فنانس منسٹر صاحب، یہ ضروری ہے، آپ جلدی نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ووٹ یا Withdraw؟ دا راتہ او وایہ چھی خبرہ خو تاسو او کړه، گوره دا یو سلسله به شروع شی۔

جناب سردار حسین: آپ ذرا مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب، آپ اپنا Cell رکھ دیں، پختون یار صاحب، آپ بھی اپنا موبائل رکھ دیں ورنہ میں آپ سے لے لوں گا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میرے بھائی، آپ ذرا آرام سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آرام سے کہہ رہا ہوں، دیکھیں میں نے اس لئے کہہ دیا، ابھی آپ بات کریں گے، دوبارہ پھر وہاں سے جواب آئے گا، آپ پھر بات کریں گے تو وہاں سے پھر جواب آئے گا، آپ نے تفصیلی بات کی ہے، ابھی آپ ووٹ کراتے ہیں یا Withdraw کرتے ہیں؟

جناب سردار حسین: تفصیلی بات میں نے کی ہے لیکن ایک اہم بات جو رہتی ہے، اگر آپ سنیں تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے جو پہلے باتیں کی تھیں وہ اہم نہیں تھیں، مطلب وہ غیر ضروری تھیں؟
جناب سردار حسین: اتنی دیر میں تو میں نے اپنی بات بھی کر لی ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، آپ نے بات ہی نہیں کی ہے؟ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ، ووٹ یا Withdraw کر رہے ہیں، آپ Vote کر رہے ہیں یا Withdraw کر رہے ہیں؟ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب سردار حسین: سی ایم صاحب ناست دے، گورہ مہ کوہ، یو منٹ کبھی خبرہ کوم یا ہلکہ، د دہی پتی سپیکری او د دہی کرسی لاج اوساتہ یار۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، ایک منٹ، آپ ووٹ کر رہے ہیں یا Withdraw کر رہے ہیں؟ زہ ہم دغہ لاج ساتم لگیا یم، زہ ستاسو نہ تپوس کوم ووٹ کوئی کہ Withdraw کوئی؟

جناب سردار حسین: یوہ خبرہ کوم، سی ایم صاحب ناست دے، گورہ جی، زہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw کوئی یا ووٹ کوئی؟

جناب سردار حسین: سی ایم صاحب تہ خبرہ کوم، سی ایم صاحب، ماتہ دا اطلاع راغلہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا مائیک Off کر دیں، بالکل الحمد للہ خکہ چہ زہ ہغہ Follow کوم، زہ د ہغہ Follower یم، یو منٹ جی، دا تاسو ووٹ کوئی کہ Withdraw کوئی؟ تاسو نہ تپوس کوم۔

جناب سردار حسین: خلہ ما حول خرابوئی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ووٹ کوئی کہ Withdraw کوئی؟ زہ تاسو نہ تپوس کوم۔

جناب سردار حسین: خلہ ما حول خرابوئی، یرہ زہ دہی حکومت تہ خواست کوم چہ پہ دہی دومرہ ہاؤس کبھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ Last time تپوس کوم چہ تاسو ووٹ کوئی کہ Withdraw کوئی؟ تھیک دہ جی، دوئی Reply نہ کوی نو مطلب دا دے چہ دوئی Withdraw شو۔ ٹر بلور صاحبہ، موجود نہیں، شاہدہ بی بی۔

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر صاحب، زہ خوا احتجاجاً Withdraw کوم خکہ چہ تیمور صاحب مونیر لہ زمونیر د خبری جواب رانکرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ووٹ کوئی؟

محترمہ شاہدہ: او بالکل ووٹ کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار احمد خان صاحب۔

جناب نثار احمد: ماتہ ہم جواب نہ دے ملاؤ، زہ ووٹ غواہم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں ہاؤس کو ووٹ کے لئے Put کرتا ہوں۔

Now, I put these cut motions to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The cut motions are defeated. Therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

دیکھیں جی، آج تین ڈیمانڈ نوٹس تقریباً سواتین گھنٹے، ساڑھے تین گھنٹے میں صرف تین ڈیمانڈ نوٹسز ہوئے ہیں، میری تمام ممبران سے ریکویسٹ ہے کہ شارٹ بات کریں، پھر آخری دن آپ اپوزیشن والے کہیں گے کہ آپ نے Guillotine لگا دیا ہے، آپ ہماری کٹ موشنز کو بلڈوز کر رہے ہیں، میں آپ سب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Smoothly چلائیں، شارٹ شارٹ باتیں کریں، آپ ممبران نے چار دن سب چیزوں پر ڈسکشن کی ہے، ڈسکشن کے بعد آپ دوبارہ وہی لیبل مجھوں کی کہانی شروع کر دیتے ہیں تو پھر وہ مزہ نہیں کرتا۔

The sitting is adjourned till 2:00 pm, afternoon, Thursday, 23rd June, 2022.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 23 جون 2022ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)